تحف العقول
عقل و دانش کے شاہکار تحفے
ارشادات
حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم
جناب موسیٰ بن عمران اور
حضرت عیسیٰ علیہما السلام
مؤلف:
محدّث جلیل القدر شیخ ابو محمد حسن بن علی حرانی
مترجم:
مولانا محمد نذر الحسنین محمدی
ایم اے۔ فاضل عربی
جلد اوّل
جلد ششم
۱
۶
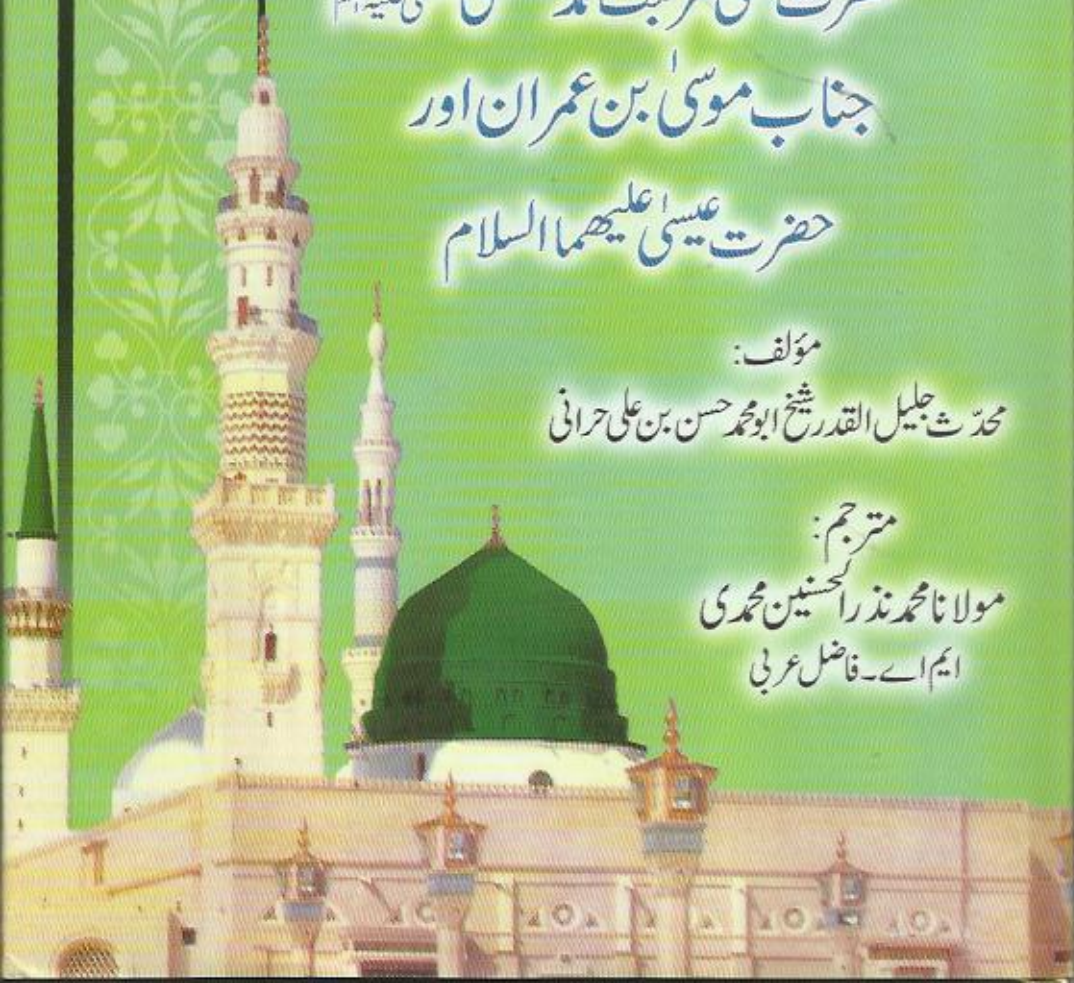
تحف العقول

عن آلِ الرسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
یعنی عقل و دانش کے شاہکار تحفے
(جلد اوّل مع اضافہ جلد ششم)

در ارشادات
حضرت ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (جلد اوّل)
مع اضافہ جناب موسیٰ بن عمران اور جناب عیسیٰ علیہ السلام
(جلد ششم)

—: مولف :—

محدّث جلیل القدر شیخ ابو محمد حسن بن علی شعبۃ الحرّانی

—: مترجم :—

اعتماد العلماء مولانا محمد نذر الحسنین محمدی ایم اے۔ فاضلِ عربی

—: ناشر :—

مولانا محمد شبیہ الحسنین محمدی فاؤنڈیشن پاکستان

—: ملنے کا پتہ :—

★

محفوظ بک ایجنسی ✿ مارٹن روڈ کراچی

Tel: 4124286- 4917823 Fax: 4312882
E-mail: anisco@cyber.net.pk

MBA

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب .... تحف العقول جلد اوّل (مع اضافہ جلد ششم)

مترجم .... مولانا محمد نذر الحسنین محمدی اعتماد العلماء

نظم و ترتیب .... اے ایچ رضوی

ناشر .... مولانا محمد شبیہ الحسنین محمدی فاؤنڈیشن (پاکستان) کراچی

سن طباعت بار اوّل .. 2009ء

بار دوم .... فروری 2013ء

تعداد .... ایک ہزار

ہدیہ .... =/175

کتاب حاصل کرنے کے ذرائع

مولانا محمد شبیہ الحسنین محمدی فاؤنڈیشن (پاکستان) نارتھ ناظم آباد، بلاک آئی،

کراچی، فون: 021-36670130

E-mail:msmfpakistan@gmail.com

اکیڈمی آف قرآن اسٹڈیز، B-285 بلاک 13، فیڈرل بی ایریا۔

کراچی، فون: 021-36364519

فہرست مطالب

تحف العقول جلد اوّل

تحف العقول جلد ششم

عرضِ بارگاہ!

اپنی اِس کوشش وکاوش کواُن کی خدمت میں پیش کرتا ہوں!

جو بیٹی ہیں سیّد المرسلین خاتم النبین محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی!

جو بیوی ہیں امیر المومنین خلیفۃ المسلمین امامِ اوّل علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی!

جو بہو ہیں سیّد بطحاء، امین کعبہ، پاسبانِ حرم، مومنِ قریش، کفیل پیغمبر حضرت عمرانؑ یعنی جنابِ ابو طالبؑ کی!

جو بہو ہیں حضرت فاطمہ بنتِ اسد صحابیہؑ رسولؐ، زوجہؑ ابو طالبؑ کی!

جو بھابی ہیں اُم ہانیؑ بنتِ ابی طالبؑ کی!

جو بھاوج ہیں۔ طالبؑ، عقیلؑ اور جعفرؑ طیار کی!

جو ماں ہیں امام حسن اور امام حسین علیہما السلام ایسے بیٹوں کی!

اور جناب زینب و جناب کلثوم علیہا السلام ایسی بیٹیوں کی!

جو سہیلی ہیں، جناب اسمؑا بنت عمیس ایسی جلیلۃ القدر صحابیہ رسولؐ کی، جن کو ''ذوالہجرتین'' کا لقب خود آنحضورؐ نے عطا فرمایا!

جو دادی ہیں، ائمہؑ معصومین علیہم السلام میں سے نو (۹) اماموں کی!

لقب جن کا اُم الائمہ اور سیّدۃ النساء ہے!

جن کا اسوہؑ کاملہ تمام خواتین کے لیے مشعلِ راہ ہے!

یعنی... جناب فاطمۃ الزہراء سلام اللہ علیہا، بتولؑ ہیں!

جو حسبِ ارشادِ رسولؐ بضعۃ الرسولؐ ہیں!

جن سے محبت کرنا، خود رسولؐ سے محبت کرنا ہے!

جن کو ناراض کرنا، خود رسولؐ کو ناراض کرنا ہے!

وہ فاطمہ زہراء سلام اللہ علیہا جو بے نیازِ اندک و بسیار ہیں!

جو پرہیزگاری و تقویٰ میں عورتوں کے لیے نشانِ ہدایت ہیں!

جو پیکرِ صبر و رضا ہیں اور قناعت و انکساری کا عملی نمونہ ہیں!

جو رسالت کی معاون و مددگار ہیں، اس اعتبار سے کہ صنفِ نازک کے لیے آپ کا ہر عمل مشعلِ راہ ہے!

جن کے بیت الشرف کا احترام ملائکہ کرتے ہیں اور جن کے بچوں کے لیے فرشتے ''خیاط'' بن کر در پر حاضری دیتے ہیں!

جن کے در اقدس پر ستارے جبہ سائی کرتے نظر آتے ہیں!

جو شاملِ صلوٰۃ و سلام ہیں اور خدا شناسی جن کے کلمات میں موج زن ہے!

روزِ حشر، اللہ تبارک و تعالیٰ سے، ان کے وسیلے شفاعت کا طالب ہوں اور اُن کے غلاموں میں اپنا شمار چاہتا ہوں....!

گر قبول افتد زہے عز و شرف!

گدائے بارگاہِ سیّدہؑ

محمد نذر الحسنین محمدی

عرض مترجم!

الحمدللہ۔ کہ ''تحف العقول'' کا ترجمہ اختتام پذیر ہوا......!

شکراً اللہ۔ کہ تحف العقول جلد اوّل باب ارشاداتِ ختمی مرتبت محمد مصطفیٰ ﷺ، دوبارہ اشاعت پذیر ہورہی ہیں جس میں حسبِ ذیل مضامین بھی شامل کر دیے گئے ہیں۔

الف: ''مقدمہ کتاب'' ازمولفِ کتاب محمد بن شیعہ حرانی ''جس کے ترجمے کی سعادت استادِ محترم مولانا سیّد تلمیذ حسنین رضوی نے حاصل کی ہے اس کرم فرمائی کے لئے میں ان کا شکرگزار ہوں!

ب: حضرت موسیٰ بن عمران علیہ السلام سے خدائے جلیل وعزیز کی رازدارانہ گفتگو!

ج: جناب عیسیٰ بن مریم سلام اللہ علیہا سے اللہ عزّ وجلّ کی راز ونیاز کی باتیں!

د: جناب عیسیٰ مسیح علیہ السلام کی اپنے حواریوں کو نصیحتیں اور!

ہ: مفضل بن عمر کا ہدایت نامہ، شیعوں کے لئے!

ان شاء اللہ......! مستقبلِ قریب میں، جب بھی ممکن ہوسکا ترجمہ ایک یا دو جلدوں میں شائع کیا جائے گا تو کتاب کے مضامین کی ترتیب...... اصل عربی متنِ کتاب کے مطابق کر دی جائے گی!

جناب سید عنایت حسین صاحب رضوی کے تعاون اور کرم فرمائی کے لئے اُن کا ممنوں ہوں کہ وہ اپنے باوقار ادارے محفوظ بک ایجنسی کراچی کی جانب سے ''تحف العقول'' کی اشاعت ثانیہ کے لئے رضامند ہوئے!

قارئین کرام......!

یہ سب کچھ...... اللہ تعالیٰ کی جانب سے عطا کردہ توفیق، چہاردہ معصومین علیہم السلام کے صدقے، آپ کی پسندیدگی کے نتیجے، دعاؤں، میرے اہل خانہ اور احباب وارباب اخلاص کے خصوصی تعاون کے سبب ممکن ہوا......! ورنہ من آنم کہ من دانم......!

اور اب آخر میں، آپ میں سے ہر اہل علم سے درخواست ہے کہ کتاب میں کسی قسم کی کوتاہی محسوس ہو تو میری کم علمی پر محمول فرماتے ہوئے، براہِ مہربانی ضرور بالضرور نشان دہی فرمایئے گا تا کہ آئندہ اشاعت میں اصلاح کی جاسکے......شکریہ!

......اللہ تبارک وتعالیٰ آپ کی اور ہم سب کی حفاظت فرمائے!

آمین!

محمد نذر الحسنین محمدی

''صدر نشین''

مولانا محمد شبیہ الحسنین محمدی فاؤنڈیشن

(کراچی) پاکستان

عرضِ حال

کم و بیش چار برس پہلے کی بات ہے کہ مجھے اپنی تالیف ''فضائل درود'' کے بارے میں کچھ مشوروں کے لیے جناب مولانا ڈاکٹر محمد حسن رضوی صاحب کی خدمت میں حاضری کا موقع ملا تو آپ نے مجھے ''فضائل درود'' کی تالیف کے سلسلے میں اپنے گراں قدر مشوروں سے نوازا اور طباعت کے سلسلے میں عملی طور پر بھی حصہ لیا، ساتھ ہی اُنھوں نے ''تحف العقول'' کے ترجمہ کے لیے مجھ سے فرمائش کی اور ہمت بندھائی کہ آپ یہ کام کر سکتے ہیں، حالانکہ اپنی دفتری مصروفیات کے سبب اپنے اُس ''علمِ دین'' سے جس کا میں نسلاً بھی وارث ہوں، عملاً خاصا دور ہو چکا تھا، سُو اپنے مرکزِ اصلی کی طرف واپسی ہوئی ہے تو اس کے لیے داد و تحسین کے حق دار تو مولانا ڈاکٹر محمد حسن رضوی صاحب ہی ہیں ورنہ:

من آنم کہ من دانم!

درسِ نظامی کے سلسلے سے ۱۹۷۰ء میں مدرسہ عالیہ ''مشارع العلوم'' حیدر آباد سندھ سے فارغ التحصیل ہونے کے بعد ''خیر پور میرس'' میں زمیں داری کے معاملات و مسائل میں الجھ کر خاصا وقت صرف ہوا مگر پھر وہ سلسلہ بھی ملکی و صوبائی حالات کی نذر ہو گیا اور پھر تلاش روزگار میں اس غریب پرور شہر ''کراچی'' آ پہنچا اور یہ دن ۱۴ اگست ۱۹۸۲ء کا ایک یادگار ''یومِ آزادی'' تھا!

ثقۃ الاسلام مولانا محمد شبیہ الحسنین محمدی اعلیٰ اللہ تعالیٰ مقامہٗ کا بیٹا ہونے کے باوجود، کراچی میں مولانا آیۃ اللہ محمد محسن مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہٗ، برادر محترم (علامہ) عرفان حیدر عابدی مرحوم اور میرے جد امجد مستند العلماء الحاج مولانا محمد اعجاز حسن محمدی بدایونی طاب اللہ ثراہ کے نامور شاگرد عماد العلماء مولانا سید محمد رضی صاحب مجتہد اعلیٰ اللہ مقامہٗ ایسی شخصیات کے وجود

ذی جود اور بااثر و مؤثر ہونے کے باوجود میں کراچی کی کسی مسجد میں بھی بہ طور پیش نماز جگہ حاصل نہ کرسکا۔ تاہم اس دوران محترم سیّد مظہر تقی رضوی ادارۂ تقی ایسوسی ایٹ بلڈرز اینڈ ڈیویلپرز کے مینجنگ ڈائریکٹر نے مجھے اُس وقت تک مصروف رکھا جب تک کہ ادارۂ ترقیاتِ کراچی (K.D.A) کے ڈائریکٹر جنرل محترم و مکرم جناب ظلِ احمد صاحب نظامی باَلقابہٖ (جو اب سرسیّد یونی ورسٹی کراچی کے چانسلر ہیں) نے کرم فرمایا اور اپنے ایک ماتحت ادارے ''کراچی بلڈنگ کنٹرول اتھارٹی'' (K.B.C.A) میں خدمت کا موقع فراہم کیا، تادمِ تحریر وہیں ملازم ہوں!

میری اہلیہ مرحومہ ناصرہ خاتون بنتِ حیدر رضا بدایونی اور میرے بیٹے محمد کاظم حسنین محمدی نے اس ترجمہ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے میں میری بہت مدد کی، اگر ان کا تعاون نہ ہوتا تو یہ کام میرے لیے مشکل ہی نہیں ناممکن ہوتا! آپ سے التجا ہے کہ آپ اس کتاب سے استفادہ فرمائیں تو میری اہلیہ مرحومہ کو دُعائے مغفرت میں فراموش نہ فرمایئے گا اور محمد کاظم حسنین محمدی سلمہٗ کو بھی اپنی دعاؤں سے ضرور نوازیے گا کہ اللہ تعالیٰ محمدؐ و آلِ محمد علیہم السلام کے صدقے اُنھیں متدیّن و پُرسکون اور طویل و کامیاب زندگی کے تحفے سے سرفراز رکھے۔ آمین!

اور اب آخر میں... یہ کتاب ''تحف العقول'' اُردو زبان میں آپ کے سامنے ہے، اس کا پہلا حصہ جو معلم اوّل محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث و فرمودات پر مشتمل ہے آپ کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت مولانا محمد شبیہ الحسنین محمدی فاؤنڈیشن کراچی (پاکستان)، اکیڈمی آف قرآن اسٹڈیز کراچی کے تعاون سے حاصل کررہی ہے!

یہ کتاب تقریباً مزید دس (۱۰) حصوں پر مشتمل ہوگی اور اس کے پہلے حصے کی پذیرائی ہی آئندہ حصوں کی اشاعت کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے گی۔ انشاء اللہ تعالیٰ!

خصوصی شکریے کے مستحق ہیں جناب سیّد آصف شاہ الحسینی، جن کی عملی کوشش و کاوش سے یہ کتاب منظر عام پر آسکی!!

خصوصی دُعاؤں کا طالب!
محمد نذر الحسنین محمدی

تعارفِ کتاب ''تحف العقول''

ازمولانا ڈاکٹر سیّد محمد حسن رضوی

''تحف العقول'' پیغمبر اسلام ختمی مرتبتؐ اور ائمۂ اہلِ بیتؑ کے ان منتخب ارشادات کا مجموعہ ہے جس کو محدثِ اعظم شیخ الحدیث حضرت ابو محمد حسن بن علی الحرّانی نے چوتھی صدی ہجری میں جمع فرمایا تھا، یہ مشہور اور مستند کتاب ہے جس کے حوالے تمام اہم ترین کتابوں اور تفسیروں میں بہ کثرت پائے جاتے ہیں۔ اس کے مؤلف شیخ صدوقؒ اور شیخ مفیدؒ کے ہم عصر تھے۔ اس کتاب میں ایسی احادیث جمع کی گئی ہیں جو نہایت معتبر، عمیق، معنی خیز، روشن اور چونکا دینے والی ہیں۔ ان کو سمجھ کر پڑھنے سے انسان اسلامی اور قرآنی تعلیمات کی روح اور حقیقت تک پہنچ جاتا ہے اسلام کی اخلاقی تعلیمات سیکھ اور سمجھ لیتا ہے اور اہلِ بیت علیہم السلام کی عظمت اور معرفت حاصل کر لیتا ہے۔

اس لیے یہ کہنا غلط نہ ہوگا کہ یہ احادیث و ارشادات معصومینؑ، قرآنی تعلیمات کا نچوڑ اور قرآن کی مستند ترین تفسیر ہیں۔ بے حد علمی اور عمیق ہیں۔ روحِ قرآن ہیں۔ اسلام اور ایمان کی حقیقت ہیں قرآن و اہلِ بیتؑ کی ترجمان ہیں۔ سرچشمۂ ہدایت و سعادت ہیں۔ بدقسمتی سے اس کتاب کا اَب تک اُردو ترجمہ نہیں ہو سکا تھا اِس لیے میں نے حضرت مولانا نذر الحسنین محمدی صاحب قبلہ سے خود درخواست کی کہ وہ اس کام کا بیڑا اُٹھائیں۔ خدا کا شکر ہے کہ حضرت مولانا نے اپنی بے انتہا مصروفیات کے باوجود نہایت

معتبر، مستند، سلیس، رواں، برجستہ اور عام فہم ترجمہ فرمایا جو اُن کی قابلیت اور تبحر علمی کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ پھر خداوند عالم نے اُن کو یہ توفیق بھی عطا فرمائی کہ اُنھوں نے خود اس کی طباعت کا بیڑا بھی اُٹھایا۔

اسلامک ریسرچ سینٹر (I.R.C) اور اکیڈمی آف قرانک اسٹڈیز اینڈ اسلامک ریسرچ نے اپنا فرض جانا کہ اس عظیم کارخیر میں عملاً تعاون کیا جائے۔ سب سے پہلے حضور اکرم ختمی مرتبت حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات واحادیث کو چھاپا جارہا ہے پھر ائمہ اہلِ بیت علیہم السلام کے ارشادات کو الگ الگ چھاپا جائے گا۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

اس کتاب کی اہمیت اور عظمت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اس کتاب کا انگریزی ترجمہ تہران ایران سے مشہور پبلشر ''انصاریان'' نے چھاپا اور اس کا نام رکھا۔ "The Master Pieces of the intellects"

آخر میں خداوند عالم سے دعا ہے کہ خداوند عالم بحق محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام حضرت مولانا نذر الحسنین محمدی صاحب قبلہ کی اس عظیم خدمت کو قبول فرمائے

گر قبول افتد زہے عز و شرف!

اور محمدؐ وآلِ محمد علیہم السلام کے صدقے میں ان کو اس کا بھرپور اَجر دنیا اور آخرت دونوں میں عطا فرمائے۔ ؎

شاہاں چہ عجب گر بنوازند گدارا...!

دُعا گو، طالب دعا

حسن رضوی

تحف العقول کے مؤلف اور اُن کی تالیف کے بارے میں علماء کرام کی آراء اور اُن کے تبصرے!

1) شیخ ابراہیم قطیفی جو محقق کرکی کے ہم عصر ہیں۔ اُنھوں نے کتاب ''اَلْوَافِیَه فِیْ تَعْیِیْنِ الْفِرْقَةِ النَّاجِیَه'' میں قاضی نور اللہ شوستری شہید ثالث علیہ الرحمہ کی کتاب ''مجالس المومنین'' میں ابوبکر حضرمی کے حالات وسوانح کے ضمن میں کہ جن سے کتاب ''اَلتَّمْحِیْص'' منسوب ہے۔ اُنھوں نے مولف ''تحف العقول'' سے ایک حدیث نقل کی ہے اور اس طرح لکھا ہے کہ: ''پہلی حدیث، تمحیص کے بارے میں امیر المومنینؑ سے لی گئی ہے اور اس حدیث کو عالم فاضل، عامل فقیہ نبیہ ابومحمد الحسن بن علی بن شعبہ ''حرانی'' نے روایت کیا ہے'' یہ لکھنے کے بعد متنِ حدیث کا ذکر کیا ہے۔

2) شیخ حر عاملیؒ نے بھی کتاب ''اَمل الآمل'' میں مولف کا عنوان قائم کرنے کے بعد اُن کی تعریف ''فاضل محدِث'' کے الفاظ میں کی ہے اور کتاب ''تحف العقول'' کے بارے میں اُن کا تبصرہ یہ ہے ''اچھی، مشہور اور کثیر فوائد والی کتاب'' ہے!

3) علامہ مجلسیؒ مقدمہ ''بحار الانوار'' کی فصل دوئم میں فرماتے ہیں: کتاب ''تحف العقول'' کا ایک قدیم نسخہ میری نظر سے گزرا۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتاب کی نظم تحریر مولف کی رفعتِ شان و بلندیٔ مرتبہ کا اظہار کرتی ہے اور اس کتاب میں وہ

معلوم و مشہور مواعظ و اُصول موجود ہیں کہ جن کی سند یا سلسلۂ روایت بیان کرنے کی ضرورت نہیں ہے!

4) کتاب ''ریاض العلماء'' کے مصنف مرحوم آفندی قدس سرہٗ مولف ''تحف العقول'' کے بارے میں کہتے ہیں: ''وہ عالم وفقیہ اور محدث ہیں۔''

5) سیّد جلیل حضرت محمد باقر خوانساریؒ، ''روضات الجنات'' کے مصنف فرماتے ہیں کہ: ''حسن بن علی بن حسین بن شعبہ حرانی یا حلبی (جیسا کہ بعض نسخوں میں لکھا ہے) وہ فاضل فقیہ، مُتَبَحِّرْ (علم کا سمندر) ہوشیار، بلند پایہ اور آبرومند شخص ہیں اور اُن کی کتاب ''تحف العقول'' پر اصحابِ علم کو اعتماد ہے۔

6) عارف ربانی شیخ حسین بحرانی قدس سرہٗ اپنے اُس رسالے میں، جو آپ نے اخلاق وسلوک کے بارے میں تحریر کیا ہے کہتے ہیں کہ ''مجھے اچھا لگ رہا ہے کہ اس باب میں کتاب ''تحف العقول'' سے عجیب حدیث وافی وشافی تحریر کروں، جس کے مولف فاضل نبیل حسن بن علی بن شعبہ ہمارے قدیم ترین علماء میں سے ہیں۔ یہاں تک کہ شیخ مفیدؒ اُن کی کتاب کے حوالے سے چیزیں نقل کرتے ہیں اور زمانہ اُن کی مثل ونظیر اب تک نہیں لا سکا!

اور کتاب ''اعیان الشیعہ''، ''تاسیس الشیعہ''، ''الذریعہ'' اور ''الکنی والالقاب'' مولفہ محدث قمی میں بھی جناب حرانی کے لیے اسی طرح کے تعریفی ومدحیہ کلمات کا ذکر ملتا ہے۔

تقریظ!

از مولانا و مقتدانا سیّد غلام حسنین صاحب رضوی

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعَالَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃ وَ السَّلاَمُ عَلَیٰ سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ وَ آلِہِ الطَّاھِرِیۡنَ الۡمَعۡصُوۡمِیۡنَ۔ اَمَّا بَعۡدُ

زمانہ کی موجودہ طرزِ تعلیم نے نوجوانوں کو عربی وفارسی سے بالکل ناآشنا بنادیا اور مذہبی تعلیم کے فقدان نے نسلِ نو کو مذہب سے بیگانہ کردیا۔ ارشادات محمدؐ وآلِ محمدؐ کا کثیر ذخیرہ گذشتہ ادوار میں کتب خانوں کی تباہی اور ہزاروں کتب کے نذرِ آتش کیے جانے کے باوجود اب بھی عربی وفارسی کتب میں موجود ہے۔

مگر صاحبانِ علم کی توجہ ان کا ترجمہ کرنے اور عوام کے سامنے پیش کرنے کی جانب بہت کم مائل ہوئی۔ اسی لیے دنیا محمدؐ وآلِ محمدؐ کے فرامین سے بہت کم واقف ہوسکی۔

قابل صد تحسین ہیں جناب مولانا نذرالحسنین محمدی جنھوں نے کتاب ''تحف العقول'' کا ترجمہ کرنے کا بیڑا اُٹھایا۔ اور اب بحمداللہ یہ کتاب نہایت مرصع و مسجع الفاظ میں زبانِ اُردو میں مع تشریحات ڈھال کر عوام کے لیے عموماً اور مومنین کے لیے خصوصاً ایک گراں قدر خدمت سرانجام دی ہے۔

یہ کتاب حدیث کے اُردو ذخیرے میں ایک قابل فخر اضافہ ہے۔ یہ کتاب پند و نصائح کا بہت بڑا خزانہ ہے۔ شمعون یہودی کو نصیحتیں، خلقتِ کائنات کا تذکرہ، اور

متعدد عنوانات قائم کرکے سرکار دو جہاں کے فرامین بڑے خوبصورت پیرائے میں ذکر کیے گئے ہیں۔

خلاق عالم نے انسان کو اشرف مخلوق بنایا ہے اور دنیا کی ہر شئے اسی کے لیے خلق کی گئی ہے۔ انسان جسم و روح سے مرکب ہے۔ انسان جسمانی اعتبار سے کتنا ہی مضبوط وتوانا ہو لیکن اس کی عظمت و انسانیت روح کی وجہ سے ہے۔ جس طرح ظاہری جسم کو امراض لاحق ہونے کی بنا پر معالج کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ جسم تباہ ہوسکتا ہے۔ اسی طرح روح کی بیماریوں کے لیے روحانی اطباء کی ضرورت ہے۔

خالق دو جہاں نے روحانی امراض کے علاج کے لیے انبیاؑء، اوصیاؑء و اولیاؑء کو مبعوث فرمایا۔ اُنھوں نے ہر دور میں نیکی وسعادت وخوش بختی اور صراط مستقیم کی جانب رہنمائی فرمائی۔ صفات رذیلہ سے دور رہنے اور اخلاقِ فاضلہ کے زیور سے آراستہ کرنے کی سعی فرمائی۔

انسان کا فرض ہے کہ وہ خودسازی کرے پھر خانوادہ، شہر و ملک کی تربیت کرے۔ اُنھیں راہِ ہدایت دکھائے۔ اُن کی صحیح سمت کی رہنمائی کے لیے ہر وقت تیار رہے۔ تاکہ معاشرہ صراط مستقیم سے منحرف نہ ہونے پائے۔ انسان کو اسی سعادت وخوش بختی اور نیکی کی طرف متوجہ کرنے کے لیے یہ کتاب ''تحف العقول'' ایک گرانقدر تحفہ ہے۔ جو تمام روحانی امراض و اَسقام کا شافی وکافی علاج ہے۔

مومنین کرام سے التماس ہے کہ اس کتاب کا خود بھی مطالعہ کریں اور اپنی اولاد کو اس کتاب کے مطالعہ کی ترغیب دے کر اپنے نفوس کو اخلاق فاضلہ سے سنوار کر دنیا و آخرت کی سعادت حاصل کریں۔

احقر الکونین السید غلام حسنین عفی عنہ
خطیب جامع مسجد حسینی ملیر بی ایریا، کراچی۔

الٰہی نمائندوں کے الہامی فرامین!

از: مولانا سیّد محمد عونؔ نقوی صاحب

قدرت کی عظمت و بلندی رفعت اور ربوبیت کی معرفت صرف اور صرف وہی ہستیاں رکھتی ہیں جنھوں نے الٰہی حجابوں میں علم حاصل کیا ہو۔ زیرِنظر کتاب جس کا ترجمہ اعتماد العلماء حضرت مولانا نذر الحسنین محمدی قبلہ ابن اُستاد حضرت مولانا شبیہ الحسنین محمدی اعلیٰ اللہ مقامہٗ نے کیا ہے الٰہی نمائندوں کے الہامی فرامین پر مشتمل ہے اور یقیناً ان فرامین کو پڑھنے کے بعد کوئی بھی منصف مزاج اعلیٰ ظرف اور صحیح الذہن شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اگر غور کر کے عملی زندگی پر ان اُصولوں کو لاگو کر لیا جائے تو زندگی نہ صرف مثالی بن سکتی ہے بلکہ اخروی نجات کا ذریعہ فراہم ہوسکتا ہے اور ویسے بھی وعظ و نصیحت جیسا تحفہ کوئی اور ہو نہیں سکتا۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا فرمان مبارک ہے کہ بہترین عطیہ وعظ ہے اور میری اُمت میں سب سے بہترین شخص وہ ہے جو لوگوں کو نصیحت اور نفس کی طہارت کا حکم دے۔ آپؐ نے فرمایا کہ انسان جب مرتا ہے تو اُس کا عمل ختم ہوجاتا ہے مگر تین چیزوں سے عمل جاری رہتا ہے صدقہ جاریہ سے، وہ علم جس سے کوئی نفع حاصل کرے اور نیک لڑکا جو دُعا کرے! لہٰذا اعمال وصدقہ جاریہ کے لیے تربیت اولاد ضروری ہے۔

زیرِنظر کتاب میں زہد و پرہیز گاری، مذمت دنیا، عظمت خداوندی، حکمت و دانائی،

عمل میں سبقت ،توبہ اور استغفار، بیماری اور اُس کے اسباب،موت اور زندگی، زنا اور سود کا عذاب،خوفِ خدا ، قناعت و پرہیزگاری اللہ پر توکل ، یقین کی منزل، خدا سے مراقبہ، دعا کی فضلیت و برکت اور تقریباً ہر وہ وعظ و نصیحت اور وہ فرمودات ہیں جو کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کو تعلیم فرمائے اور حضرت علی علیہ السلام نے ہزاروں گوشے اُن سے برآمد کر کے اُمت تک پہنچائے۔مثلاً سرکارؑ نے فرمایا کہ صادق کی چار نشانیاں ہیں سچ بولنا، اللہ کے وعدے اور وعید پر ایمان ،عہد و پیان کو پورا کرنا اور عہد شکنی اور خیانت نہ کرنا۔ مومن کی نشانی مہربانی کرنا، بات کو سمجھنا، حیا کرنا اسی طرح صابر، شاکر، تائب اور خاشع کی نشانیاں اور وہ خطوط جو کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف ممالک میں امراء وزرا اور حکمرانوں کو لکھے غرض اس کتاب میں وعظ و نصیحت ،علم و عمل کا وہ خزانہ ہے جو کہ ہر پڑھنے والے کے لیے روشنی کا مینارہ اور فکر و نظر رکھنے والوں کے لیے مشعل ہدایت ہے۔

حضرت مولانا نذر الحسنین محمدی صاحب قبلہ نے انتہائی عرق ریزی سے محنت اور نہایت غور و خوض کے بعد اس کا ترجمہ فرمایا اور تشریح بھی فرمائی۔ یقیناً یہ کام آسان نہیں کیوں کہ ترجمہ کرنے والا امین ہوتا ہے الفاظ و معانی کا، مفاہیم اور مطالب کا لہٰذا یہ فریضہ اہم بھی ہے اور مشکل بھی جس کو حضرت مولانا محمدی صاحب نے خوش اسلوبی سے ادا فرمایا۔ خداوند عالم اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے اور ہماری نوجوان نسل کو اس سے استفادہ کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

ناچیز
سیّد محمد عون نقوی

حرفِ سپاس وتشکر و دُعا...!

عام طور پر یہ سمجھا جاتا ہے کہ ترجمہ کرنا آسان کام، معمولی بات اور سہل نگاری ہے اسی لیے مترجم کا درجہ بھی مصنف ومؤلف سے کم ہی تصور کیا جاتا ہے۔ گویا طبع زاد کام ہی "تخلیق" ہے ترجمہ شاید کربِ تخلیق کے بغیر ہوتا ہے اس لیے گراں قدر نہیں، ہلکا پھلکا جانا گیا۔ غالباً ڈائجسٹوں میں موجود تراجم کی بنا پر اس ناہموار تصور کو تقویت ملی، وجہ جو کچھ بھی ہو، مترجم کو تخلیق کار نہ سمجھنا بے انصافی ہے۔

ترجمہ، زیادہ مشکل کام ہے۔ ایک زبان کو دوسری زبان کے قالب میں ڈھالنے کے لیے دونوں زبانوں کے محاورے، ضرب الامثال اور روزمرہ پر مکمل گرفت، پھر مرادِ متکلم کو ایک عام قاری کے قلب و ذہن تک بہ آسانی منتقل کرنا یقیناً امرِ دشوار ہے اور کلام اگر منبع فصاحت و معدنِ بلاغت کا ہو تو ترجمہ دشوار تر ہو جاتا ہے۔

لائق صد ہزار تحسین و آفرین و ستائش ہیں برادر مکرم اعتاد العلماء حضرت مولانا نذر الحسنین محمدی صاحب دامت معالیہ جنھوں نے ایک انتہائی مشکل کام کو باحسن وجوہ اور بہ اندازِ اسلاف، پایۂ تکمیل تک پہنچا کر سعادتِ ابدی حاصل کی اور فخرِ خلف قرار پائے....!

ترجمہ یا تو لفظی ہوتا ہے یا بامحاورہ اور کوئی مترجم صرف ابلاغ مفہوم ہی کا قائل ہوتا ہے، کسی مترجم کا مقصود، اظہارِ زبان دانی ہوتا ہے تو کوئی، مصنف و مؤلف کی فصاحت و بلاغت کے معیار کے مطابق ترجمے کو بھی "معانی و بیان و بدیع" سے مرصع کرنے کی کوشش کرتا ہے حتیٰ کہ بعض دفعہ، ترجمہ اصل کتاب سے بھی زیادہ دقیق و ثقیل ہو جاتا ہے یہ تمام مسائل اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ مرکزِ نظر فن پارہ ہوتا ہے "قاری" نہیں۔

برادرِ عالی قدر نے ترجمہ میں ان تمام مسائل کو پیشِ نظر رکھا اس لیے یقینِ واثق ہے کہ "تحف العقول" کا یہ ترجمہ قارئین کے قلوب و اذہان میں پیوست ہو کر تشکیل شخصیت میں انتہائی مدد و معاون ہوگا۔ انشاء اللہ

این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد!

فخر الحسنین محمدی

مقدمۂ کتاب

ازمولف : شعبۃ الحرّانی

ترجمہ بہ شکریہ: مولانا سید تلمیذ حسین صاحب رضوی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

مکمل اور کامل حمد اس اللہ کے لیے مخصوص ہے جس نے اپنی حمد کو کسی حمد کرنے والے کی حمد سے بے نیاز ہو کر مختلف راستوں میں سے ایک راستا اپنی لَاھُوْتِیَّتْ اور صمدانیّت اور ربّانیت کے اعتراف کرنے کے لیے قرار دیا ہے اور اسے اپنی مزید رحمت کا سبب بنایا ہے اور جو فضلِ الٰہی کا متلاشی ہے اس کے لیے ایک واضح گزرگاہ قرار دیا ہے۔

اور لفظِ ''حمد'' کے باطن میں اس حقیقت کے اعتراف کو پنہاں کر دیا ہے کہ یہ نعمتیں بطورِ احسان اسی کی عطا کردہ ہیں لہٰذا اس کی نعمتوں پر ''اَلْحَمْدُلِلّٰہِ'' کہنا بھی اس کا ایک انعام ہے اور اس نے لفظ ''حمد'' کو اس اعتراف کے لیے قائم مقام بنا دیا کہ اسی کی ذات مُنْعِمْ ہے اگرچہ اس کی ذات اس حمد سے کہیں زیادہ عظیم ہے۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی اور معبود نہیں جو یکتا اور لاشریک ہے، ایسی گواہی جس کا ظہور اخلاصِ باطن سے ہوا اور زبان نے اس بارے میں گویا ہو کر اسے صدقِ خفی سے تعبیر کیا کہ بے شک وہی خالق، موجد اور مصوّر ہے...... اسی کے

لیے تمام اسمائے حسنٰی ہیں اُس کی مانند کوئی شے نہیں ہے جب کہ ہر شے اسی کی مشیت سے موجود ہے لیکن اس کی مخلوقات اس سے مشابہت نہیں رکھتی۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں اللہ نے جنہیں زمانہ قدیم سے ہی تمام امتوں پر منتخب کر لیا تھا اس لیے کہ اسے علم تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ابنائے جنس سے کسی قسم کی مشابہت اور مماثلت نہیں رکھتے اور اللہ نے انہیں مصطفٰی بنایا تا کہ اُس کے امرونہی کو نافذ کریں اور پوری کائنات میں فرض کی بجا آوری کے لیے انہیں اپنا قائم مقام بنا کر بھیجا، اس لیے کہ آنکھیں اس کا ادراک کرنے سے قاصر ہیں اور طائر وہم و خیال بھی وہاں تک رسائی نہیں پاسکتا اور اسرار میں غور وخوض بھی اسے پیکرِ انسانی کا لباس نہیں پہنا سکتیں۔

نہیں ہے کوئی معبود سوائے اُس کے! وہ بادشاہ ہے ہر شے پر غالب ہے اس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نبوت کے اعتراف کو اپنی لاھوتیت کے اعتراف سے ملا دیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ عظمت عطا فرمائی کہ مخلوقات میں سے کسی کو ان کا ہم پلہ نہ بنایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی اس کی قُربت اور خُلّت کے مستحق قرار پائے، اس لیے کہ اللہ کبھی بھی اس کو اپنی ذات سے مخصوص نہیں کرتا جو تغیرات سے دوچار ہو اور جس کا کوئی مماثل موجود ہو!! اور ان کی مزید تکریم کے لیے ان پر درود پڑھنے کا حکم دیا اور انؑ کی عترت کے لیے راہ ہموار کی، لہٰذا درود ہو ان پر اور ان کی آل پر اور اللہ نے ان کی مَکْرُمَتْ، شرف اور عظمت میں مزید اضافہ کر دیا تا کہ اُس کا کبھی خاتمہ نہ ہو اور وہ دائمی وسرمدی رہے اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے نبی کے بعد اپنی ذات کے لیے کچھ ہستیوں کو مخصوص کر لیا جنہیں رفعتیں عطا کیں اور اپنی ہستی تک رسائی دی اور اپنی ذات تک رہنمائی اور رہبری کا ذریعہ قرار دیا!!

ائمۂ معصومین جو صاحبان فضیلت اور ارباب کمال تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں کائنات کے لیے حجت قرار دیا تھا اور اپنی طرف دعوت دینے والا بنایا تھا اور اپنی اجازت سے انہیں شفیع قرار دیا تھا جو اپنی مرضی سے کچھ نہیں کہتے اور اس کے حکم پر عمل پیرا ہوتے ہیں اور اس کے احکام کے مطابق فیصلے کرتے ہیں اور اُسی کے طریقے کا نفاذ کرتے ہیں، اس کی حدوں کو قائم کرتے ہیں اور اس کے فرائض کو بجالاتے ہیں تاکہ جو ہلاک ہو، وہ دلیل جاننے کے بعد ہو اور جو زندگی پائے وہ دلیل وثبوت کی بنا پر حیات سے بہرہ ور ہو...... اللہ اور ملائکہ ابرار کی رحمتیں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی منتخب آل پر ہوں!

...... اور بعد حمد وثناء جب میں نے غور کیا، مجھ تک ہمارے نبی اور ان کے وصی اور ان کی اولاد میں آنے والے ائمہ صلوات اللہ علیہم ورحمتہ اللہ وبرکاتہٗ کے علوم میں غور وفکر کیا اور تدبّر سے کام لیا تو مجھے پتا چلا کہ جو کچھ ان کی جانب سے لوگوں تک پہنچا ہے وہ اس کے مقابل میں بہت کم ہے جو ابھی اُن تک رسائی نہیں پاسکا ہے۔ میں نے ان اقوال کو امرِ دین ودنیا اور دنیا وآخرت کی بہتری اور بھلائی پر مشتمل پایا اور یہ کہ حق کا وجود انہیں کے ساتھ ہے اور صحیح اور درست باتیں یہیں سے ملتی ہیں اور صداقت کا حصول اسی جگہ سے ممکن ہے!

اور میں نے یہ دیکھا کہ مجھ سے پہلے جو شیعہ علماء تھے انہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ائمہ معصومینؑ سے حلال وحرام اور فرائض ومستحباب اور جن باتوں میں اللہ نے ان کے لیے ثواب لکھ دیا ہے اس بارے میں روایتیں اخذ کر کے کتابیں تحریر کی ہیں اور اپنے بعد میں آنے والوں کو تالیف کی ذمہ داریوں سے مستغنی کر دیا ہے اور ان سے تالیف و تصنیف کے بوجھ کو اٹھا لیا ہے!......

ائمہ علیہم السلام کے وہ علوم جو حکمتِ بالغہ اور مواعظِ شافیہ پر مشتمل ہیں جن میں

باقی رہنے والی باتوں کو اختیار کرنے اور فنا ہو جانے والی باتوں کو چھوڑنے کے لیے کہا گیا ہے جن میں ''وعدے'' ہیں ''وعید'' (دھمکی ڈراوا) ہے، مکارم اخلاق و افعال کی طرف آمادہ کرنا اور بری عادات سے روکنا ہے اور ''ورع'' (پرہیز گاری) کی طرف پیش قدمی اور زہد کی طرف ابھارنا ہے، جب یہ تمام علوم مجھ تک منتقل ہوئے تو میں نے دیکھا کہ کچھ ائمہ علیہم السلام کی وصیتوں، خطبوں اور خطوط اور معاہدوں کو نہایت اختصار کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے۔ اور ان سے ان مفاہیم پر مشتمل ایسے الفاظ مروی ہیں جو مختصر ہیں لیکن ان کے معانی منفرد ہیں، ان کے فوائد زیادہ ہیں۔

مجھ تک علمائے شیعہ میں سے ان مفاہیم و مطالب کی کوئی ایسی تالیف نہیں پہنچی جس پر میں توقف کروں اور نہ ہی کوئی ایسی کتاب ملی جس پر میں اعتماد کروں اور میرے دل میں اس بارے میں جو کچھ مطالب و معانی ہیں، میں اس کتاب کے ملنے سے مستغنی ہو جاؤں لہٰذا میں نے اس طرز پر اقوال کو جمع کیا اور جو اس کے مشابہ اور مطابق اور موافق اور ہم آہنگ ہوں اور اسی جیسے کلمات ہوں جن کی روایات نادرہ اور جن کے مطالب و معانی عمدہ و بہترین ہوں اور اس راہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ کی رضا کا طلبگار تھا اور اس کے ثواب کا امیدوار......!!

میں نے خود کو اس کے لیے تیار کر لیا تھا اور اپنے نفس کو اس کا موذب بنایا تھا اور ان اقوال کو حرزِ جاں بنا لیا تھا جن میں سامانِ نجات پنہاں تھا، ثواب کے شوق میں اور عذاب کے خوف سے تاکہ غفلت کے ہنگام وہ تنبیہ کریں اور نسیان کے موقع پر یاد دہانی کرائیں اور ہوسکتا ہے کہ مومن مخلص ان پر نظر کرے اور ان میں سے جن کا علم حاصل کرے وہ اس کے لیے درس بن جائے اور جن باتوں کے سیکھنے سے محروم ہو انہیں سمجھ لے اور اس طرح جن کا علم حاصل کرکے ان پر عمل پیرا ہو مجھے ثواب میں شریک

کرے!! اس لیے کہ اس کتاب میں اصولِ دین، فروعِ دین، کلّیاتِ حق اور اس کی فصلیں اور سنّت اور ان کے آداب اور ائمہ علیہم السلام کے اقوال و حکم اور ان کے فوائد والا اور عمدہ ترین اخبار و آثار ہیں!!......

میں نے اسے معصومینؑ کی ترتیب کے اعتبار سے مرتب کیا ہے! اور آخرِ کتاب میں چار وصیتیں تحریر کی ہیں جو کتاب سے ملتی جلتی تھیں! اور معنیٰ میں مطابقت رکھتی تھیں اور میں نے کتاب کے حجم کو کم رکھنے اور اختصار کو مدّنظر رکھتے ہوئے اسانید کا حذف کر دیا ہے اگرچہ اس کتاب کی اکثر باتیں سماعی ہیں، اس لیے کہ ان میں سے اکثر آداب و حکم پر مشتمل ہیں جو خود اپنی صداقت پر گواہ ہیں، میں نے اس کتاب کو منکر دین اور مخالف مذہب کے لیے جمع نہیں کیا ہے البتہ ایسے مسلمان کے لیے یہ کتاب تالیف کی ہے جو ائمہ کو تسلیم کرتا ہو اُن کے حق کو پہچانتا ہو، ان کی باتوں سے راضی ہو اور اپنے تمام امور میں ان کی طرف رجوع کرنے والا ہو......!

لہٰذا، اے مومنینِ شیعہ! تمہارے ائمہ کرام علیہم السلام نے جو کچھ کہا ہے جس طرف مائل کیا ہے اور جن باتوں کی طرف تمہیں بلایا ہے ان میں غور و فکر کرو اور دل کی آنکھوں سے انہیں دیکھو اور گوشِ ہوش سے انہیں سُنو، اور اللہ تبارک وتعالیٰ نے عقول سلیمہ اور افہام صحیحہ کے ذریعے تمہیں جن دلائل و براہین سے نوازا ہے انہیں یاد رکھو اور ان افراد جیسے نہ بن جاؤ جو براہینِ ساطعہ اور حجج قاطعہ کو بڑے غور سے سنتے ہیں اور اس میں نہایت چھان بین کرتے ہیں اور اس کے قول کو عمدہ جانتے ہیں اور الفاظ کے انتخاب پر حیران ہوتے ہیں لیکن وہ پند و نصائح سے فائدہ نہیں اٹھاتے اور جن باتوں کی طرف رغبت دلائی گئی ہے ان کی طرف مائل نہیں ہوتے اور جن امور سے بچایا گیا ہے ان سے اجتناب نہیں کرتے۔

حجت، گو ان کے حلقہ بہ گوش ہے لیکن ان کے لیے دائمی حسرت و اندوہ ہے۔ تم تک جو کچھ پہنچے ان میں سے ان ہی باتوں کو قبول کرو جن کی اطاعت تم پر فرض قرار دی گئی ہے اور انہی امور کو حاصل کرو جنہیں ثقہ افراد نے سادات کرام سے نقل کیا ہے، سمعاً و طاعۃً کہتے ہوئے ان پر عمل پیرا ہو جاؤ اور کوتاہی سے ڈرتے رہو اور اپنی عاجزی و درماندگی کا اعتراف کرو...... اور جو کچھ نہیں جانتے ہو اس کی طلب میں جدّ وجہد کرو...... اور جو کچھ جانتے ہو اسے عملی جامہ پہناؤ تا کہ تمہارا قول تمہارے فعل سے مطابقت رکھے!

ائمہ کرامؑ کے علوم میں نجات ہے اور اسی میں حیات ہے، اللہ تعالیٰ نے انہی ہستیوں کے ذریعے حجت کو قائم کیا اور ان کی منزلت کو نشانِ منزل بنایا اور ان کے مقامات سے عذر کو منقطع کیا!

ائمہ کرامؑ نے جو اللہ تعالیٰ کے اطاعت گزاری کے راستے کی طرف بلایا اور اس کی خوشنودی کی طرف دعوت دی اور اس کی جنت کی راہ دکھلائی اس کے لیے انہیں حکم دیا گیا تھا!! ان ہستیوں نے اس طرف آمادہ کیا، رہنمائی کی، انہیں یاد دلایا اور ان کا تعارف کرایا۔ ظاہری اور باطنی، کنایہ اور تصریح کے ساتھ، اور انہوں نے ان باتوں سے خوف دلانا ترک نہیں کیا جو انسان کو معصیتِ خداوندی تک لے جاتی ہے اس کی ناراضی سے قریب کرتی ہیں اور اس کے عذاب کے نزدیک لے جاتی ہیں ایسے امور سے روکا، منع کیا، ڈرایا اور ان کی طرف اشارہ کیا انہیں خوف دلایا تا کہ لوگوں کے پاس اللہ کے خلاف کوئی حجت باقی نہ رہے۔ لہٰذا سعید وہی شخص ہے...... اللہ تعالیٰ نے جسے ان ہستیوں کی اطاعت کی توفیق کرامت فرمائی اور ان سے روایات اخذ کرنے اور انہیں قبول کرنے کی توفیق عطا کی اور بدبخت ہے وہ...... جس نے ان کی مخالفت کی اور ان

کے علاوہ دوسرے افراد کو اپنا پشت پناہ بنا لیا اور ان سے منہ موڑ کر ان کے حکم کو تسلیم نہیں کیا جبکہ وہی لوگ ''عروۃ الوثقیٰ'' تھے اور ''حبل اللہ'' تھے......!

رسول اللہ ﷺ نے جن سے متمسک ہونے کا اور تعلق رکھنے کا ہمیں حکم دیا ہے وہی کشتی نجات اور ایسے اولوالامر ہیں...... اللہ تبارک وتعالیٰ نے جن کی اطاعت کو فرض قرار دیا ہے...... فرمایا: اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِي الْاَمْرِ مِنْكُمْ (۵۹۔ النساء) تم اللہ کی اطاعت کرو اور تم رسول اور اولوالامر کی اطاعت کرو۔ اور یہی وہ صادقین ہیں جن کے ہمراہ رہنے کا حکم دیا ہے فرمایا: اتَّقُوا اللّٰهَ وَ كُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِيْنَ (۱۱۹۔ التوبہ) تم اللہ سے ڈرو اور صادقین کے ساتھ ہو جاؤ......!!

لہٰذا جو بھی حکم تمہیں دیا گیا ہے اس پر عمل کرنے کی کوشش کرو خواہ وہ صغیر ہو یا کبیر...... اور جن باتوں سے ڈرایا گیا ہے ان سے بچو خواہ وہ کم ہوں یا زیادہ...... اس لیے کہ جو چھوٹی چھوٹی باتوں میں اطاعت کرے گا تو وہ بڑی باتوں میں اطاعت کے لیے بلندی حاصل کرتا چلا جائے گا اور جو شخص چھوٹے گناہوں سے اجتناب نہیں کرے گا تو وہ بڑے گناہوں میں ملوث ہو جائے گا۔

......روایت کی گئی ہے ''کہ معمولی گناہوں سے بھی بچنے کی کوشش کرو اسی لیے بندہ یہ کہتا نظر آتا ہے'' اے کاش! اس گناہ کے علاوہ میرا کوئی اور گناہ نہ ہوتا!! اور روایت کی گئی ہے'' تم گناہ اور اس کے صغیرہ ہونے پر نظر نہ کرو بلکہ یہ دیکھو کہ، تم کس کا عصیان کر رہے ہو اس لیے کہ وہ اللہ علی وعظیم ہے'' اس لیے کہ جب اللہ اپنی اطاعت و محبت میں اپنے بندے کی درستی نیت اور خلوصِ باطن کو جان لیتا ہے کہ یہ بندہ مرضی معبود کو پسند کرتا ہے اس کی ناراضی سے ناراحت ہوتا ہے تو پھر وہ اسے توفیق کرامت فرماتا ہے، اس کی اعانت کرتا ہے اور اس کے لیے اس کے دل کی سماعتوں کو کھول دیتا

ہے اور ہر روز اس میں اضافہ کرتا رہتا ہے اس لیے کہ تمام اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے!!

اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں اور آپ سب کو صالح اعمال کی توفیق عطا کرے اور ہمیں راست گوئی پر گامزن رکھے اور دنیوی اور دینی امور میں ہماری مدد کرے اور ہمیں اور آپ کو، ان لوگوں میں قرار دے، جنہیں جب عطا کیا جاتا ہے تو رب کا شکر بجالاتے ہیں اور جب آزمائش کی جاتی ہے تو صبر کرتے ہیں اور جب برائی کا ارتکاب کرتے ہیں تو مغفرت طلب کرتے ہیں!! اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں جو ایمان اور توحید موہبت کی ہے اسے استحکام عطا کرے اور ائمہؑ کی سرپرستی کو عاریتہً نہیں بلکہ برقرار و جاگزیں رکھے! بے شک وہ جواد وکریم ہے!!

حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
کے وہ طویل
ومختصر فرمودات
جو اخلاق وحکمت کے بارے میں
روایت کیے گئے ہیں!

حضرت امام علی علیہ السلام کے لیے
آنحضرتؐ کے احکام و ارشادات
جو درحقیقت تمام عالمِ انسانیت کے لیے مشعل راہ ہیں:

یا علیؑ !(اللہ تعالیٰ پر) یقین کی نشانیوں میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ تم اللہ کو ناراض کر کے کسی کو راضی نہ کرو اور جو چیز تمہیں اللہ تعالیٰ نے دی ہے اُس کے لیے کسی اور کی تعریف نہ کرو اور جو چیز تمہیں اللہ نے نہیں دی ہے اُس کے لیے کسی اور کو بُرا نہ کہو اس لیے کہ حرص کرنے والے کا حرص اُسے رزق دلوا نہیں سکتا اور کسی ناپسند کرنے والے کی ناپسندیدگی رزق کو روک نہیں سکتی اللہ تعالیٰ نے اپنے حکم اور فضل سے خوشی اور مسرت کو (اپنے بارے میں) یقین اور (اپنی) رضا میں رکھ دیا ہے اور غم و اندوہ کو (اپنے بارے میں) شک اور (اپنی) ناراضی میں قرار دے دیا ہے!!

یا علیؑ ! کوئی فقر و غربت جہالت سے زیادہ شدید نہیں اور کوئی مال و دولت عقل سے زیادہ سودمند نہیں!

اور کوئی تنہائی، خود پسندی سے زیادہ وحشت ناک نہیں!

اور ایک دوسرے سے تعاون اور مدد کا کوئی طریقہ باہم مشاورت سے زیادہ

بہتر نہیں۔

اور تدبیر و چارہ جوئی جیسی کوئی عقل و دانش نہیں!

اور حسن خلق جیسا کوئی "حسب" (شریف الاصل و نسب ہونا) نہیں!

اور (مخلوقات خداوندی کے بارے میں) غور و فکر جیسی کوئی عبادت نہیں!

یا علیؑ! گفت گو کے لیے آفت (آفت، ہر وہ عارضہ جو کسی چیز کو فاسد و خراب کردے) جھوٹ ہے اور علم کی آفت (نسیان) بھول جانا ہے، عبادت کی آفت، سستی اور کسی کے ساتھ بخشش و احسان کی آفت احسان جتلانا ہے!

اور بہادری کی آفت، ظلم و ستم ہے!

اور حسن و جمال کے لیے آفت غرور کرنا اور اِترانا

اور حسب کے لیے آفت اپنے حسب و نسب پر (بے جا) فخر ہے!

یا علیؑ! سچ پر ڈٹے رہو، تمھارے منہ سے کبھی جھوٹ نہ نکلے اور کبھی خیانت کی جرأت نہ کرو!

اللہ سے ایسے ڈرو گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو!

اپنے جان و مال کو دین کی خاطر قربان کر دو!

اخلاق حسنہ پر کاربند رہو اور برے اخلاق و عادات سے پرہیز کرو!

یا علیؑ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک تین کردار پسندیدہ ترین ہیں اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں فرض یا واجب کی ہیں ان پر عمل پیرا رہنے والا اُس کے نزدیک سب سے بڑا عبادت گزار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں حرام کردی ہیں اُن سے پرہیز کرنے والا اُس کے نزدیک سب سے زیادہ پارسا ہے۔

اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی عطا کی ہوئی روزی پر قناعت و اکتفا کرے گا تو وہ اُس

کے نزدیک، لوگوں میں سب سے زیادہ دولت مند سمجھا جائے گا۔

یا علیؑ! تین عمل بہترین اخلاق ہیں۔

جو تم سے رشتہ توڑے تم اُس شخص سے رشتہ جوڑے رکھو۔

جس نے تمہیں محروم رکھا، تم اُسے عطا کرو۔

جس نے تم پر ظلم وستم کیے تم اُسے معاف کردو۔

یا علیؑ! تین چیزیں مصیبت سے بچانے والی ہیں

اپنی زبان کو قابو میں رکھو۔

اپنی خطاؤں پر روؤ۔

اپنے گھر کو اپنے لیے وسعت دو۔ (یعنی حالتِ فتنہ وفساد میں گھر میں بیٹھو)

یا علیؑ! اعمال کی سردار تین خصلتیں ہیں

تمہاری جانب سے لوگوں کو انصاف کا ملنا۔

اللہ کی خاطر بھائیوں سے مساوات و برابری کا سلوک کرنا۔

اللہ تعالیٰ کو ہر حال میں یاد رکھنا۔

یا علیؑ! تین قسم کے شخص اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں

وہ شخص جو صرف اللہ کی خاطر اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرنے یا اس کو دیکھنے کے لیے جائے تو وہ گویا اللہ تعالیٰ کا زائر ہے اور اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اپنے زائر کی عزت وتکریم کرے اور جو وہ مانگے اُسے عطا کردے۔

اور وہ شخص جو نماز پڑھنے کی بعد تعقیبات اور دُعاؤں میں مصروف رہے یہاں تک کہ اگلی نماز کا وقت آجائے تو ایسا شخص اللہ تعالیٰ کا مہمان ہے اور اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اپنے مہمان کی عزت وتکریم کرے۔

اور حج وعمرہ کے لیے جانے والے اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں اور اللہ تعالیٰ پر لازم ہے کہ وہ اپنے مہمانوں کی عزت وتکریم کرے۔

یا علیؑ ! تین کام ایسے ہیں جن کا فائدہ وثواب دنیا اور آخرت دونوں زندگیوں میں ہوتا ہے

حج کا بجالانا فقر وتنگ دستی کو دُور کرتا ہے۔

صدقہ دینا بلاؤں اور مصیبتوں کو دُور کرتا ہے۔

صلۂ رحم کرنا رشتے ناطے جوڑے رکھنا عمر میں اضافے کا باعث ہے۔

یا علیؑ ! جس کے پاس تین چیزیں نہ ہوں اُس کا کوئی کام بن ہی نہیں سکتا۔

پرہیز گاری جو اُسے اللہ کی نافرمانی سے روکے رکھے۔

علم جو اُسے بے وقوف کی جہالت سے آزاد رکھے۔

عقل جو اُسے لوگوں سے خاطر مدارات سے پیش آنے پر آمادہ رکھے۔

یا علیؑ ! تین قسم کے لوگ قیامت کے دن زیر سایۂ عرش ہوں گے

وہ شخص کہ جو اپنے لیے اچھا سمجھے، وہی اپنے بھائی کے لیے بھی اچھا سمجھے۔

وہ شخص جو کوئی قدم اُٹھانے سے پہلے یہ سوچ لے کہ اس کام میں اللہ کی رضا ہے یا ناراضی!

وہ شخص، جو اپنے بھائی کے عیب پر اُنگلی اُٹھانے سے پہلے اپنے عیب کی اصلاح کرلے۔ اس لیے کہ جب وہ اپنے نفس کے کسی عیب کی اصلاح کرتا ہے تو ایک کے بعد دوسرا عیب ظاہر ہوتا ہے اور کسی شخص کے لیے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے نفس کی اصلاح میں مشغول رہے۔

یا علیؑ ! نیکی کے دروازے تین ہیں

اپنی جان کی سخاوت! (یعنی کسی نیک مقصد کی خاطر اپنی جان کی قربانی پر آمادہ رہنا)

شیریں گفتاری و خوش کلامی۔

مصیبت واذیت پر صبر۔

یا علیؑ! توارات میں ہے کہ چار کے پہلو میں چار چیزیں ہیں۔

(یعنی چار عمل چار اثرات کو ظاہر کرتے ہیں)

جو شخص اپنی صبح کا آغاز طلبِ دنیا میں اپنی ''حرص'' سے کرتا ہے، گویا وہ (تقدیر خداوندی پر) خدا سے ناراض ہوتا ہے۔ (یعنی اُسے خدا کے رازق ہونے پر بھروسا نہیں ہے)

جو شخص اپنے اوپر نازل شدہ کسی مصیبت کی شکایت کرتا ہے گویا وہ اپنے پروردگار کی شکایت کرتا ہے۔

کسی غریب شخص کا کسی امیر، دولت مند کے پاس جاکر اپنے آپ کو ذلت سے اس کی خدمت میں جھکا دینا دوتہائی دین کی بربادی کا باعث ہے جو شخص اُمتِ محمدیہؐ میں سے جہنم میں گیا وہ اُن لوگوں میں سے تھا جو آیاتِ خداوندی کا مذاق اُڑاتے یا اُن کا کھیل بنالیتے تھے۔ (یعنی جو آیاتِ الٰہی یا خدا کی نشانیوں کو تمسخر و استہزا کا نشانہ بنائیں گے اُن کا ٹھکانا جہنم ہے)

یا علیؑ! چار چیزوں کا اثر چار طرح کا ہوتا ہے

جو بادشاہ بن جاتا ہے وہ بے جا طرف داری و جانب داری کرنے لگتا ہے۔

جو کسی سے مشورہ نہیں لیتا و نادم و پشیمان ہوا کرتا ہے۔

تم کسی کے ساتھ جیسا (عمل) کرو گے، تمھارے ساتھ ویسا ہی کیا جائے گا۔

فقر سب سے بڑی موت ہے!

کسی نے آنحضورؐ سے دریافت کیا کہ کیا آپ کی مراد، درہم و دینار، روپے پیسے سے ہے تو آپؐ نے فرمایا کہ "فقر سے مراد دین کا فقر ہے" (یعنی درحقیقت فقیر وہ ہے جو دولتِ دین سے محروم ہے۔)

یا علیؑ! قیامت کے روز ہر آنکھ رونے والی ہوگی سوائے تین آنکھوں کے!

وہ آنکھ جو راتوں کو اللہ کی خاطر بیدار رہی ہوگی۔

وہ آنکھ جو اللہ کی حرام کردہ اشیاء کو دیکھنے سے باز رہی ہوگی (یعنی جن چیزوں کے دیکھنے کو اللہ تعالیٰ نے حرام کردیا ہے اُن کو دیکھنے سے رُکی ہوگی)

وہ آنکھ جو خوفِ خدا سے اشک فشاں رہی ہوگی۔

یا علیؑ! لائقِ رشک ہے وہ چہرہ، جسے اللہ تعالیٰ روتا دیکھ رہا ہے کہ وہ اُس گناہ پر گریاں ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور نے دیکھا ہی نہیں۔

یا علیؑ! تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں اور تین چیزیں نجات دلانے والی ہیں

ہلاک کرنے والی چیزیں یہ ہیں

ہوس: جس کی پیروی کی جائے۔

کنجوسی و بخل: جس کی اطاعت کی جائے۔

خود پسندی: اپنے آپ پر گھمنڈ کرنا۔

اور نجات دلانے والی تین چیزیں یہ ہیں

ہر حال میں عدل کرنا: چاہے تم کسی سے راضی ہو یا ناراض۔

ہر حال میں میانہ روی و اعتدال: چاہے تم دولت و ثروت سے مالا مال ہو

یا فقر و غربت سے بدحال، ہر حال میں میانہ روی، مشکلات و مصائب سے نجات دلانے والی چیز ہے۔

ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا خوف: چاہے تم اکیلے، تنہا ہو یا سب کے ساتھ مجمع میں۔ گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو اور اگر تم اللہ کو نہیں بھی دیکھ رہے تب بھی وہ تو یقیناً تمھیں دیکھ رہا ہے۔

یا علیؑ! تین مواقع پر "جھوٹ" اچھا ہے

جنگی چالوں میں،

اپنی بیوی سے وعدے کے موقع پر،

لوگوں کے درمیان صلح و آشتی کے لیے!

یا علیؑ! تین مواقع پر "سچ" بُرا ہے

چغل خوری کے لیے

کسی شخص کو اُسکی بیوی بچوں کے بارے میں ایسی بات بتانا جو اُسے بُری لگے،

کسی ایسے شخص کو جھٹلانا جو (اپنے بارے میں) نیکوکاری کا دعوے دار ہو

یا علیؑ! چار کام بے فائدہ و عبث ہیں:

پیٹ بھرے پر کھانا۔

چاندنی میں چراغ روشن کرنا۔

بنجر زمین میں کھیتی باڑی کرنا۔

نااہل سے نیکی کرنا۔

یا علیؑ! چار اعمال کی سزا بہت جلد مل جاتی ہے

تم کسی پر احسان کرو اور وہ تمہاری بھلائی کا بدلہ برائی سے دے۔

تم کسی پر ظلم و ستم نہ کرو اور وہ تم پر ظلم و ستم کرے۔
تم کسی سے کوئی عہد و پیمان کرو اور اُس پر کار بند رہو مگر دوسرا شخص تم سے غداری کرے۔
تم کسی سے رشتے داری نبھاؤ اور وہ شخص تم سے رشتے توڑ دے۔

یاعلیؑ! جس شخص میں چار خصوصیت ہوں گی اُس کا اسلام کامل و مکمل ہوگا

سچ بولنا

شکر خدا بجالانا

شرم و حیا والا ہونا

خوش اخلاق ہونا

یاعلیؑ! (حقیقی) حاضر ''دولت مندی'' یقیناً یہ ہے کہ لوگوں کے سامنے بہت کم دستِ سوال دراز کیا جائے۔
اور لوگوں سے ضرورت و حاجت کے وقت اکثر و بیشتر مانگتے رہنا ہی ذلت کا سبب ہے اور یہی (حقیقی و) حاضر ''فقر'' ہے۔

آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور مختصر فرمان...

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام کے لیے

یا علیؑ! ''مومن'' کی نشانیاں تین ہیں

روزے رکھنا

نماز پڑھنا

زکوۃ ادا کرنا

''دکھاوا کرنے والے'' (یا بظاہر خیر خواہ) شخص کی بھی تین نشانیاں ہیں:

جب سامنے ہو تو چاپلوسی و خوشامد کرے گا

غیر حاضری میں غیبت کرے گا

کسی کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہو گا

''ظالم'' کی بھی تین نشانیاں ہیں:

جب غلبہ پائے گا تو اپنے سے کمزوروں پر قہر و ظلم کرے گا

اور اپنے سے اوپر والوں کی نافرمانی کرے گا

اور ظالموں کا مددگار رہے گا

''ریاکار'' کی بھی تین نشانیاں ہیں:
لوگوں کے مجمع میں خوش وخرم رہے گا
تنہا ہوگا تو افسردہ و بے حال رہے گا
اور یہ پسند کرے گا کہ اُس کی تمام کاموں کی تعریف ہی کی جاتی رہے..!
''منافق'' کی بھی تین نشانیاں ہیں:
جب بولے گا تو جھوٹ ہی بولے گا۔
اگر اُس کے پاس کوئی امانت رکھ دی جائے تو اُس میں خیانت کرے گا۔
اگر کوئی وعدہ کرے گا تو وعدہ خلافی ضرور کرے گا۔
''کاہل'' شخص کی بھی تین نشانیاں ہیں:
کسی کام میں یہاں تک سستی کرے گا کہ کوتاہی ہو جائے
اور کوتاہی (اتنی) کرے گا کہ (وقت) ضائع کردے
اور (وقت) ضائع کرے گا کہ یہاں تک کہ گناہ گار ہو جائے
نوٹ: ادائے نماز میں سستی کے بارے میں یہی حال ہوتا ہے۔نعوذ باللہ...!
کسی عقل مند کو تین مقاصد کے سوا سفر نہ کرنا چاہیے
روزگار کی بہتری کے لیے
یا روزِ قیامت کی بہتری کے لیے کوئی اقدام ہو (جیسے حج و زیارات)
یا سیر و تفریح کا کوئی جائز و حلال موقع ہو
یا علیؑ! جہالت سے بڑھ کر کوئی ''فقر'' شدید نہیں
خود پسندی سے زیادہ کوئی تنہائی وحشت ناک نہیں
اور (کسی عملی اقدام سے قبل) سوچنے سمجھنے سے بہتر کوئی کام نہیں

اپنے آپ کو لیے دیے رہنے سے بہتر کوئی زہد و پارسائی نہیں
اچھے اخلاق کے مالک ہونے سے بہتر کوئی حسب و شرافتِ اصلی نہیں
گفتگو کیلئے آفت و تباہی ''جھوٹ'' ہے اور علم کیلئے آفت و خرابی ''نسیان'' ہے
عطا و بخشش کے لیے آفت و تکلیف وہ چیز ''احسان'' جتانا ہے

یا علیؑ ! جب آپ ہلال (پہلی تاریخ کا چاند) دیکھیں تو تین بار ''اللہ اکبر'' کہیں اور کہیں کہ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ وَ خَلَقَكَ وَ قَدَّرَكَ مَنَازِلَ

تمام تعریفوں کا سزاوار ہی اللہ ہے جس نے مجھے اور تجھے پیدا کیا اور تیرے لیے منازل کو معین کیا۔

وَ جَعَلَكَ آيَةً لِلْعَالَمِيْنَ

اور تجھے تمام جہانوں کے لیے آیت (نشانی) بنادیا۔

یا علیؑ ! جب آپ آئینہ دیکھیں تو تین بار ''اللہ اکبر'' کہیں اور کہیں کہ

اَللّٰهُمَّ كَمَا حَسَّنْتَ خَلْقِیْ فَحَسِّنْ خُلُقِیْ

بار الہا! جیسا تو نے مجھے خوب صورت پیدا کیا ہے ویسا ہی مجھے اچھے سیرت و اخلاق سے بھی نواز!!

یا علیؑ ! جب کسی خوف و ہراس والی مشکل میں پڑ جاؤ تو (چھٹکارے کے لیے) کہو

اَللّٰهُمَّ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ وَّ آلِ مُحَمَّدٍ اِلاَّ فَرَّجْتَ عَنِّیْ

خدایا! تجھے محمدؐ و آل محمدؑ کا واسطہ ہے تو مجھے اس خوف و اضطراب سے نجات دے۔

حضرت علیؑ فرماتے ہیں کہ میں نے آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے دریافت کیا کہ قرآن مجید کی آیت: فَتَلَقّٰۤى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ (البقرہ/۳۷)
اور آدمؑ نے اپنے رب سے کلمات سیکھے

وہ ''کلمات'' کون سے ہیں؟

تو آپؐ نے ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کو ہند (بھارت/ ہندوستان) میں اُتارا....

اور ''حضرت حواؑ کو ''جدّہ'' میں اُتارا....

سانپ کو اصفہان (ایران میں)....

اور ابلیس لعنت اللہ علیہ کو ''مَیسَانْ'' میں....(میسان جنوبی میسو پوٹیمیا کے ایک شہر کا نام ہے)

اور جنت میں کوئی چیز بھی ''سانپ'' اور ''مور'' سے زیادہ حسین و جمیل نہیں تھی اور سانپ کی تو اونٹ کی طرح ٹانگیں بھی ہوتی تھیں.... پھر ابلیس لعنت اللہ علیہ نے سانپ کے اندر داخل ہو کر آدمؑ کو بہکایا اور دھوکہ دے ہی دیا!

تو پھر اللہ کا غضب نازل ہوا اور سانپ کی ٹانگیں ختم ہوگئیں!

اور اللہ نے سانپ سے کہہ دیا کہ میں نے خاک کو تیرا رزق قرار دے دیا ہے.... اور تجھے ایسا کر دیا ہے کہ تو اپنے پیٹ کے بل چلا پھرا کرے گا.... اللہ اُس پر رحم نہ کرے جو تجھ پر رحم کھائے!

اور اللہ تعالیٰ نے ''مور'' پر غضب کیا اس لیے کہ اُس نے درخت (شجرۃ الخلد) کے بارے میں ابلیس کو بتایا تھا! تو اللہ نے اُس کی آواز اور دونوں پیروں کو مسخ کر دیا!

(نوٹ: مور کی آواز نہایت بُری اور پیر نہایت بدصورت ہوتے ہیں)

اور یوں حضرت آدم علیہ السلام ہندوستان میں سو (۱۰۰) برس ٹھہرے رہے! حال یہ تھا کہ اپنے سر کو آسمان کی جانب نہ اُٹھایا اور اپنے ہاتھوں کو سر پر رکھے اپنی لغزش و خطا (ترکِ اولیٰ) پر روتے رہے...! تب اللہ تعالیٰ نے جبرئیل علیہ السلام کو اُن کی طرف

بھیجا اور اُنھوں نے حضرت آدم علیہ السلام سے کہا کہ اے آدمؑ! رب کریم عزوجل نے آپ کو سلام کہا ہے اور فرماتا ہے کہ اے آدمؑ! کیا میں نے تجھے اپنے ہاتھ سے پیدا نہیں کیا؟ کیا میں نے تجھ میں اپنی روح نہیں پھونکی؟ کیا میں نے اپنے فرشتوں سے تجھ کو سجدہ نہیں کروادیا؟ کیا میں اپنی کنیز ''حواؑ'' کو تیری زوجیت میں نہیں دیا؟ کیا میں نے اپنی جنت، سکونت ورہائش کے لیے تجھے نہیں دی؟ تو پھر اے آدمؑ یہ گریہ وبکا کس لیے؟

تم اِن کلمات کے وسیلے سے اپنی بات کہو تو اللہ تعالیٰ تمہاری توبہ قبول فرمائے گا..... کہو

سُبْحَانَکَ لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اَنْتَ عَمِلْتُ سُوْأً وَ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَتُبْ عَلَیَّ اِنَّکَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْمo

تو منزہ (پاک و پاکیزہ) ہے تیرے سوا کوئی اور خدا نہیں، میں نے برا کیا۔ اور اپنے آپ پر ظلم کیا ہے..میری درخواست ہے کہ تو میری توبہ قبول فرمالے۔ اس لیے کہ یقیناً تو بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے!

یا علیؑ! جب تم اپنے ساز و سامان میں کوئی سانپ دیکھو تو تین بار اُسے جان سے نہ مارو، ہاں اگر چوتھی بار تمہیں نظر آئے تو جان سے مار ڈالو کہ یہ کافر سانپ ہے۔

یا علیؑ! اگر اپنے راستے میں کوئی سانپ دیکھو تو اُسے مار ڈالو! کہ میں نے ''جنوں'' پر یہ شرط عائد کردی ہے کہ وہ سانپ کی شکل وصورت میں ظاہر نہ ہوں...!

یا علیؑ! چار خصلتیں بدبختی کی نشانیاں ہیں!

آنکھوں کا خشک ہونا!

سنگ دل ہونا!

طویل آرزوئیں رکھنا!

اور دنیا کی محبت بھی بدبختی ہے!

یا علیؑ ! جب کوئی تمہارے منہ پر تمہاری تعریف کرے تو کہو...!

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ خَیْراً مِمَّا یَظُنُّوْنَ

بارالہا! جو یہ گمان کرتے ہیں تو مجھے اُس سے بہتر بنادے!

وَاغْفِرْلِیْ مَالَا یَعْلَمُوْنَ

اور میرے وہ گناہ بخش دے جن کا ان کو علم نہیں ہے

وَلَا تُوَاخِذْنِیْ بِمَا یَقُوْلُوْنَ

اور جو کچھ یہ لوگ کہہ رہے ہیں اُس کے بارے میں میرا مواخذہ نہ فرما!

یا علیؑ ! جب اپنی زوجہ سے ہم بستری کرو تو کہو!

بِسْمِ اللہ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ

بِسْمِ اللہِ.... بارِالٰہا...ہم دونوں کو شیطان سے دور رکھ!

وَجَنِّبِ الشیطانَ مَارَزَقْتَنِیْ

اور تُو نے جو مجھے رزق عطا کیا اُس سے شیطان کو دور رکھ!

تو اگر اللہ تعالیٰ نے آپ دونوں کو فرزند ارجمند سے نوازا تو شیطان اُسے کبھی ضرر نہ پہنچا سکے گا!

یا علیؑ ! کھانے کا آغاز نمک سے اور اختتام بھی نمک پر کرو!

اس لیے کہ نمک ستر (۷۰) بیماریوں کے لیے شفا بخش ہے!

جن میں کمترین و ذلیل بیماریاں جنون، جذام اور برص ہیں!

یا علیؑ ! بدن پر روغن زیتون کی مالش کیا کرو...!

کیوں کہ جو اپنے بدن پر زیتون کے تیل کی مالش کرتا ہے تو شیطان چالیس

راتوں تک اُس کے نزدیک نہیں جاتا!

یاعلیؑ ! (قمری مہینے کی) "۱۵ تاریخ کی شب" (چودھویں تاریخ کا دن گزرنے کے بعد والی رات) اور پہلی تاریخ کی شب میں، اپنی بیوی سے ہم بستری نہ کرنا کہ تم نے دیکھا نہیں کہ دیوانے پر دیوانگی کے دورے اکثر و بیشتر پہلی اور پندرہویں کے چاند کی شبوں میں ہی پڑا کرتے ہیں!!

یاعلیؑ ! جب تمہارے یہاں کوئی لڑکا یا لڑکی پیدا ہو تو اُس کے دائیں کان میں "اذان" اور بائیں کان میں "اقامت" کہو تو اُسے شیطان کبھی نقصان وضرر نہ پہنچائے گا!

یاعلیؑ ! کیا میں تمہیں مجسم شر اور بدترین شخص کے بارے میں نہ بتاؤں۔ (حضرت علیؑ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا کیوں نہیں یا رسول اللہؐ!

تب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"وہ شخص، جو کسی کا گناہ، معاف نہ کرے اور وہ شخص جو کسی کی لغزش سے درگزر نہ کرے!"

پھر آنحضورؐ نے فرمایا کیا میں تمھیں ان سے بھی زیادہ برے اور شریر لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ (امیر المومنینؑ فرماتے ہیں) میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ضرور ارشاد فرمایئے تو آپؐ نے فرمایا: "کہ وہ شخص کہ جس کے شر سے کسی کو امان نہ مل سکے اور وہ شخص کہ جس سے خیر کی اُمید ہی نہ رکھی جاسکے۔"

آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک اور ہدایت نامہ

یا علیؑ ! کبھی بغیر لنگی باندھے حمام میں نہ جانا، اس لیے کہ حمام میں جو بھی بغیر لنگی باندھے داخل ہوگا تو اُسے اس حال میں کوئی دیکھے یا وہ کسی کو اس حال میں دیکھے دونوں ملعون ہیں:

یا علیؑ !انگشتِ شہادت اور درمیانی اُنگلی میں انگوٹھی نہ پہنو اس لیے کہ ان دونوں اُنگلیوں میں قومِ لوطؑ انگوٹھی پہنا کرتی تھی! ہاں۔ "چھنگلیا" کو کبھی خالی نہ چھوڑنا! (یعنی چھوٹی والی اُنگلی میں انگوٹھی پہنے رہا کرو اور اُسے خالی نہ چھوڑو)

یا علیؑ !اللہ تعالیٰ کو اپنا بندہ بہت اچھا لگتا ہے جب وہ کہتا ہے

رَبِّ اغْفِرْلِیْ فَاِنَّہٗ لَا یَغْفِرُ الذُّنُوبَ اِلاَّ اَنْتَ ٥

"اے پالنے والے! مجھے بخش دے کہ تیرے سوا اور کوئی گناہ بخش ہی نہیں سکتا"

یہ سن کر اللہ تعالیٰ فرشتوں سے خطاب فرماتے ہوئے کہتا ہے کہ میرے اس بندے کو کتنا یقین ہے کہ میرے علاوہ کوئی اور گناہ معاف نہیں کرتا ہے! اے فرشتو! گواہ رہنا! کہ میں نے اس بندے کو بخش دیا ہے!

یا علیؑ !"جھوٹ" سے بچو کہ وہ روسیاہ کر دیتا ہے! اور پھر وہ شخص اللہ تعالیٰ کے نزدیک "کذاب" لکھا جاتا ہے اور "سچ" آدمی کا چہرہ سفید (نورانی) کر دیتا ہے اور وہ

شخص اللہ کے نزدیک ''صادق'' لکھا جاتا ہے اور یہ بات نوٹ کرلو کہ سچ باعثِ برکت ہے اور جھوٹ باعثِ نحوست ہے۔

یا علیؑ! ''غیبت'' اور ''چغل خوری'' سے بچو کہ غیبت کی وجہ سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور ''چغل خوری'' قبر کے عذاب کا سبب ہوتی ہے۔

یا علیؑ! بلاضرورت خدا کی قسم نہ کھاؤ! نہ جھوٹی اور نہ سچی! اور اپنی قسم کے لیے اللہ کو نشانہ نہ بناؤ! اس لیے کہ اللہ تعالیٰ اُس شخص پر رحم نہ کھائے گا..نہ تو اُس کے ساتھ کسی قسم کی رعایت کرے گا جو اُس کے نام کی جھوٹی قسم کھائے گا!!

یا علیؑ! آنے والے ''کل'' کی روزی رزق کے غم میں مت پڑو! اس لیے کہ آنے والا کل، اپنے رزق کے ساتھ آتا ہے!!

یا علیؑ! جھگڑے سے بچو کہ اس کی ابتدا جہالت و نادانی اور اس کا انجام ندامت و پشیمانی ہے۔

یا علیؑ! مسواک کرنے کو لازم قرار دے لو اس لیے کہ مسواک کرنا منہ کے لیے صفائی اور طہارت کا سبب، پروردگار کی خوشنودی کی وجہ اور آنکھوں کی جلاء اور روشنی میں اضافے کا باعث ہے۔ اور ''خلال کرنا'' تمھیں فرشتوں کا محبوب بنا دیتا ہے۔ اس لیے کہ جو کھانا کھانے کے بعد ''خلال'' نہیں کرتا اُس کے منہ کی بُو سے فرشتوں کو بہت اذیت و تکلیف پہنچتی ہے۔

یا علیؑ! غصہ مت کرو! اگر غصہ آئے (تو اگر تم کھڑے ہوئے ہو) تو بیٹھ جاؤ اور پروردگار عالم کی قدرت و طاقت کے بارے میں غور و فکر کرو جو اُسے اپنے بندوں پر حاصل ہے اور اس کے حلم و درگزر کے بارے میں سوچو جس سے وہ اپنے بندوں سے پیش آتا ہے۔ اور جب تمھیں کہا جائے کہ اللہ سے ڈرو...تو اپنے غصے کو پی جاؤ اور اپنی حلم و بردباری (والی کیفیت) پر واپس آجاؤ۔

یاعلیؑ! جو کچھ تم اپنے آپ پر خرچ کرتے ہو اگر تم اُس میں سے (اللہ کی خاطر) قناعت کرو اور میانہ روی رکھو تو یہ سب تمھیں (روزِ آخرت) اللہ تعالیٰ کے پاس، توشۂ آخرت کے طور پر جمع شدہ مل جائے گا۔

یاعلیؑ! اپنے اہل وعیال، ہمسایوں اور ان لوگوں جن کے ساتھ تم اُٹھتے بیٹھتے اور زندگی بسر کرتے ہو اچھے اخلاق سے پیش آؤ تا کہ تم اللہ کے نزدیک بلند درجات میں لکھے جاؤ۔

یاعلیؑ! جو اپنے لیے بُرا سمجھو تو اُسے دوسروں کے لیے بھی بُرا سمجھو اور جو اپنے لیے پسند کرو تو اُسے اپنے بھائی کے لیے بھی پسند کرو ایسا کرو گے تو تم فیصلے میں عدل کرو گے اور عدل میں انصاف سے کام لو گے جب ایسا ہوگا تو تم اہلِ آسمان کی نظر میں محبوب قرار پاؤ گے اور اہلِ زمین بھی تمہاری محبت اپنے دلوں میں محسوس کریں گے!! تم میرے احکام و ہدایات کو یاد رکھو اور ان پر کار بند رہو (ان شاء اللہ) اگر تمھیں اللہ کی اس کی توفیق دے...!

آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کچھ حکیمانہ اقوال وارشادات!

یہ ایک بہت سے سوالات کا انتخاب ہے جو آنحضور کی ایک طولانی حدیث کا حصہ ہیں! یہ وہ سوالات ہیں جو شمعون بن لاوی بن یہود احواریانِ حضرت عیسیٰ علیہ السلام میں سے ایک راہب نے آنحضورؐ سے کیے تھے اور سوالات کی کثرت کے باوجود، آنحضرتؐ نے سب ہی سوالات کے جوابات دیئے۔ جس کے نتیجے میں وہ راہب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لے آئے اور آپؐ کے نبی ہونے کی تصدیق کی۔

ہم نے یہاں بقدر ضرورت اُن سوالات و جوابات کو نقل کیا ہے۔

شمعون راہب نے ان سوالات کو پوچھنا شروع کیا....! کہ مجھے ''عقل'' کے بارے میں بتایئے کہ وہ کیا ہے؟ اور کیسی ہے؟ اور اُس سے کون کون سی شاخیں نکلتی ہیں؟ اور کون سی نہیں نکلتیں؟ اس کی تمام انواع و اقسام اور ان کی صفات بھی بیان فرما دیجیے؟

تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''عقل'' درحقیقت ایک رسی ہے جہل ونفس جیسے خبیث ترین جانوروں کو باندھ کر رکھنے کے لیے۔ اگر جہل و نادانی اور نفس (امارہ) جیسے جانوروں کو عقل کی رسی کے

ذریعے باندھ کر نہ رکھا جائے تو بھٹک کر بے راہ ہو جائیں پس عقل، جہل و نادانی کے لیے (عقال) رسی ہے۔ (نوٹ: ''عقال'' اس رسی کو کہتے ہیں جو اونٹ کے گھٹنے پر باندھ دی جاتی ہے تاکہ وہ آرام سے بیٹھا رہے اور اِدھر اُدھر گھومتے پھرتے بھٹک کر گم نہ ہو جائے) اور پھر جب اللہ تعالیٰ نے عقل کو پیدا کیا تو اُسے کہا سامنے آ۔ تو وہ سامنے آ گئی۔ پھر اُسے کہا پلٹ جا۔ تو وہ پلٹ گئی۔ پھر اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا۔ کہ مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم ہے ''میں نے کوئی مخلوق تجھ سے زیادہ عظیم تر اور تجھ سے بڑھ کر اطاعت گزار وفرمان بردار پیدا نہیں کی۔ میں تجھ سے ہی (خلقت کا) آغاز کر رہا ہوں اور تیرے ذریعے ہی سے دہراؤں گا اور تو ہی جزا وسزا کا معیار ہے! پس...

''عقل'' سے حلم و بردباری، حلم و بردباری سے علم و دانش،

علم و دانش سے رشد و ہوشیاری.....رشد و ہوشمندی سے پاک دامنی وعفت،

عفت و پاک دامنی سے صیانت (اپنی عزت وآبرو کی عیوب سے حفاظت کرنا)،

صیانت سے حیاء (یعنی رسوائی اور مذمت کے خوف سے کسی امر قبیح کے ارتکاب سے رُکے رہنا)،

حیاء سے رزانت ووقار (رزانت یعنی کسی شخص کا سنجیدہ بھاری بھرکم ہونا چھچھورا نہ ہونا)،

رزانت ووقار سے مداومت علی الخیر (یعنی اچھے کاموں کو کر تے رہنا)،

مداومت علیٰ الخیر سے شر سے کراہت و بیزاری،

اور شر سے کراہت و بے زاری سے ناصح کی اطاعت کا جذبہ پیدا ہوتا ہے،

تو یہ عقل کی دس (۱۰) انواع واصناف ''خیر'' کی ہیں۔ ان دس (۱۰) انواع میں سے ہر ایک کی مزید دس دس انواع واقسام ہیں

حلم و بردباری کی انواع...!!

(۱) خوبیوں سے آراستگی! (۶) بلند درجات سے نزدیکی کی چاہت!
(۲) نیکوں کی ہم نشینی! (۷) معاف کر دینا!
(۳) دِنائت و کمینہ پن سے دوری! (۸) مہلت دے دینا!
(۴) رزالت کی پستی سے بلندی! (۹) کسی سے نیکی یا کسی پر احسان کرنا!
(۵) نیکی کی رغبت! (۱۰) خاموش رہنا!

تو یہ وہ دس صفات ہیں جو کسی عقل مند کو اُس کے ''حلم'' کی وجہ سے حاصل ہوا کرتی ہیں۔

اور ''علم'' کی دس (۱۰) شاخیں یہ ہیں

علم کی وجہ سے:۔
(۱) فقیر کو دولت و ثروت...! (۴) بیمار کو تن درستی...!
(۲) بخیل کو جود و سخا...! (۵) رزالت کے بجائے شرافت،
(۳) نرم مزاج کو ہیبت و دبدبہ...! (۶) حکمت و دانش مندی
(۷) دور دراز ہونے کے باوجود نزدیکی...!
(۸) درشت روئی کے بجائے چہرے کی تروتازگی و حیاء...!
(۹) پستی کے بجائے بلندی و رِفعتِ مقام۔
(۱۰) اور مرتبے کی بلندی حاصل ہوتی ہے...!

کتنا سعادت مند ہے وہ شخص جو ''عقل مند'' بھی ہو اور ''عالم'' بھی۔

اور ''رُشد'' کی دس (۱۰) انواع یہ ہیں

(۱) درستی رائے، (۵) مقصد کے حصول میں کامیابی،

(۲) ہدایت و رہنمائی، (۶) میانہ روی،

(۳) نیکوکاری، (۷) اخراجات میں میانہ روی،

(۴) تقویٰ و خوف خدا، (۸) بزرگی و کرامت۔

(۹) درست اور ٹھیک ہونا (کسی بھی کام یا رائے کا)

(۱۰) اور اللہ کے دین کی معرفت و پہچان!!

یہ وہ صلاحیتیں ہیں جو عقل مند کو ''رُشد'' کی وجہ سے حاصل ہوتی ہیں۔ سعادت ہے اُس کے لیے جو رُشد کی وجہ سے ہر راہ میں صحیح قدم اُٹھاتا ہے۔

اور ''عفاف'' پاک دامنی کی شاخیں یہ ہیں

(۱) خوشنودی و پسندیدگی، (۴) راحت و آسائش،

(۲) آرام و اطمینان، (۵) دل جوئی،

(۳) نصیب وری و بہرہ مندی، (۶) سخاوت و فیاضی!!...!

(۷) فروتنی و عاجزی کا اظہار اللہ تعالیٰ کی خاطر....

(۸) نصیحت حاصل کرنا (آیات خداوندی سے)!،

(۹) غور و فکر...! (خدا و مخلوقِ خدا کے بارے میں!)،

(۱۰) جود و بخشش (اپنے مال کو کسی کی خاطر قربان کردینے کا جذبہ)،

یہ دس (۱۰) صفات ''عقل مند'' کو ''عفت'' کی وجہ سے حاصل ہوتی ہیں اور ''عقلمند'' اللہ تعالیٰ کی اس تقسیم سے راضی اور خوش ہے۔

اور ''صیانت'' کی شاخیں یہ ہیں...

(آبرو کو عیب لگانے والی چیزوں سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنا)

(۱) صلاح و خیر اندیشی، (۶) ادب، آداب،

(۲) تواضع، فروتنی، (۷) احسان (کسی کے ساتھ اچھائی کرنا)،

(۳) پرہیز گاری، (۸) لوگوں کی محبت و دوستی نصیب ہونا،

(۴) توبہ، (۹) صاحب خیر ہونا،

(۵) فہم اور سمجھ، (۱۰) چہرہ پر رونق آنا، کشادہ روئی...!

یہ وہ دس (۱۰) صفات ہیں جو عقل مند کو ''صیانت'' کے نتیجے میں حاصل ہوتی ہیں۔ سعادت ہے اُس کے لیے جس کا مولا ''صیانت'' (حفاظتِ آبرو کے جذبے) کی وجہ سے اُس کی عزت و تکریم کرے۔

اور ''حیاء'' کی شاخیں یہ ہیں....

(۱) نرمیٔ مزاج، (۵) شر سے بچنے کی صلاحیت!

(۲) مہربانی کا وصف، (۶) چہرے کی بشاشت، خوشروئی!

(۳) سلامتی! (روحانی) (۷) عطا و بخشش کی صفت،

(۴) سلامتی! (جسمانی) (۸) کامیابی و فتح،

(۹) اور لوگوں میں نیک نامی!

(۱۰) اللہ تعالیٰ کو اپنا نگہبان و نگراں سمجھنا، چاہے تنہا ہو یا سب کے سامنے!

یہ وہ دس (۱۰) صفات ہیں جو ''حیاء'' کی وجہ سے صاحب عقل کو حاصل ہوتی ہیں! تو سعادت ہے اُس کے لیے جو اللہ کی نصیحت کو قبول کرے اور اُس کی طرف سے دی گئی

رسوائی سے ڈرے۔

''رزانت'' وقار کی شاخیں یہ ہیں

(۱) لطف و نرم رفتاری،
(۲) حزم و احتیاط سے قدم اُٹھانا،
(۳) ادائے امانت،
(۴) ترکِ خیانت،
(۵) زبان کی سچائی!
(۶) شرم گاہ کی حفاظت!
(۷) جائز مال و متاع!
(۸) دشمن کے مقابلے کی استعداد اور تیاری!
(۹) نہی عن المنکر، برائی سے روکنا!
(۱۰) اور ترکِ سفاہت و بے وقوفی!

یہ وہ صفات و انواع ہیں جو صاحب عقل کو ''رزانت'' و وقار کی وجہ سے حاصل ہوتی ہیں!

پس.....! سعادت ہے صاحبِ وقار کے لئے جس (کے اوصاف) میں ہلکا پن اور نادانی نہیں، جو معاف کر دینے اور چشم پوشی کرنے والوں میں سے ہے!

اور ''مُداومت علیٰ الخیر'' (ہمیشہ اچھے کام کرتے رہنا) کی شاخیں یہ ہیں!

(۱) ترکِ فواحش!
(۲) اوچھے پن سے دوری!
(۳) گناہ سے بچنا!
(۴) یقین!
(۵) نجاتِ اخروی کی چاہت!
(۶) رحمٰن جلّ جلالہٗ کی اطاعت!
(۷) شیطان سے بچنا!
(۸) عدل کو قبول و تسلیم کرنا!
(۹) اور حق بات کہنا!
(۱۰) قرآن کریم (البرہان العظیم) کی عظمت کو تسلیم کرنا!

یہ وہ دس صفات و انواع ہیں جو عقلمند کو ''مداومت علیٰ الخیر'' کی وجہ سے حاصل ہوتی ہیں!

پس..... سعادت ہے اُس کے لئے جو آگے کے لئے سوچے اور قیامت کو یاد رکھے! اور (دنیا کے) فانی ہونے سے عبرت حاصل کرے!

اور "کراہیت شر" (شر سے بے زاری) کی شاخیں یہ ہیں!

(۱) وقار.....!
(۲) صبر.....!
(۳) کسی کی مدد و نصرت کا جذبہ!
(۴) واضح راستے پر استقامت!
(۵) صحیح راہ پر چلتے رہنا!
(۶) اللہ کی ذات پر ایمان!
(۷) اخلاصِ عمل و بے ریائی!
(۸) بے فائدہ کاموں کا ترک کر دینا!
(۹) (دوسروں کی) عزت و آبرو کا پاس و لحاظ کرنا!
(۱۰) اور نفع بخش و سودمند کاموں میں مشغول رہنا!

یہ وہ دس صفتیں ہیں جو صاحب عقل کو..... "شر سے کراہیت و بے زاری" کے طفیل حاصل ہوتی ہیں!.....!

سعادت ہے اُس کیلئے جو اللہ کے حق کو قائم کرے اور اللہ کے راستے سے متمسک رہے!

اور "ناصح کی اطاعت" سے یہ دس شاخیں نکلتی ہیں!

(۱) عقل کی قوت میں اضافہ!
(۲) نتائج و عواقب کی تعریف!
(۳) ملامت سے نجات!
(۴) قبولیتِ پند و نصیحت کا جذبہ!
(۵) کشادہ دلی!
(۶) انصاف!
(۷) خالص اور وہم سے پاک دل و عقل کا کمال!
(۸) مودّت! (جان و مال و آبرو قربان کر دینے کے جذبے والی محبت)

(۹)(نیک) کاموں میں آگے آگے رہنا!
(۱۰)اللہ کی اطاعت کے لئے قوت وطاقت!.....
پس...سعادت ہے اس شخص کیلئے جو ہوائے نفس کی پچھاڑ سے محفوظ اور سلامت رہ سکے!

تو یہ تمام وہ خصائل وصفات ہیں جو عقل کی وجہ سے پیدا ہوتی ہیں!!!
پھر شمعون راہب نے کہا کہ.....اچھا مجھے ''جاہل'' کی نشانیاں بتایئے!؟
تو جواب میں.....آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:
''جاہل'' کے ساتھ اُٹھو بیٹھو گے تو تمہیں تکلیف وآزار پہنچائے گا!
اور اگر تم اُس سے کنارہ کشی اختیار کرو گے تو تمہیں گالی دے گا یا برا بھلا کہے گا!
اور اگر تمہیں کچھ دے گا تو تم پر احسان جتائے گا!
اور اگر تم اُسے کچھ دو گے تو کفرانِ نعمت کرے گا اور احسان نہ مانے گا!
اور اگر تم اُسے کوئی راز کی بات بتاؤ گے تو خیانت کرے گا!
اور اگر وہ تمہیں کوئی راز کی بات بتائے گا.....تو تم پر تہمت بھی دھرے گا!
اور اگر امیر وتونگر ہو گیا تو سر پھرا ہو جائے گا، اترانے لگے گا اور سخت بدکلام و بدتمیز ہو جائے گا!

اور اگر غریب وفقیر ہو گیا تو اللہ کی نعمتوں کا انکار کرے گا.....اور گناہوں سے اجتناب واحتراز نہیں کرے گا!
خوشی کے عالم میں فضول خرچی کرے گا اور ظلم وگناہ کی ہر حد پھلانگ جائے گا!
اور اگر غمگین ہو گا تو مایوس وناامید ہو جائے گا!
اور اگر ہنسے گا تو بری طرح قہقہہ لگائے گا!

اور اگر روئے گا تو گائے بیل کی طرح ڈکرائے گا!

نیک لوگوں میں عیب نکالے گا یا ان کی غیبت کرے گا!

وہ اللہ سے محبت نہیں کرتا!

نہ وہ اللہ کو نگہبان سمجھتا ہے!

نہ وہ اللہ تعالیٰ سے شرم وحیاء کرتا ہے! اور نہ وہ اللہ تعالیٰ کو یاد کرتا ہے!

اگر تم اُسے خوش کرو گے تو وہ تمہاری ایسی اچھائیاں اور خوبیاں بیان کرے گا جو تم میں ہوں گی بھی نہیں!

اور اگر وہ تم سے ناراض ہو گیا یا تم پر غصہ ہوا تو تمہاری تعریف تو رہی ایک طرف وہ تمہاری وہ برائیاں بیان کر ڈالے گا جو تم میں ہوں گی بھی نہیں اور جاہل کی روش اور مزاج ایسا ہی ہوتا ہے!

شمعون راہب نے کہا کہ ''اسلام'' کی علامات اور نشانیاں بھی بتا دیجئے

تو آنحضرت محمد مصطفیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے ارشاد فرمایا!

اسلام کا مطلب.....!

ایمان، علم اور عمل ہے!

شمعون راہب نے پھر پوچھا، ایمان، علم اور عمل کی کیا علامات اور نشانیاں ہیں!؟

تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا:

ایمان کی چار (۴) نشانیاں ہیں.....!

ا.....اللہ کی وحدانیت کا اقرار.....!

۲.....اللہ کی توحید پر ایمان!(دل سے یقین)

۳.....اللہ کی بھیجی ہوئی کتابوں پر ایمان!

۴.....اللہ کے بھیجے ہوئے رسولوںؑ پر ایمان!

اور ''علم کی بھی چار (۴) علامات ہیں!

ا.....اللہ کے بارے میں جاننا!

۲.....اللہ کے چاہنے والوں (اولیاء اللہ) کے بارے میں جاننا!

۳.....اللہ کی طرف سے واجب کی گئی چیزوں (واجبات) کا علم!

۴.....فرائض خداوندی کو ان کی ادائیگی تک یاد رکھنا!

اور ''عمل'' کی بھی چار علامات ہیں

ا.....نماز.....!

۲.....روزہ.....!

۳.....زکوٰۃ.....!

۴.....اخلاص.....(بے ریائی) دکھاوے کے بغیر عمل!!

شمعون راہب نے کہا کہ.....پھر آپ مجھے ان چیزوں کی علامتیں اور نشانیاں بھی بتادیجئے!!؟

۱)	صادق	سچ بولنے والا
۲)	مومن	دل سے یقین کرنے والا
۳)	صابر	صبر کرنے والا
۴)	تائب	توبہ کرنے والا

۵)	شاکر	شکر ادا کرنے والا
۶)	خاشع	فروتنی اور انکسار کرنے والا
۷)	صالح	نیک عمل کرنے والا
۸)	ناصح	خیر خواہی کرنے والا
۹)	موقن	صاحب یقین۔۔!
۱۰)	مخلص	عمل بے ریائی سے کرنے والا
۱۱)	زاہد	پرہیزگار شخص
۱۲)	بارّ	نیکوکار شخص
۱۳)	تقی	پارسا۔۔۔۔!
۱۴)	متکلف	بناوٹ کرنے والا
۱۵)	ظالم	ستمگار
۱۶)	مرائی	دکھاوا کرنے والا
۱۷)	منافق	منافقت کرنے والا
۱۸)	حاسد	حسد کرنے والا
۱۹)	مسرف	فضول خرچی کرنے والا
۲۰)	غافل	عمل میں غفلت برتنے والا
۲۱)	خائن	امانت میں خیانت کرنے والا
۲۲)	کسلان	سست و کاہل شخص
۲۳)	کذاب	بہت جھوٹ بولنے والا
۲۴)	فاسق	بدکار

تو آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیان کرنا شروع کیا.....!

"صادق" کی چار (۴) نشانیاں ہیں کہ

۱.....جب بولتا ہے سچ بولتا ہے!

۲.....اللہ کے وعدے (جزاء کی اُمید) اور وعید (سزا کے خوف) پر ایمان رکھتا ہے! (یعنی جنت و دوزخ کے وجود کو سچ سمجھتا ہے)

۳.....اپنے کیئے ہوئے عہد و پیان کو پورا کرتا ہے!

۴.....عہد شکنی اور خیانت سے پرہیز کرتا ہے!

اور "مومن کی نشانیاں یہ ہیں کہ.....

۱.....وہ مہربانی کرتا ہے!

۲.....بات کو سمجھتا ہے!

۳.....اور حیاء کرتا ہے!

اور "صابر" شخص کی چار نشانیاں ہیں!

۱.....ناپسندیدہ باتوں پر صبر!

۲.....نیک کاموں کو کرنے کا عزم صمیم!

۳.....تواضع اور فروتنی!

۴.....حلم و بردباری.....!

اور "تائب" کی چار (۴) نشانیاں یہ ہیں

۱.....اپنے عمل کا خالصتاً اللہ کی خاطر کرنا.....!

۲..... باطل کو چھوڑ دینا!

۳.....حق پر جمے رہنا!

۴.....نیکی کے کاموں کا شوق رکھنا.....!

اور "شاکر" کی چار (۴) علامتیں یہ ہیں

۱.....نعمتوں کا شکر!

۲.....مصیبتوں پر صبر!

۳.....اللہ کی تقسیم سے راضی رہنا!

۴.....اللہ کے سوا کسی اور کی تعظیم نہ کرنا!

اور "خاشع" کی چار (۴) نشانیاں یہ ہیں!

۱.....اللہ تعالیٰ کو سب کے سامنے اور تنہائی میں حاضر و ناظر سمجھنا!

۲.....نیک کاموں کو انجام دینے پر تیار رہنا.....!

۳.....روزِ قیامت کے حساب کے بارے میں فکرمند رہنا!

۴.....اللہ تعالیٰ سے مناجات و دُعا کرتے رہنا.....!

اور "صالح" شخص کی علامات بھی چار (۴) ہیں

۱.....دل کو پاک و صاف رکھتا ہے!

۲.....اپنے عمل کی اصلاح کرتا رہتا ہے!

۳.....اپنے کسب و معاش کو بہتر و نیک بناتا ہے!

۴.....اور اپنے تمام کاموں اور اُمور کی اصلاح کرتا رہتا ہے!

اور ''ناصح'' کی چار (۴) علامتیں یہ ہیں!

۱.....حق کا فیصلہ کرتا ہے!

۲.....اپنی جانب سے لوگوں کا حق ادا کر دیتا ہے!

۳.....لوگوں کے لئے وہی پسند کرتا ہے جسے اپنے لئے پسند کرتا ہے!

۴.....کسی پر.....دست درازی و تعدی نہیں کرتا!

اور ہاں..... ''موقن'' (صاحب یقین) کی علامات چھ (۶) ہیں!

۱.....اللہ کے حق پر ہونے کا یقین کر لیا تو اُس پر ایمان لے آیا!

۲.....موت کے برحق ہونے کا یقین کر لیا تو اُس سے ڈرنے لگا!

۳.....موت کے بعد جی اُٹھنے پر یقین آیا تو (روزحشر کی) رسوائی سے ڈرنے لگا!

۴..... جنت کے وجود کا یقین ہوا تو اُس کا مشتاق ہو گیا.....!

۵.....آتش دوزخ (کے حق ہونے) کا یقین ہوا تو اُس سے نجات و رستگاری کی کوشش کرنے لگا!

۶.....اُس نے یوم حساب کا یقین کر لیا تو.....اپنے نفس کا محاسبہ کرنے لگا!

اور ''مخلص'' کی چار (۴) نشانیاں ہیں!

۱.....قلب سلیم کا مالک ہوتا ہے!

۲.....اُس کے اعضاء و جوارح (گناہوں سے) محفوظ و سالم رہتے ہیں!

۳.....اپنی صلاحیتوں کو اُمور خیر میں صرف کرتا ہے!

۴.....اپنے ''شر'' کو روک لیتا ہے (اور کسی کو تکلیف نہیں پہنچاتا!).....!

اور ''زاہد'' و پرہیزگار شخص کی دس (۱۰) علامات یہ ہیں!

۱.....حرام چیزوں سے پرہیز کرتا ہے!

۲.....اپنے نفس پر قابو رکھتا ہے!

۳.....اپنے رب کی جانب سے عائد کردہ فرائض کو بجالاتا رہتا ہے!

۴.....اگر ''زاہد'' شخص کسی کا غلام ہو تو اپنے آقا کا اطاعت گزار ہوتا ہے!

۵.....اگر ''زاہد'' کسی کا مالک ہو تو کاروبارِ ملکیت بہ طریقِ احسن چلاتا ہے!

۶.....متعصب اور نسل پرست نہیں ہوتا!

۷.....کسی سے کینہ نہیں رکھتا، جو اس سے برائی کرتا ہے یہ اُس سے بھی اچھائی کرتا ہے!

۸.....یہ اُسے بھی نفع پہنچاتا ہے جو اُسے نقصان پہنچا دیتا ہے!

۹.....اور جس نے اس پر ظلم و ستم روا رکھا ہو، یہ اُسے بھی معاف کر دیتا ہے!

۱۰.....اللہ کے حق کی خاطر اپنے سر کو جھکا دیتا ہے!

اور ''بارّ'' یعنی نیکوکار شخص کی بھی دس (۱۰) نشانیاں ہیں!

۱.....دوستی اور دشمنی اللہ کی خاطر کرتا ہے!

۲.....اللہ کی خاطر ملتا ہے! اور

۳.....اللہ کی خاطر جدا ہوتا ہے!

۴.....غصہ اور غضب اللہ کی خاطر کرتا ہے!

۵.....راضی اور خوش اللہ کی خاطر ہوتا ہے!

۶.....ہر عمل اللہ کی خاطر کرتا ہے!

۷.....خدا کی طلب اور اس کی تلاش میں رہتا ہے!

۸.....عاجزی وانکساری اللہ کی خاطر کرتا ہے!

۹.....حالانکہ وہ پہلے ہی خوف زدہ، اللہ کا ڈرایا ہوا، پاکیزہ جسم ودل کا مالک، اپنی ذمہ داریوں کو واجب ولازم جاننے والا، اور ہوشیار ہوتا ہے!

۱۰.....احسان اور کسی کے ساتھ اچھا برتاؤ، اللہ تعالیٰ کی خاطر کرتا ہے!

اور ''تقی'' کی علامتیں چھ (۶) ہیں!

۱.....وہ خدا سے ڈرتا ہے!

۲.....اللہ کی گرفت، پکڑ سے بچتا ہے!

۳.....صبح وشام ایسے گزارتا ہے جیسے وہ اللہ کو دیکھ رہا ہو!

۴.....دنیا کی اس کے نزدیک کوئی اہمیت ہی نہیں ہوتی!

۵.....دنیا کی کوئی شئے اس کے نزدیک عظمت نہیں رکھتی!

۶.....اور ایسا اس کے حسنِ خلق کی وجہ سے ہوتا ہے!

اور ''متکلف'' بناوٹ اور تکلف کرنے والے شخص کی نشانیاں چار (۴) ہیں!

۱.....غیر متعلق چیزوں کے بارے میں بحث وجدال کرتا ہے!

۲.....اپنے سے بالا دست شخص سے لڑتا جھگڑتا ہے!

۳.....جہاں اس کا ہاتھ نہیں پہنچتا وہ چیز بھی لینے کی کوشش کرتا ہے!

۴.....جو چیزیں اسے نجات وفائدہ نہیں دلواسکتیں یہ ان میں مصروف رہتا ہے!

اور ''ظالم'' کی چار (۴) نشانیاں ہیں!

۱.....اپنے سے مافوق اور بالادست کی نافرمانی کر کے ظلم کرتا ہے!

۲.....اپنے زیردست پر زور اور زبردستی سے مسلّط ہو جاتا ہے!

۳.....حق سے دشمنی رکھتا ہے!

۴.....ظلم علی الاعلان کرتا ہے.....!

اور ''ریاکار'' (مُرائی) کی چار (۴) نشانیاں ہیں!

۱..... جب اس کے پاس کوئی ہوگا تو اُس کے سامنے، اپنے آپ کو.....اللہ کی خاطر کام کرنے کا.....بہت شوقین ظاہر کرے گا!

۲.....اور تنہا ہوگا تو سُست پڑا رہے گا.....!

۳.....ہر کام میں اپنی تعریف سننے کا بڑا حریص وشوقین ہوگا!

۴.....اپنی ظاہری حالت و ہیئت، شکل و شمائل کو اچھا بنانے میں بڑی محنت و مشقت کرتا ہے!

اور ''منافق'' کی چار (۴) نشانیاں ہیں!

۱.....وہ اندر سے فاجر وگنہ گار ہوتا ہے!

۲.....اُس کی زبان اُس کے دل کی مخالف ہوتی ہے!

۳.....اُس کا قول وگفتار اُس کے فعل و کردار کے مخالف ہوتا ہے!

۴.....اُس کا اندر اُس کے باہر کا مخالف ہوتا ہے!

۵.....اور جہنم میں منافق کے لیے ''وَیْلٌ'' (جہنم کی ایک وادی) ہے!

اور ''حاسد'' کی چار (۴) علامتیں ہیں!

۱.....غیبت: پیٹھ پیچھے کسی کی برائی کرنا.....!

۲.....تملق: چاپلوسی.....کسی کے منہ پر اس کی خوشامد کرنا!

۳.....شماتت بالمصیبۃ: کسی کو مصیبت میں دیکھ کر خوش ہونا!

۴.....نوٹ: چوتھی علامت اصل کتاب میں تحریر ہونے سے رہ گئی ہے!

اور ''مسرف'' فضول خرچ کی چار (۴) نشانیاں ہیں!

۱..... باطل اور فضول باتوں پر فخر کرتا ہے!

۲.....کھانا وہ کھاتا ہے جو اس کے پاس ہوتا نہیں! (مگر ادھار، قرض کر کے بھی شاندار کھانے کھاتا ہے)

۳.....نیک کام سے بچتا ہے!

۴..... ہر اُس کام سے انکار کر دیتا ہے جو اس کے لئے نفع بخش وسود مند نہ ہو!

اور ''غافل'' کی چار (۴) علامتیں ہیں!

۱.....دل کا اندھا ہونا!

۲.....بھلکو ہونا (سہو ہونا)!

۳.....لہو ولعب میں مشغول رہنا!

۴..... بالکل ہی بھول جانا.....!

اور ''کسلان'' (سُست) کی چار (۴) علامات ہیں!

۱.....کسی کام میں سستی اتنی کرے گا کہ کوتاہی ہو جائے!

۲.....اور کوتاہی اتنی کرے گا کہ (وقت) ضائع ہو جائے!

۳.....اور (وقت) اتنا ضائع کرے گا کہ بے قرار اور تنگدل ہو جائے!

۴.....اور تنگدل اور بے قرار اتنا ہوگا کہ.....گناہ گار (مردہ دل) ہو جائے!

اور ''کذاب'' کی نشانیاں چار (۴) ہیں!

۱.....جب بولے گا تو جھوٹ بولے گا!

۲.....اگر کوئی بات اس کے بارے میں کہی جائے تو اس کی تصدیق نہیں کرے گا!

۳.....چغل خوری.....کرتا رہے گا!

۴.....دوسروں پر بہتان لگاتا رہے گا!!

اور ''فاسق'' کی بھی چار (۴) نشانیاں ہیں!

۱.....کھیل کود میں پڑے رہنا!

۲.....بے ہودہ گفتگو اور کاموں میں مشغول رہنا!

۳.....ظلم وستم میں حد سے گزر جانا.....!

۴.....بہتان تراشی کرنا.....!

اور ''خائن'' کی چار (۴) علامات ہیں!

۱.....خدائے رحمٰن کی حکم عدولی وعصیان!

۲.....ہمسایوں کو اذیت وتکلیف پہنچانا!

۳.....اپنے ساتھیوں سے بغض رکھنا!

۴.....اور ظلم وگناہ (میں حدِ افراط) کے قریب ہونا!

اب شمعون نے کہا کہ آپ نے مجھے شفا دے دی، میرے اندر کے نابینا پن کو بصارت عطا کر دی!!! اب آپ مجھے وہ طریقے اور راستے بتا دیں کہ جن کے وسیلے سے مجھے ہدایت حاصل ہو سکے!!! تو آنحضور صلی اللہ

علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ اے شمعونؑ! جن وانس میں سے کچھ دشمن تمہاری تلاش میں ہیں اورتم سے اس لئے جنگ کر رہے ہیں کہ تم سے تمہارا دین چھین سکیں!

تمہارے وہ دشمن جو انسانوں میں سے ہیں تو اُن کے لئے آخرت میں تو کوئی حصہ نہیں ہے اور جو کچھ اللہ کے پاس ہے اُس میں انہیں کوئی رغبت بھی نہیں ہے! ان کی تو ساری ہمت اور کوشش بس یہی ہوتی ہے کہ وہ لوگوں کو ان کے اعمال پر شرمندہ کرتے رہیں! لیکن ان کو خود تو شرم آتی نہیں!! اور یہ خود تو اپنے (برے) اعمال سے پرہیز و اجتناب کرتے نہیں! اگر یہ تمہیں نیک اور صالح پائیں گے تو تم سے حسد کریں گے، اور فوراً کہہ دیں گے کہ یہ تو ریا کار ہے دکھاوا کرتا ہے!

اور اگر وہ تمہیں ذرا بھی خراب یا بگڑا ہوا پائیں گے تو کہہ دیں گے کہ" اس میں تو کوئی اچھائی ہے ہی نہیں!" اور تمہارے وہ دشمن جو" جنوں" میں سے ہیں وہ" ابلیس" اور اس کا لاؤ لشکر ہیں! جب ان میں سے کوئی تمہارے پاس آئے اور کہے کہ ..... تمہارا بیٹا مر گیا ہے!! تو۔ تم کہہ دینا زندہ لوگ اسی لئے پیدا کئے گئے ہیں کہ انہیں موت آجائے! اور یوں، میرے جسم کا ایک ٹکڑا جنت میں داخل ہو گیا ہے، اور یقیناً یہ امر (میرے بیٹے کا بعد مرگ جنت میں جانا) میرے لیے خوشی اور مسرت کا باعث ہے!

اور جب کوئی آئے اور کہے کہ تمہارا مال و متاع تو برباد اور ضائع ہو گیا!! تو کہہ دینا کہ تمام تعریفیں اُسی اللہ کے لیے ہیں، جس نے خود ہی، مال دیا اور خود ہی، مال لے لیا! اور مجھ پر سے زکوۃ کو ختم کر دیا (جو مال دار ہونے کے سبب مجھے لاگو ہوتی!) اور اب مجھ پر کوئی زکوۃ واجب نہیں!

اور جب ان میں سے کوئی تمہارے پاس آکر تم سے کہے کہ لوگ تم پر ظلم کر رہے ہیں اور تم (جواباً) ان پر ظلم نہیں کرتے؟ تو تم اُن سے کہہ دینا کہ وہ لوگ جو لوگوں پر ظلم

کرتے ہیں، ان کے مواخذے کا ایک دن ہے! اور وہ۔قیامت کا دن ہے اور ہاں نیکوکار پر مواخذے کی کوئی راہ ہے ہی نہیں!

"وما علیٰ المحسنین من سبیل"

اور کوئی آ کر تم سے کہے کہ تم کتنا احسان اور بخشش کرتے ہو!!

تو وہ (درحقیقت اس تعریف وتوصیف کے ذریعہ) تمہیں خود پسندی اور غرور میں مبتلاء کرنا چاہتا ہے!! تم اس سے کہہ دو کہ میری برائیاں میری اچھائیوں سے کہیں زیادہ ہیں! اور جب کوئی تم سے کہے کہ بہت ہی نمازی آدمی ہو! تو کہہ دینا کہ میرے غفلتیں اور لاپرواہیاں میری نمازوں سے کہیں زیادہ ہیں!

اور تم سے جب کوئی آ کر کہے کہ تم، لوگوں کو کتنی عطا و بخشش کرتے ہو!! تو جواب میں کہہ دینا کہ میں لوگوں سے جو کچھ لیتا ہوں وہ اُس سے بہت زیادہ ہے جو میں دیتا ہوں! اور جب کوئی تم سے آ کر کہے کہ تم پر کتنے زیادہ لوگ ظلم کر رہے ہیں!! تو اُسے کہہ دینا کہ جن پر میں نے ظلم کیا ہے وہ لوگ (تعداد میں) بہت زیادہ ہیں!

اور جب تمہارے پاس آ کر کوئی تم سے کہے کہ کتنا عمل کرو گے!؟ تو کہہ دینا کہ۔۔۔ جتنا طویل عرصہ میری نافرمانی اور عصیان کا ہے!

اور جب کوئی تمہارے پاس آ کر تم سے کہے کہ شراب پی لو! تو اُسے کہہ دو کہ میں گناہ و معصیت کا ارتکاب نہیں کروں گا!!

اور جب کوئی تمہارے پاس آ کر تم سے کہے کہ کیا تمہیں دنیا سے محبت نہیں ہے؟؟ تو کہہ دینا کہ میں اس سے محبت نہیں کرتا اور تو اس (دنیا) کے ذریعے، میرے علاوہ کسی اور کو فریب دے!

اے شمعونؑ! نیکوں کے ساتھ گھل مل جاؤ.....اور یعقوبؑ، یوسفؑ اور داؤد علیہم

السلام ایسے نبیوں کی پیروی واتباع کرو!!

اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب ''زیرِ زمین دنیا'' کو خلق کیا تو وہ خود پر فخر کرنے لگی اور جوش میں آ کر کہنے لگی کون ہے جو مجھ پر قابو پائے!

تو اللہ تعالیٰ نے زمین (کے بیرونی حصہ) کو خلق فرمادیا جو ''زیرِ زمین دنیا'' کی پشت پر سطح بن کر سوار ہوگئی تو یوں ''زیرِ زمین دنیا'' ذلیل وخوار ہوگئی!! پھر ''زمین'' فخر و ناز کرنے لگی اور کہنے لگی مجھ پر کون غالب آ سکتا ہے؟

تو اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو پیدا کر دیا اور انہیں زمین کی پشت پر میخوں کی طرح گاڑ دیا، تاکہ زمین پر جو کچھ ہے وہ ہلنے جلنے اور لرزنے سے رک جائے! تو اس طرح زمین ذلیل وخوار ہوگئی اور سکون وقرار پاگئی!! پھر کچھ دیر بعد پہاڑ زمین کے مقابلے میں فخر کرنے لگے اور بلند و بالا ہو کر کچھ زیادہ ہی غرور سے کہنے لگے کہ ہم پر کون غالب آئے گا؟؟؟

تو اُس نے ''لوہا'' پیدا کر دیا! جس نے پہاڑ کو بھی کاٹ ڈالا اور یوں پہاڑ بھی ذلیل ہوئے! پھر لوہے نے پہاڑ کے مقابلے میں فخر وغرور شروع کر دیا اور کہنے لگا مجھ پر کون غالب آ سکتا ہے؟

تو اُس نے ''آگ'' پیدا کر دی جس نے لوہے کو پگھلا کر رکھ دیا! سو، یوں ''لوہا'' بھی ذلیل وخوار ہوگیا! پھر ''آگ'' شعلے بھڑکاتے ہوئے آوازیں نکالنے لگی اور اونچی ہوتی گئی اور کہنے لگی..... کہ مجھ پر کون سی شئے غالب آ سکتی ہے؟؟

تو اُس نے ''پانی'' کو خلق کر دیا جس نے آگ کو بجھا دیا! سو یوں ''آگ'' بھی ذلیل ہوئی!!! اب ''پانی'' فخر سے اکڑنے اور ٹھاٹیں مارنے لگا کہنے لگا مجھ پر کون غلبہ پا سکے گا؟؟

تو اُس خدائے بزرگ و برتر نے ''ہوا'' کو پیدا کر دیا جس نے پانی کی لہروں اور موجوں کو ہلا اور گھما کر رکھ دیا اور جو پانی کی گہرائیوں میں تھا اُس کو باہر نکال پھینکا اور اس کی روانی اور بہاؤ کو قابو میں کرلیا تو ''پانی'' بھی ذلیل ہو گیا!!

پھر ہوا یوں کہ ہوا کے دماغ میں بھی ہوا بھر گئی اور غرور میں آ کر طوفان مچا دیا۔ کہنے لگی، مجھ پر کون قابو پا سکتا ہے؟؟

تو فوراً ہی اللہ تعالیٰ نے ''انسان'' کو خلق فرمادیا اور انسان نے ہوا سے بچاؤ (اور اس پر قابو پانے) کے لئے وہ چیزیں، عمارات بنائیں اور وہ حیلے اور ترکیبیں، اختیار کیں جن سے ہوا کو لگام ڈال دی اور یوں ''ہوا'' بھی ذلیل و مطیع ہوگئی۔۔!

اور پھر ''انسان'' نے سرکشی کی ٹھانی۔ اور کہنے لگا، ''کون ہے جو قوت و طاقت میں مجھ سے زیادہ ہو؟ تو اللہ تعالیٰ نے ''موت'' پیدا کر دی! جو انسان (کی حیات) پر غالب آ گئی!

اور کچھ عرصے بعد ''موت'' بھی اپنے دل میں فخر کرنے لگی تو اللہ تعالیٰ عزوجل نے فرمایا اکڑ مت! فخر نہ کر! میں تجھے دو (۲) گروہوں، اہل جنت اور اہل جہنم کے درمیان ذبح کرنے والا ہوں پھر میں تجھے کبھی زندہ بھی نہ کروں گا تو، موت خوفزدہ ہوگئی!!

پھر کچھ دیر بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

حلم، غصہ پر غلبہ پالیتا ہے!

مہربانی، ناراضگی پر غلبہ پالیتی ہے!

اور صدقہ، خطا اور (عمداً کیئے ہوئے) گناہ پر بھی غالب آ جاتا ہے!!

آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم
کا ہدایت نامہ: مُعاذ بن جبلؓ کے لئے
جب اُن کو آنحضرتؐ نے یمن والوں کی طرف بھیجا تھا

اے معاذ! یمن کے لوگوں کو کتاب اللہ کی تعلیم دینا اور ان کی تربیت، اخلاقِ صالحہ کو بنیاد بنا کر، بہتر انداز میں کرنا اور لوگوں کو وہ چاہے اچھے ہوں یا برے ان کے مقام و مرتبے کے مطابق قدر و منزلت دینا!

اُن کے درمیان اللہ کے حکم کو نافذ کرنا! اور امر الٰہی کے نفاذ یا بیت المال کے بارے میں کسی خوف و ہراس کا شکار نہ ہونا! (کسی کا لحاظ مت کرنا)..... اس سلسلے میں نہ تو تمہارا کوئی ذاتی حکم چلے گا اور نہ بیت المال کا مال تمہارا ذاتی مال ہے!

امانت (بیت المال کے مال) کو ان کے (مستحق) لوگوں تک پہنچا دو چاہے وہ تھوڑی ہو یا زیادہ!

ایسا موقع، جہاں تمہیں حق کا دامن چھوڑنا پڑے اس موقع کے علاوہ، تم پر عفوو درگزر اور نرم رویہ لازم ہے ورنہ، جاہل لوگ کہہ دیں گے کہ تم نے نرم رویے کی وجہ سے حق کو چھوڑ دیا!

تم اپنے کارکنوں سے ہر اُس امر کے بارے میں معذرت کر لینا..... جس کی وجہ

سے تمہیں کسی عیب لگنے کا خدشہ یا خوف ہوتا کہ وہ لوگ تمہیں معذور سمجھیں.....!

دورِ جاہلیت کے تمام رسوم وقوانین کو موت کے گھاٹ اُتاردو سوائے اُن کے جن کی اسلام نے بھی اجازت دے دی ہے! اسلام کی ہر بات اور امر کو ظاہر کرو چاہے چھوٹا ہو یا بڑا! تمہارے نزدیک ''نماز'' سب سے زیادہ اہم ہونا چاہئے اس لئے کہ نماز اقرار دین کے بعد اسلام کی چوٹی کا (بلندترین) رکن ہے!

اور لوگوں کو ''اللہ'' اور ''روزِ آخرت'' کے بارے میں یاد دلاتے رہنا! اور وعظ و نصیحت کرتے رہنا کہ تمہارا موعظہ ان لوگوں کو اس عمل کے لئے قوت وطاقت فراہم کرتا رہے گا جس عمل کو اللہ پسند فرماتا ہے! پھر اُن میں ''معلمین'' کو پھیلا دینا! (تاکہ وہ اُن کی صحیح تربیت کرتے رہیں)

اور اللہ کی عبادت و پرستش کرتے رہنا کہ تمہیں لوٹ کر اُسی کے پاس جانا ہے۔ اور اللہ (کی اطاعت) کے بارے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت وسرزنش سے نہ ڈرنا!

<u>اور (اے معاذ) میں تمہیں حکم دیتا ہوں</u>

تقویٰ کا،	ہمسائے کا خیال رکھنے کا،
سچ بولنے کا،	یتیم پر رحم کھانے کا،
عہد پورا کرنے کا،	حسنِ عمل کا،
امانت ادا کرنے کا،	اُمید وآرزو کوتاہ رکھنے کا،
خیانت نہ کرنے کا،	آخرت کو پسند کرنے کا،
نرم لہجے میں بات کرنے کا،	حسابِ آخرت سے ڈرنے کا،
سلام میں پہل کرنے کا،	ایمان پر لازم (وقائم) رہنے کا،

قرآن میں خوب غور وفکر کرنے کا،
غصے کو پی جانے کا اور فروتنی وانکسار کا!!

اور (اے معاذ!) بچو.....!

کسی مسلمان کو گالی دینے سے،
یا کسی گناہ گار کی فرمانبرداری سے،
یا کسی امام عادل کی نافرمانی سے،
یا کسی سچے کو جھٹلانے سے،
یا کسی جھوٹے کو سچا ماننے اور اس کی تصدیق کرنے سے!!
اور اپنے رب کا ذکر، ہر شجر وحجر کے پاس کیا کرو!
ہر گناہ کے لئے تازہ توبہ کیا کرو!
پوشیدہ گناہ کے لئے پوشیدہ توبہ!
اور علانیہ گناہ کے لئے علانیہ توبہ!

اے معاذ! اگر مجھے پتہ نہ ہوتا، کہ اب قیامت تک ہماری تمہاری ملاقات نہ ہو سکے گی تو میں، اس وصیت نامے و ہدایت نامے کو چھوٹا کر دیتا! لیکن مجھے پتا ہے کہ اب ہم کبھی ایک دوسرے سے مل نہ سکیں گے تو اس لئے پھر سمجھ لو! کہ میرے لئے تم لوگوں میں سب سے زیادہ محبوب و پسندیدہ شخص وہی ہے، جو مجھ سے (دوبارہ) ملے تو اُسی حال میں ملے جس میں وہ مجھ سے جُدا ہوا ہے!!!

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے کلام سے ایک اور انتخاب!

ہر چیز کا کوئی نہ کوئی شرف ہوتا ہے اور کسی نشست یا مجلس کا شرف ان کا قبلہ رخ ہونا ہے! جو شخص چاہتا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ عزت والا ہو، تو اُسے تقویٰ اختیار کرنا چاہئے!

جو شخص چاہتا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ طاقتور ہو تو اُسے اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ کرنا چاہئے!

جو چاہتا ہے کہ لوگوں میں سب سے زیادہ دولت مند ہو تو اُسے اپنے پاس موجود دولت وثروت سے زیادہ اعتماد اُس دولت پر ہونا چاہئے جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے!

پھر آنحضورؐ نے فرمایا.....

''کیا میں تمہیں لوگوں میں سے بدترین کے بارے میں نہ بتادوں؟''

تو حاضرین مجلس نے کہا! کیوں نہیں یارسول اللہؐ، ضرور فرمائیے

تو آنحضورؐ نے فرمایا وہ شخص جو تنہا سفر کرے اور عطا و بخشش سے اپنا ہاتھ روک لے! اور جو اپنے غلام کو کوڑے مارے!

پھر آنحضورؐ نے فرمایا کیا میں اس سے بھی بدتر کے بارے میں بتاؤں؟

تو سب نے کہا، جی ہاں! یارسول اللہؐ!

تو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
''وہ شخص (پہلوں سے بھی زیادہ بدترین ہے) جو کسی کی لغزش و خطا کو معاف نہ کرے! اور کسی کی معذرت قبول نہ کرے!''

پھر آنحضورؐ نے فرمایا کیا ان سے بھی زیادہ بدترین کے بارے میں بتاؤں؟

تو سب نے کہا، جی ہاں! یا رسولؐ اللہ!
تو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:
''وہ شخص کہ جس سے خیر کی اُمید ہی نہ رکھی جا سکے! اور جس کے شر سے امان نہ مل سکے!''

پھر آنحضورؐ نے فرمایا کیا ان سے بھی زیادہ بدترین کے بارے میں بتا دوں؟....

تو سب نے عرض کیا ضرور ارشاد فرمایئے یا رسولؐ اللہ!.....
تو آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:
''وہ شخص جو لوگوں سے بغض و دشمنی رکھے اور لوگ بھی اُس سے بغض و دشمنی رکھیں!

پھر آپ نے سلسلۂ کلام جاری رکھتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ.....:
حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام بنی اسرائیل کے سامنے تقریر کرنے کے لئے کھڑے ہوئے تو کہا کہ جاہلوں کے سامنے عقل و حکمت کی باتیں نہ کرو کیوں کہ اس طرح تم اُن پر ظلم کرو گے! اور عقل و حکمت کی باتوں کو اُن کے اہل اور سمجھدار لوگوں سے مت روکو! ورنہ تم اُن (اہل عقل و حکمت) پر ظلم کرو گے! اور کسی ظالم کی مانند نہ بنو! ورنہ تمہاری

فضیلت ضائع اور برباد ہو جائے گی!

اے بنی اسرائیل.....! تمام اُمور تین طرح کے ہوتے ہیں!

۱) وہ اَمر کہ جس کی درستی ظاہر ہو تو اس پر بے شک عمل کرلو!

۲) وہ اَمر کہ جس کی گمراہی ظاہر ہو! تو ایسے کام سے اجتناب کرو!

۳) وہ اَمر کہ جس میں اختلاف (رائے) ہو تو اُس کو اللہ تعالیٰ کی طرف پلٹا دو! (یعنی اُس کے بارے میں حکم خدا تلاش کرو!)''

حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام کی تقریر کے حوالے کے بعد آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوبارہ اپنے سلسلۂ کلام کو جوڑتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ:

''اے لوگو! (زندگی کے سفر کی راہ میں) تمہارے لئے نشانِ راہ ہیں تم اُن کے سہارے راہ طے کرتے رہو! اور تمہاری ایک منزل (آخرت) ہے، تو (انہی نشانات کے وسیلے) سے تم اپنے آپ کو اس منزل تک (سلامتی کے ساتھ) پہنچاؤ! یقیناً ''مومن'' دو (۲) قسم کے خوف و ہراس کے درمیان زندگی بسر کرتا ہے۔

۱) عمر کا وہ حصہ جو وہ گزار چکا ہے اُس کے بارے میں وہ ڈرتا رہتا ہے کہ نہ جانے اللہ تعالیٰ اس کے بارے میں کیا فیصلہ دینے والا ہے (خطائیں بخش دے گا یا سزا دے گا)

۲) اور عمر کا وہ حصہ جو ابھی باقی ہے اُس کے بارے میں ''مومن'' اس خوف کا شکار رہتا ہے کہ نہ جانے اللہ تعالیٰ کی قضا و قدر نے (مستقبل کے بارے میں) کیا فیصلہ کیا ہے؟ (صراطِ مستقیم پر قائم رہوں گا یا بھٹک جاؤں گا.....!)

تو بہرحال بندۂ خدا کو اپنے پاس سے ہی (توشہ) لے لینا چاہئے:

اپنی دنیا سے اپنی آخرت کے لئے!

اپنی جوانی سے بڑھاپے سے پہلے!

اور اپنی زندگی سے موت سے پہلے!

اور قسم ہے اُس ذات کی! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے!(یہ بات طے شدہ ہے) کہ مرنے کے بعد گلے شکوے کی کوئی گنجائش نہیں! اور دنیا کے بعد ٹھکانہ یا تو جنت ہوگا یا جہنم!!!''

(یعنی جو کچھ بندۂ مومن، اُخروی زندگی میں سکون سے رہنے کے لئے نیک اعمال کی شکل میں توشہ یا زادِ آخرت جمع کر سکتا ہے وہ اُسے دُنیاوی زندگی ہی میں کر لینا چاہئے کہ مرنے کے بعد گلے شکوے کی گنجائش باقی نہیں رہتی!)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی یاددہانی!
علم، عقل اور جہالت کے بارے میں.....

آنحضورؐ نے فرمایا کہ:علم سیکھو! کیونکہ علم سیکھنا یقیناً اچھا کام ہے،اور ایک دوسرے کوعلم کا درس دینا، اللہ تعالیٰ کی ''تسبیح'' (یعنی اس کی پاکیزگی وتنزیہ کا بیان) ہے اورعلم کی تلاش وجستجو'' جہاد'' ہے!

اور بے علم کوتعلیم دینا'' صدقہ'' ہے.....!

اُن کوعلم کی عطا وبخشش جواس کے اہل ہیں، اللہ تعالیٰ سے تقرّب کا ذریعہ ہے اس لئے کہ'' علم'' حلال وحرام جاننے کا آلہ (ووسیلہ) ہے!

اورعلم طالب علم کو جنت کی راہوں پر لئے جاتا ہے اورتنہائی میں اُس کا مونس و دمساز ہے! اور عالمِ مسافرت میں اُس کا ساتھی ہوتا ہے! اور اُس کوخوش حالی کا راستہ دکھلاتا ہے! اوردشمنوں سے مقابلے کے لئے اُس کا اسلحہ اورہتھیار ہے!

اورعلم (خالص اور کھرے) دوستوں کی زینت ہے! اور اللہ تعالیٰ علم کے ذریعے ہی سے'' کچھ لوگوں'' کو رفعت و بلندی عطا فرماتا ہے! اور اُن کو اُمورِ خیر کے لئے'' امام'' بناتا ہے کہ اُنکی پیروی کی جائے اور'' اُن کے عمل'' کو (نمونۂ عمل کے طور پر) پیش نگاہ رکھاجائے.....! اور'' اُن کے آثار'' (واحادیث) سے استفادہ کیا جائے! اوروہ ایسی'' ہستیاں'' ہیں کہ فرشتے جن سے دوستی کے لئے راغب (اورمشتاق ہوتے) ہیں!

اس لئے کہ یقیناً ''علم'' (مردہ) دلوں کے لئے زندگی! اور ''نابیناپن'' سے چھٹکارا دِلا کر، نورِ بصارت عطا کرنے والا! اور ''ضُعف'' سے چھٹکارے کے لئے بدنوں کو قوت و طاقت فراہم کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ ...''صاحبِ علم کو'' (اپنے دوستوں اور) ''اَحِبّاء کا مقام'' و مرتبہ عطا کرتا ہے! اور دنیا و آخرت میں'' اُس کو'' نیکوں کی ہم نشینی کا موقع فراہم کرتا ہے! اور علم کے وسیلے، اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرماں برداری کی جاتی ہے! اور اس کی عبادت کی جاتی ہے!

علم ہی کے ذریعے، اللہ کی معرفت اور اس کی پہچان ہوتی ہے اور اس کی توحید کا، اقرار کیا جاتا ہے! اور اسی (علم) کے سہارے ہی، رشتے ناطے جوڑے جاتے ہیں اور حلال و حرام کو پہچانا جاتا ہے!

اور ''علم''، ''عقل'' کا امام و پیشوا ہے! اللہ تعالیٰ عقل، نیک بختوں کو عطا کرتا ہے! اور بدبختوں کو عقل سے محروم رکھتا ہے! ''عقلمند'' کی صفت یہ ہے کہ:

۱۔ وہ جاہلانہ طرزِ عمل کے مقابلے میں بردباری کا برتاؤ کرتا ہے اور عقلمند اپنے اُوپر ظلم کرنے والے سے بھی درگزر کرتا ہے!

۲۔ اپنے زیردستوں سے انکسار سے پیش آتا اور اپنے بالا دستوں سے نیک کاموں کے سلسلے میں سبقت حاصل کر لیتا ہے!

۳۔ وہ بولنے سے پہلے (خوب) سوچ (سمجھ) لیتا ہے!

۴۔ پس اگر بولنا اچھا ہوگا تو بولے گا سو، فائدہ پائے گا!

۵۔ بولنا اگر برا ہوگا تو چپ رہے گا اور (اس وجہ سے برائیوں سے) محفوظ رہے گا!

۶۔ جب کسی فتنے میں مبتلاء ہوگا تو اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگے گا!

۷۔ اور اپنے ہاتھ اور زبان کو قابو میں رکھے گا!

۸۔ جب کوئی ''فضیلت'' دیکھے گا تو اس کو غنیمت سمجھے گا! اور اس کے حصول میں سبقت اور جلدی کرے گا!

۹۔ ''حیا'' اس سے جدا نہیں ہوتی!

۱۰۔ نہ وہ ''حرص'' اور ندیدے پن کا مظاہرہ کرتا ہے!

تو یہ دس خصلتیں ہیں جن سے عقلمند پہچانا جاتا ہے!

اور جاہل کی صفات یہ ہیں

۱۔ کہ جس کے ساتھ اُٹھے بیٹھے گا، اس پر ظلم کرے گا!

۲۔ اپنے زیر دستوں پر، ظلم و تعدّی کرے گا!

۳۔ اپنے بالا دستوں سے گستاخی کرے گا!

۴۔ اس کی گفتگو، بے سمجھے بوجھے ہوگی!

۵۔ بولے گا تو (ایسا بولے گا کہ) گناہ گار ہو جائے!

۶۔ خاموش رہے گا تو سہو (بھول) کا شکار ہو جائے گا!

۷۔ اگر اسے کوئی فتنہ درپیش ہوگا تو یہ اس کی جانب تیزی سے بڑھے گا اور وہ فتنہ اسے ہلاک کر دے گا!

۸۔ اگر کسی فضیلت کو دیکھے گا تو یہ اس سے منہ موڑ لے گا اور سست پڑ جائے گا!

۹۔ نہ تو یہ اپنے پرانے گناہوں سے ڈرتا ہے اور نہ باقی عمر میں گناہوں سے باز رہتا ہے!

۱۰۔ نیکی کے کام میں تاخیر کرتا ہے اور سُست پڑ جاتا ہے! اور اس بات کی..... پرواہ نہیں کرتا کہ اس نے کیا گم یا ضائع کر دیا ہے!

تو یہ دس (۱۰) خصلتیں، جاہل کی ہیں جو عقل سے محروم ہوتا ہے!

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا ایک موعظہ!

یہ میں کیا دیکھ رہا ہوں کہ دنیا کی محبت، لوگوں کی اکثریت پر یہاں تک غالب آ گئی ہے کہ ایسا لگتا ہے کہ، ان لوگوں کے علاوہ بس دوسروں ہی کے لئے موت لکھی گئی ہے اور گویا، حق تو بس اس دنیا میں صرف دوسروں ہی پر واجب ہوا ہے! دنیا کی محبت لوگوں پر، یہاں تک غالب آ گئی ہے کہ جو لوگ، اپنے سے پہلے والوں کی موت کی خبر سنتے ہیں تو یہ سمجھتے ہیں کہ مرنے والے، کہیں سفر پر گئے ہیں اور کچھ عرصے بعد ہی ان کی طرف لوٹ آئیں گے اس لئے ''ان کو سپرد خاک کرو اور ان کی میراث کو کھا جاؤ'' اور (تمہارا گمان یہ ہے کہ) تم ان مردہ لوگوں کے بعد ہمیشہ جیو گے!

افسوس! صد افسوس! یہ بعد والے اپنے پہلے والوں سے نصیحت کیوں حاصل نہیں کرتے یہ تو جاہل و نادان ہو گئے ہیں ہر اس وعظ و نصیحت کو بھول گئے ہیں جو کتابِ خدا قرآن مجید میں موجود ہے اور (گمان یہ کرتے ہیں کہ) ہر بد انجامی کے شر سے محفوظ و مامون ہو چکے ہیں! اور انہیں کسی نازل ہونے والی مصیبت کا خوف ہے اور نہ کسی حادثے کے شر و فساد کا ڈر!!

خوش نصیب ہے وہ جس کو اللہ تعالیٰ کے خوف نے، لوگوں کے ڈر سے بے پرواہ کر دیا ہو!

خوش نصیب ہے وہ کہ جس کی آمدنی پاک، باطن نیک، ظاہر اچھا اور عادات و

اخلاق درست ہوں!

خوش نصیب ہے وہ جو اپنے مال سے انفاق و خیرات زیادہ کرتا ہو اور خود کو زیادہ بولنے سے روکتا ہو!

خوش نصیب ہے وہ جو اللہ عزَّ ذکرہٗ (جس کا ذکر عزت والا ہے) کی خاطر انکسار و فروتنی کرتا ہو! اور میری سنت سے روگردانی کئے بغیر ''اُن چیزوں'' میں پرہیز کرتا ہو جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے ''جائز و حلال'' قرار دی ہیں! اور میری سنت سے انحراف کئے بغیر دُنیا کی رُونق اور چکا چوند کو چھوڑ دیتا ہو!

اور میرے بعد میرے خاندان (عترت) کے نیک لوگوں کی پیروی کرتا ہو! اور اہل علم و حکمت کے ساتھ نشست و برخاست رکھتا ہو! اور مساکین و غرباء پر رحم کھاتا ہو!

خوش نصیب ہے، مومنین میں سے وہ شخص کہ جس نے مال، گناہ و معصیت سے نہ کمایا ہو! اور نہ اُسے گناہ و معصیت میں گنوایا ہو! اور وہ اس مال سے مساکین کے لئے بھلائی کرتا ہو! اور خود پسند، مغرور، دنیادار، ''سنت'' کی مخالفت میں ''بدعت'' ایجاد کرنے والے اور میری روش و سیرت کے خلاف عمل کرنے والے لوگوں سے دور رہتا ہو!

خوش نصیب ہے وہ، جو لوگوں سے بہترین اخلاق سے پیش آئے اور ان کی مدد کرتا ہو! اور اپنے ''شر'' کو ان سے ہٹا لیتا ہو!

آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کا خطبہ حجۃ الوداع

سب تعریفیں اللہ تعالیٰ ہی کے لئے ہیں!

ہم اسی کی حمد کرتے ہیں اور اُسی سے مدد مانگتے ہیں اور اسی سے مغفرت طلب کرتے ہیں اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتے ہیں اور ہم اپنے نفوس کی شرارتوں اور اپنی بداعمالیوں کی وجہ سے اللہ تعالیٰ سے پناہ مانگتے ہیں!

اللہ جس کو راہ دکھادے اسے کوئی گمراہ نہیں کرسکتا اور اللہ جسے گمراہ رہنے دے اس کا کوئی ہادی و رہنما نہیں ہوتا!

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی اور خدا نہیں، وہ تنہا ہے کوئی اس کا شریک نہیں!

اور میں گواہی دیتا ہوں، کہ محمدؐ اس کا بندہ اور رسول ہے!

اے بندگانِ خدا...! میں تمھیں تقوائے الٰہی کی وصیت کرتا ہوں اور تمھیں اُس کی اطاعت پر ابھارتا اور آمادہ کرتا ہوں اور اپنی بات کا آغاز اللہ کے سہارے ان باتوں سے کرنا چاہتا ہوں جو اچھی ہیں!!

اب حمد خدا کے بعد!

”اے لوگو! میری بات غور سے سنو!

میں ہر بات تمہارے سامنے، وضاحت سے کہنا چاہتا ہوں کہ شاید اِس برس کے بعد میں تمہیں اس جگہ نہ مل سکوں۔

لوگو! بے شک وشبہ تمہارے لئے (ایک دوسرے کا) خون بہانا اور (آپس میں) تمہاری عزتیں، آبرو برباد کرنا تم پر اسی طرح حرام ہے جیسے تمہارے اس دن (ماہ ذوالحجہ) اور اس شہر (مکّہ مکرّمہ) کی حرمت (واحترام واجب) ہے بتاؤ! کیا میں نے تبلیغ کا حق ادا کر دیا!؟

اے خدا.....! تو گواہ رہنا!

تو جس کے پاس، کسی کی امانت رکھی ہو، وہ اسی مالک کو لوٹائے! (ادا کر دے)

اور

یقیناً دورِ جاہلیت کی، سودی کاروبار، آج سے باطل اور ممنوع قرار دے دیئے گئے ہیں! اور میں سب سے پہلے اس کا آغاز اپنے چچا عباس بن عبدالمطلب کے "سود" سے کرتا ہوں! اور دورِ جاہلیت کے خون معاف کر دیئے گئے۔

اور اس سلسلے میں سب سے پہلے، میں عامر ابن ربیعہ ابن عبدالمطلبؓ کا خون معاف کرتا ہوں!.....

اور دورِ جاہلیت کے تمام مفاخر پر پابندی عائد کی جاتی ہے صرف خانہ کعبہ کی تولیت و دربانی (سدانت) اور "سقایت" (حاجیوں کو پانی پلانے) کا عہدہ برقرار رکھا جائے گا! جو قتل "عمداً" ہو اس کے لئے "قصاص" ہے اور جو "قتلِ عمد کے مشابہ" ہو۔ جس میں مقتول لاٹھی یا پتھر سے قتل کیا گیا ہو تو اس میں جرمانہ (دیت) سو (۱۰۰) اُونٹ ہیں اور جو اس سے زیادہ مانگے تو وہ اہلِ جاہلیت میں سے ہوگا!

لوگو! شیطان اس بات سے تو مایوس ہوگیا ہے کہ تمہاری اس سرزمین میں اس کی

عبادت و پرستش کی جائے! لیکن وہ اس پر بھی مطمئن اور راضی ہے کہ اپنے اعمال میں سے، جن باتوں کو، تم معمولی اور حقیر سمجھتے ہو ان میں ہی اس کی تعمیل و اطاعت کر لی جائے!

اِنَّمَا النَّسِیْٓءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ یُضَلُّ بِہِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا یُحِلُّوْنَہٗ عَامًا وَّ یُحَرِّمُوْنَہٗ عَامًا لِّیُوَاطِئُوْا عِدَّۃَ مَا حَرَّمَ اللّٰہُ فَیُحِلُّوْا مَا حَرَّمَ اللّٰہُ ؕ زُیِّنَ لَہُمْ سُوْٓءُ اَعْمَالِہِمْ ؕ وَ اللّٰہُ لَا یَہْدِی الْقَوْمَ الْکٰفِرِیْنَ ﴿۳۷﴾

لوگو! ''ماسوا اس کے نہیں کہ (حرمت کے) مہینوں کو پیچھے کر لینا، کفر میں ایک اور اضافہ ہے، جو لوگ کافر ہو گئے ہیں وہ اس کی وجہ سے گمراہ ہوتے رہتے ہیں، وہ ایک سال اُسے حلال کرتے ہیں اور ایک سال اُسے حرام کرتے ہیں! تا کہ وہ ان مہینوں کی گنتی پوری کر لیں، جنہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے ط'' (سورۂ توبہ آیت ۳۷)

زمانہ گھوم پھر کر وہیں آ گیا جہاں سے کائنات کی پیدائش کا دن شروع ہوا تھا.....!

اِنَّ عِدَّۃَ الشُّہُوْرِ عِنْدَ اللّٰہِ اثْنَا عَشَرَ شَہْرًا فِیْ کِتٰبِ اللّٰہِ یَوْمَ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ مِنْہَآ اَرْبَعَۃٌ حُرُمٌ ؕ ذٰلِکَ الدِّیْنُ الْقَیِّمُ ۬ۙ فَلَا تَظْلِمُوْا فِیْہِنَّ اَنْفُسَکُمْ وَ قَاتِلُوا الْمُشْرِکِیْنَ کَآفَّۃً کَمَا یُقَاتِلُوْنَکُمْ کَآفَّۃً ؕ وَ اعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰہَ مَعَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۳۶﴾

اور ''یقیناً خدا کے نزدیک مہینوں کی تعداد، جس دن سے اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے، خدا کی کتاب میں، بارہ (ہی) مہینے ہیں، اُن میں سے چار حرمت والے ہیں''۔ (سورۂ توبہ آیت ۳۶ کا جزء)

تین مہینے تو پے در پے ہیں اور ایک (چوتھا) الگ ہے! ''ذوالقعدہ''، ذوالحجہ''، ''محرم'' اور ''رجب'' جو جمادیٰ (الثانیہ) اور شعبان کے درمیان ہے!!!

بتاؤ.....! کیا میں نے حق تبلیغ ادا کر دیا.....؟

بارِ الٰہا! تو گواہ رہنا.....!!

لوگو! عورتوں کا تم پر اور تمہارا ان پر کچھ حق ہے! عورتوں پر تمہارا حق، یہ ہے کہ وہ کسی غیر کو تمہارے بستر تک نہ پہنچنے دیں! اور تمہاری اجازت کے بغیر ایسے لوگوں کو گھر میں نہ آنے دیں جن کو، تم پسند نہیں کرتے! اور فحش کام نہ کریں اور اگر وہ ایسا کریں تو اللہ تعالیٰ نے، تمہیں ان سے علیحدہ ہونے، الگ سونے، اور (اگر پھر بھی راہِ راست پر نہ آئیں تو) اعتدال کے ساتھ مارنے پیٹنے کی بھی اجازت دے رکھی ہے اور اگر وہ ایسا کرنے سے رُک جائیں، اور تمہاری اطاعت شروع کر دیں تو اُن کا نان ونفقہ اور لباس جو عام طور پر جانا پہچانا جاتا ہے، تمہارے ذمے ہے!! تم نے ان کو اللہ کی امانت میں سے لیا ہے اور کتاب اللہ کے (قانون کے) مطابق (نکاح شرعی کے ذریعے) تم نے ان کو اپنے لئے جائز اور حلال کیا ہے! پس، عورتوں کے بارے میں تم اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو، اور ان کے ساتھ خیر اور بھلائی کی سوچا کرو!!

يَاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ﴿۱۳﴾

اے لوگو! ''یقیناً مومنین (آپس میں) بھائی بھائی ہیں''۔

(آیت ۱۳ سورۂ الحجرات)

کسی مومن کو اپنے بھائی کا مال اُس کی مرضی کے بغیر لینے کا کوئی حق حاصل نہیں!

ہاں، کیا میں نے تم پر تبلیغ کر دی؟..... بارِ الٰہا۔ تو، گواہ رہنا!

لوگو! میرے بعد ''کافر'' ہو کر ایک دوسرے کے قتل کے درپے نہ ہو جانا! اسی لئے تو میں نے تمہارے درمیان دو چیزیں چھوڑ دی ہیں کہ اگر، اُن کا دامن تم نے تھام لیا تو کبھی گمراہ نہ ہو گے (اور وہ ہیں) اللہ کی کتاب ''قرآن مجید''! اور میری ''عترت'' و

خاندان، جو میرے ''اہل بیت'' ہیں!! ہاں! تو کیا میں نے پیغام پہنچا دیا!؟

اے خدا!! تو گواہ رہنا!

لوگو! تمہارا پروردگار ''ایک'' اور تمہارا باپ ''ایک'' ہے تم سب آدمؑ کے (بیٹے، بیٹیاں!) ہو! اور آدم! مٹی سے (بنے ہوئے) تھے!

یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں زیادہ مکرّم وہ ہے جو تم میں سے سے زیادہ پرہیز گار ہے.....!

کسی عربی کو کسی عجمی پر تقویٰ کے سوا کوئی اور برتری و فضیلت حاصل نہیں!!

کیا میں نے ہر بات تم تک پہنچا دی؟

تو سب اصحاب نے کہا جی ہاں!

پھر آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اب حاضرین کا یہ فرض ہے کہ وہ یہ باتیں دوسروں تک (جو یہاں موجود نہیں) پہنچا دیں!

لوگو! اللہ تعالیٰ نے میراث میں سے ہر وارث کو اس کا حصہ دے دیا ہے! اور کسی کے لئے ایک تہائی (۱/۳) مال و ترکہ سے زیادہ (کے بارے) میں وصیت کرنا جائز نہیں ہے!.....

اولاد، بستر والے (شوہر) کی ہے اور زانی کی سزا (اگر شادی شدہ ہو تو) پتھر ہے!

اور جو اپنے باپ کے سوا کسی اور کو اپنا باپ کہلوائے اور جو آزاد شدہ غلام، اپنے آقا کے سوا کسی اور کی طرف اپنا انتساب کرے تو اُس پر اللہ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہو!! اور اللہ تعالیٰ، اس قسم کے لوگوں سے (قیامت کے دن) کوئی توبہ یا فدیہ قبول نہیں کرے گا!

اور آپ سب پر سلام اور اللہ تعالیٰ کی رحمت ہو!

آنحضور محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کے مختصر حکیمانہ اقوال!

۱) آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلّم نے فرمایا کہ.....
موت نصیحت حاصل کرنے کے لئے،
تقویٰ، استغناء و بے نیازی کے لئے،
عبادت، مصروفیت کے لئے، کافی ہے،
اور قیامت کے لیے، پناہ گاہ ہونا اور اللہ تعالیٰ کے لیے جزا دینے والا ہونا کافی ہے!

۲) دو (۲) خصلتیں، جن سے بڑھ کر کوئی نیکی نہیں ہے.....
''اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنا'' اور ''اس کے بندوں کو فائدہ پہنچانا.....!''
اور.....دو (۲) خصلتوں سے بڑھ کر کوئی شر نہیں ہے.....!
''کسی کو اللہ تعالیٰ کا شریک ٹھہرانا'' اور اللہ کے بندوں کو ضرر پہنچانا۔۔!

۳) کسی شخص نے آپؐ سے عرض کیا کہ مجھے ایسے اعمال بتادیں جن کی وجہ سے اللہ مجھے فائدہ وثواب دے تو آنحضرتؐ نے فرمایا! ''موت'' کو کثرت سے یاد کیا کرو تا کہ تمہیں دنیا (کے قید خانے) سے رہائی مل جائے!
اللہ تعالیٰ کا ''شکر'' ادا کرتے رہو تو وہ نعمتوں میں اضافہ کردے گا! اور ''دُعا'' کثرت

سے مانگا کرو تمہیں کیا معلوم کہ تمہاری دُعا کب پوری کی جائے گی.....!

ذٰلِكَ ۚ وَمَنْ عَاقَبَ بِمِثْلِ مَا عُوْقِبَ بِهٖ ثُمَّ بُغِيَ عَلَيْهِ لَيَنْصُرَنَّهُ اللّٰهُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ (سورۂ الحج آیت نمبر ۶۰)

کسی پر ''ظلم وستم'' کرنے سے بچو! اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا فیصلہ ہے کہ ''جس پر ظلم وستم کیا جائے گا اللہ یقیناً اس کی مدد ونصرت کرے گا''

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

فَلَمَّآ اَنْجٰىهُمْ اِذَا هُمْ يَبْغُوْنَ فِى الْاَرْضِ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا بَغْيُكُمْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ ۙ مَّتَاعَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۫ ثُمَّ اِلَيْنَا مَرْجِعُكُمْ فَنُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ

اے لوگو! سوائے اس کے نہیں ہے کہ تمہاری بغاوت (کا وَبال) (ظلم و ستم) تمہاری اپنی جانوں پر ہی ہے! (سورۂ یونس آیت نمبر ۲۳)

اسْتِكْبَارًا فِى الْاَرْضِ وَمَكْرَ السَّيِّئِ ؕ وَلَا يَحِيْقُ الْمَكْرُ السَّيِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ ؕ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِيْنَ ۚ فَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا ۚ وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّتِ اللّٰهِ تَحْوِيْلًا (سورۂ فاطر آیت نمبر ۴۳)

اور مکر وفریب دہی سے دور رہو!..... کہ اللہ کا فیصلہ ہے کہ کہ بُرائی کی تدبیر (کا وَبال) اس کے کرنے والے پر ہی پڑتا ہے۔

(۴) آنحضورؐ نے فرمایا کہ عنقریب تم حکومت کرنے کی حرص میں پڑ جاؤ گے پھر اس کے بعد تمہیں افسوس بھی ہوگا اور پشیمانی بھی! واہ! (حکومت بھی) کیا خوب دودھ پلانے والی (دائی) ہے اور (جب دودھ چھڑانے پر آئے تو) کتنی بری طرح دودھ چھڑوانے والی ہے!

(۵) وہ لوگ جو اپنے کام کسی عورت کے حوالے کر دیں ہرگز فلاح نہیں پا سکتے.....!

۶) آنحضورؐ سے پوچھا گیا کون سا دوست بہتر ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا وہ دوست کہ جب تم اُسے یاد کرو، تو وہ تمہاری مدد کرے اور اگر تم اُسے بھول جاؤ تب بھی وہ تمہیں یاد رکھے! پھر آپؐ سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں بدتر کون ہے؟ تو آپؐ نے جواب دیا ''علماء'' جب وہ بگڑ جائیں (اور گناہ کرنے لگیں)

۷) آنحضورؐ نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھے ''نو'' (۹) باتوں کا حکم دیا ہے!

❶ پوشیدہ و اعلانیہ ہر حالت میں خُلوص سے عمل کرنے کا!
❷ حالتِ رضا و غضب دونوں میں عدل سے کام لینے کا!
❸ حالتِ فقر و ثروت دونوں میں میانہ روی کا! اور
❹ اس بات کا کہ جس نے مجھ پر ظلم کیا اس کو معاف کردوں اور
❺ جس نے مجھے محروم رکھا، اس کو عطا کروں اور
❻ جنہوں نے مجھ سے رشتے توڑے میں ان سے جوڑوں
❼ اور یہ کہ میری خاموشی غور و فکر،
❽ میری گفتگو (اللہ تعالیٰ کے) ذکر اور
❾ میری نظر، عبرت (حاصل کرنے) کے لئے ہونا چاہئے!

۸) آنحضورؐ نے فرمایا کہ علم کو کتابت کے ذریعے قید کرلو!

۹) آنحضورؐ نے فرمایا کہ جب کسی قوم کا سردار فاسق و بدکار اور ان میں سے ذلیل ترین شخص ان کا رہبر و رہنما ہو جائے اور فاسق و بدکار شخص کی عزت و تکریم کی جانے لگے تو پھر سب کو بلاء و مصائب کا منتظر رہنا چاہئے!

۱۰) تیز تیز چلنے سے مومن کی قدر و قیمت جاتی رہتی ہے!

(۱۱) جس شخص کی کوئی چیز چوری ہوگئی ہو، اس کا بے گناہ شخص پر تہمت لگاتے رہنا چور کے جرم سے بھی عظیم تر جرم ہو جاتا ہے!

(۱۲) اللہ اُسے پسند کرتا ہے جو اس کی راہ میں خرچ کرتا رہے!

(۱۳) جب تمہارے حاکم و امیر تم میں سے اچھے لوگ ہوں اور تمہارے دولتمند، داد و دہش کرنے والے ہوں اور تمہارے کام، آپس کے مشوروں سے انجام پاتے ہوں تو زمین کی پشت تمہارے لیے، اس کے بطن سے بہتر ہے۔ اور جب تمہارے حاکم تمہارے بدترین افراد ہوں! اور تمہارے صاحبانِ ثروت کنجوس اور بخیل ہوں! اور تمہارے اُمور ''عورتوں'' کے سپرد ہوں! تو زمین کا پیٹ تمہارے لئے، اس کی پشت سے بہتر ہے!

(۱۴) جس نے صبح وشام ان تین (حالتوں) میں کی اُس کو ''دنیا'' کی تمام نعمتیں مل گئیں.....!

❶ وہ تندرست رہا اور

❷ اس کا دل چین وسکون سے رہا اور

❸ اس کے پاس ایک روز کا کھانا موجود تھا

اور اگر اس کے پاس چوتھی (۴) حالت بھی موجود ہو تو پھر تو اُسے ''دنیا و آخرت'' دونوں کی نعمتیں مل گئیں اور وہ حالت ہے ''ایمان'' کی حالت.....!!

(۱۵) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ مہربانی سے پیش آؤ۔

اُس ''عزت دار'' سے، جو ذلیل وخوار ہو گیا ہو! اور

اُس ''دولت مند'' سے، جو فقیر ہو گیا ہو اور

اُس ''عالم'' سے، جو جاہلوں کے دور میں تباہ ہو گیا ہو۔

(۱۶) دو خصلتیں ایسی ہیں کہ، بہت سے لوگ اُن سے غافل ہیں "صحت وتندرستی" اور "فراغت وفرصت"!

(۱۷) دلوں کی جبلّت وسرشت میں یہ بات شامل ہے کہ ان سے جو اچھا سلوک کرے گا اُس سے محبت کریں گے اور جو.....بُرا سلوک کرے گا اُس سے نفرت وبغض رکھیں گے!

(۱۸) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاء کو حکم دیا گیا ہے کہ لوگوں سے ان کی عقلوں کے مطابق گفتگو کریں!

(۱۹) وہ شخص ملعون ہے جو اپنا بوجھ دوسروں پر ڈالے!

(۲۰) عبادت کے ساتھ اجزاء ہیں ان میں سب سے افضل و برتر "جستجو وطلبِ رزق حلال" ہے!

(۲۱) اللہ تعالیٰ، کسی کو اطاعت پر مجبور نہیں کرتا! اور کسی کی نافرمانی کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اللہ مغلوب ہوگیا! (اور بندہ اس پر غالب آ گیا ہے) اور اللہ نے (اپنی) مملکت کے بندوں کو (بغیر چرواہے کے آزاد گھومنے پھرنے والے جانوروں کی طرح) لاوارث، کھلا ہوا نہیں چھوڑ دیا ہے اور اللہ تعالیٰ ہر اُس کام پر قادر ہے جس کی قدرت اُس نے اپنے بندوں کو عطا کی ہے اور وہ ہر اُس شئے کا مالک جس کا مالک اُس نے اپنے بندوں کو بنایا ہے!

تو یقیناً اگر بندے اطاعتِ خداوندی میں مصروف رہیں تو کوئی ان کو نہ منع کرنے والا ہے اور نہ روکنے والا ہے اور اگر وہ خدا کی معصیت و نافرمانی پر عمل پیرا ہوں اور اللہ تعالیٰ چاہے کہ ان کے اور نافرمانی کے درمیان حائل ہو جائے تو وہ ایسا کر سکتا ہے! (یعنی اللہ چاہے تو ان کو اپنی نافرمانی نہ کرنے دے) اور ایسا (ممکن) نہیں ہے کہ وہ کسی

بندے کے فعل اور اس کے درمیان حائل ہو جائے اور وہ نہ کرے (یعنی بندہ نہ کرنے پر مجبور ہو)!!

اس لیے اگر وہ شخص یا بندہ جس نے فعل کرلیا ہے (اُس کے لئے یہ ممکن نہیں کہ وہ یہ بات کہہ سکے) کہ گویا وہ خود ہی تو ہے جس نے اس کام کو اس بندے سے کروایا ہے (ورنہ وہ جل جلالہٗ چاہتا تو بندے کو وہ کارِ معصیت کرنے ہی نہ دیتا!)

(۲۲) آنحضورؐ نے اپنے فرزند ارجمند سے... جبکہ وہ اپنی جان جاں آفرین کے سپرد کر رہے تھے فرمایا!

"ابراہیم! ہم یقیناً تمہارا غم مناتے اگر گزر جانے والا پیچھے رہ جانے والے کا قاصد نہ ہوتا! اور بعد والا پہلے والے سے ملنے والا نہ ہوتا! پھر آپؐ کی آنکھوں سے آنسو ٹپکے اور فرمایا آنکھ آنسو بہا رہی ہے دل غمگین ہے لیکن ہم صرف وہی کہیں گے جو اللہ کو پسند ہو اے ابراہیمؑ ہم سب تمہارے لئے رنجیدہ ہیں!!"

(۲۳) آپؐ نے فرمایا... خوبصورتی زبان میں ہوتی ہے۔

(۲۴) آنحضورؐ نے ارشاد کیا: علم کو لوگوں سے زبردستی چھین جھپٹ کر قبضے میں نہیں لیا جا سکتا البتہ علماء پر قبضہ کیا جا سکتا ہے (اور ان کو بے اثر کیا جا سکتا ہے) یہاں تک کہ جب علماء باقی نہیں رہتے تو لوگ جہلاء کو سردار و رئیس بنا لیتے ہیں جو بغیر علم کے فتویٰ دیتے ہیں سو یوں خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

(۲۵) میری امت کا سب سے افضل جہاد انتظارِ فرج (امام قائمؑ کے ظہور کا انتظار) ہے!

(۲۶) ہم اہل بیتؑ کی مردانگی جنہوں نے ہم پر ظلم کیا انہیں معاف کر دینا اور جنہوں نے ہمیں محروم رکھا ان کو عطا کرنا ہے!

(۲۷) میرے نزدیک میری اُمت میں سب سے زیادہ قابل رشک وہ دوست ہے

جو ویسے کم مالدار ہو مگر نماز کا مال دار ہو! تنہائی میں اپنے رب کی بہترین عبادت کرتا ہو! اور لوگوں میں گم نام ہو! اس کا رزق گزارے لائق ہو تو اس پر صبر کرے اور مرجائے تو اس کی میراث و ترکہ کم ہو اور اس کے رونے والے بھی کم ہوں۔۔!

(۲۸) آنحضورؐ نے فرمایا:

''مومن'' کو کوئی بیماری، سختی، غم یا دلی رنج نہیں پہنچتا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کے بدلے (کفارے) میں اس کے گناہوں کو مِٹا دیتا ہے!''

(۲۹) جو شخص جو ''دل چاہے'' کھائے، جو ''اُسے اچھا لگے'' پہنے اور جو سواری ''اس کے دل کو اچھی لگے'' اس پر سوار ہو! تو اللہ تعالیٰ اس پر (رحمت کی) نظر نہیں ڈالتا یہاں تک کہ یا تو وہ حالت نزع (مرتے وقت کی حالت) میں ہو یا وہ یہ حرکتیں چھوڑ دے! (یعنی اپنی شہوت و خواہشات نفسانی کی اطاعت و پیروی!)

(۳۰) مومن خوشہ گندم کی مانند ہے کبھی جھک جاتا ہے کبھی سیدھا تن جاتا ہے اور کافر، سخت لکڑی کے درخت کی طرح ہے کہ ہمیشہ اکڑا اکھڑا رہتا ہے۔ اسے نرمی اور جھکاؤ کا پتہ ہی نہیں ہوتا!

(۳۱) آنحضرتؐ سے سوال کیا گیا کہ دنیا میں سب سے زیادہ سخت امتحان کن لوگوں کا ہوتا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا نبیوں کا.... پھر اس کے بعد انبیاء جیسے لوگوں کا! اور مومن کا امتحان اس کے ایمان اور حسن عمل کی مقدار کے مطابق ہوتا ہے تو جس کا ایمان درست اور عمل اچھا ہوتا ہے اس کا امتحان بھی سخت ہوتا ہے۔ جس کا ایمان سُست اور عمل کمزور ہوتا ہے اس کا امتحان بھی تھوڑا ہوتا ہے!

(۳۲) اگر اللہ تعالیٰ کے نزدیک دنیا کسی مچھر کے پر کے برابر بھی ہوتی تب بھی وہ اس میں سے کسی کافر اور منافق کو کچھ بھی نہ دیتا!!

(۳۳) جو دنیاوی فائدہ یا نفع تمہارا ہے وہ تمہارے کمزور ہونے کے باوجود (گھوم پھر کر) تم تک پہنچ جائے گا اور جو دنیاوی ضرر تمہارے نصیب میں ہے، تم اس کو اپنی طاقت وقوت سے دفع نہیں کر سکتے! اور جو شخص کھو جانے والی چیز کی اُمید چھوڑ دے گا اس کا بدن راحت و آرام سے رہے گا! اور جو شخص اللہ تعالیٰ کی تقسیم پر راضی رہے گا اس کی آنکھیں ٹھنڈی رہیں گی!!

(۳۴) آنحضورؐ نے فرمایا ہے کہ.....

''قسم ہے اللہ کی اس میں کوئی شک نہیں کہ کوئی ایسا عمل نہیں جو تم کو دوزخ کے نزدیک لے جائے اور میں نے تمہیں بتا نہ دیا ہو! یا اس سے روکا نہ ہو! اور کوئی عمل ایسا نہیں جو تمہیں بہشت کے نزدیک لے جائے اور میں نے تمہیں بتا نہ دیا ہو اور تمہیں کرنے کا حکم نہ دیا ہو!

پس، روح الامین (جبرئیل علیہ السلام) نے مجھے الہام کیا ہے کہ کوئی نفس اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک کہ وہ اپنے (حصہ کے) رزق کو مکمل حاصل نہ کرلے۔! تو تم بھی طلبِ رزق میں اعتدال کا روّیہ اختیار کرو (اور جلدی نہ کرو) اور رزق کا تم تک دیر سے پہنچنا کہیں تمہیں اس بات پر آمادہ نہ کردے کہ تم اللہ تعالیٰ سے اپنا وہ رزق جو تمہارا اس کے پاس ہے۔ وہ تم اس سے گناہ و معاصی کے طریقے سے مانگنے لگو! اس لئے کہ اللہ تعالیٰ سے، جو کچھ اس کے پاس ہے صرف اس کی اطاعت و فرمانبرداری کے ذریعے ہی حاصل کیا جا سکتا ہے!''

(۳۵) آنحضورؐ نے فرمایا.....

''دو آوازیں جن کو اللہ تعالیٰ ناپسند کرتا ہے.....

❶ کسی مصیبت کے موقع پر، رونا پیٹنا.....! اور

❷ کسی خوشی کے موقع پر بانسری (وغیرہ) بجانا.....!

(۳۶) اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے خوشنودی کی نشانی بھاؤ اور نرخ کا سستا اور ارزاں ہونا! اور ان کے سلطان کا عادل ہونا ہے اور اللہ تعالیٰ کی اپنے بندوں سے ناراضی اور غضب کی علامت ان کے سلطان کا ظالم و ستمگر ہونا اور نرخ اور بھاؤ کا مہنگا ہونا ہے!

(۳۷) جس شخص میں چار خصائل موجود ہوں، وہ اللہ تعالیٰ کے عظیم ترین نور میں رہے گا!

❶ وہ شخص جس کو اس بات کی پناہ حاصل ہو کہ وہ گواہی دیتا ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اور خدا موجود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسولؐ ہوں !اور

❷ وہ شخص جس پر کوئی "مصیبت" نازل ہو تو کہے اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّآ اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ۔

❸ وہ شخص کہ جس کو کوئی خیر یا اچھائی ملے تو کہے اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ! اور

❹ وہ شخص کہ جس سے کوئی خطا سرزد ہو تو کہے استغفر اللہ واتوب الیہ!

(۳۸) آنحضورؐ نے فرمایا:

جس شخص کو چار چیز کا موقع دیا گیا تو اسے چار چیزوں سے محروم نہیں رکھا گیا

❶ جسے استغفار کا موقعہ دیا گیا اسے معافی سے محروم نہیں رکھا گیا!

❷ جسے "شکر" کا موقعہ دیا گیا اسے (نعمتوں میں) اضافے سے محروم نہیں رکھا گیا!

❸ جسے "توبہ" کا موقعہ دیا گیا اسے قبولیتِ توبہ سے محروم نہیں رکھا گیا!

❹ جسے "دُعا" (مانگنے) کا موقعہ دیا گیا اُسے (دُعا کی) اجابت سے محروم نہیں رکھا گیا!

(۳۹) ''علم'' تو خزانے ہیں جن کی چابیاں ''سوال'' ہیں! تو تم بھی سوال کرو! اللہ تم پر رحم کرے سوال (جواب) کی وجہ سے چار لوگوں کو اَجر ملتا ہے...!

❶ سوال کرنے والے!

❷ جواب دینے والے کو!

❸ سننے والے کو!

❹ اور اسے جوان لوگوں کا دوست ہو!

(۴۰) آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ

''علماء'' سے (مسائل) پوچھا کرو!

''حکماء'' (دانشوروں) سے بات چیت کیا کرو! اور

''فقراء'' کی ہمنشینی اختیار کرو!

(۴۱) آنحضورؐ نے فرمایا

علم کی فضیلت مجھے عبادت کی فضیلت سے زیادہ محبوب تر ہے! اور تمہارے لیے دین میں سب سے زیادہ فضیلت و برتری پرہیزگاری و پارسائی کو حاصل ہے!

(۴۲) جو شخص بغیر علم و دانش کے، لوگوں کو فتوے دیتا ہے اس پر زمین و آسمان کے فرشتے لعنت بھیجتے ہیں!

(۴۳) اس میں کوئی شک وشبہ نہیں کہ عظیم مصیبت کا صلہ بھی عظیم ہوتا ہے جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اس کا امتحان لیتا ہے اسے مصائب میں مبتلا کر دیتا ہے!

پس جس بندے کا دل اس حال میں خوش رہتا ہے اُسے اللہ کی خوشنودی و رضا حاصل ہو جاتی ہے! اور جو غصے میں آ جاتا ہے، وہ اللہ کے غصے کا سزاوار ہو جاتا ہے!

(۴۴) ایک شخص آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہنے لگا یا رسولؐ اللہ مجھے

نصیحت فرمائیے! تو آپؐ نے فرمایا
کسی کو اللہ کا شریک نہ ٹھہراؤ، چاہے تمہیں آگ سے جلا دیا جائے!
اور اگر تمہیں سخت اذیت دی جائے تب بھی تمہارا دل (توحیدِ خداوندی پر) ایمان کی وجہ سے مطمئن رہے!
اپنے والدین کی اطاعت کرو اور ان کے ساتھ نیکی کرو وہ زندہ ہوں چاہے مردہ! اگر وہ تمہیں مال اور اہل و عیال چھوڑنے کا بھی حکم دیں تو ایسا ہی کرو! کہ یہی (طرزِ عمل) ایمان کا حصہ ہے!
واجب نماز کو جان بوجھ کر ترک نہ کرو، جس نے نماز فرض کو جان بوجھ کر چھوڑا تو اللہ کی امان بھی اس سے دور ہو جاتی ہے۔
شراب اور ہر نشہ آور چیز پینے سے بچو کہ یہ دونوں ''شر'' کی کنجیاں/چابیاں ہیں!
(۴۵) ابو اُمیہ نام کا شخص جس کا تعلق بنو تمیم سے تھا.... آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ آپ لوگوں کو کس بات کی دعوت دے رہے ہیں؟
تو آنحضورؐ نے فرمایا کہ ''میں اور میرے اتباع و پیروی کرنے والے! لوگوں کو، بصیرت، عقل و دانائی کی بنیاد پر اللہ تعالیٰ کی جانب بلا رہے ہیں''! اور میں اس کی طرف بلا رہا ہوں کہ اگر تمہیں کوئی ضرر پہنچے اور تم اسے پکارو تو وہ تم سے ضرر کو دور کر دے! اور اگر تم کسی غم یا مشقت و کرب میں گرفتار ہو اور اس سے مدد مانگو تو وہ تمہاری مدد کرے اگر تم مفلس ہو اور اس سے مدد مانگو تو وہ تمہیں دولتمند کر دے!
پھر ابو امیہ نے کہا اے محمدؐ! آپ مجھے اور نصیحت فرمائیے!
تو آپؐ نے فرمایا غصہ مت کرو!
ابو امیہ نے کہا مزید نصیحت فرمائیے!

تو آپؐ نے فرمایا جو تم اپنے لئے پسند کرتے ہو وہی اور لوگوں کے لئے بھی پسند کرو!

ابو امیہ نے پھر کہا کچھ مزید نصیحت کیجئے!

تو آپؐ نے فرمایا لوگوں کو گالی نہ دو کیوں کہ گالی کی وجہ سے وہ تمہارے دشمن ہو جائیں گے!

اس نے کہا مزید مہربانی کیجئے!

تو آپؐ نے فرمایا کہ نیکی اور احسان اس کے اہل لوگوں میں کرنے سے مت کتراؤ!

ابو امیہ نے پھر درخواست کی کچھ مزید نصیحت فرمائیے!

تو آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ تم لوگوں سے محبت کرو، وہ تم سے محبت کریں گے، اپنے بھائی کے پاس کشادہ روئی اور بشاش چہرے کے ساتھ جایا کرو اور ترش روئی کے ساتھ پیش نہ آیا کرو! کہ ترش روئی و کج خلقی، تمہیں دنیا و آخرت (کے فوائد و منافع) سے روک دیتی ہے تمہارے پائنچے آدھی پنڈلی تک رہنا چاہئیں!

خبردار! تمہاری قمیض یا تہہ بند، اتنی لٹکی ہوئی نہ ہو کہ زمین پر گھسٹتی ہوئی چلے کہ یہ غرور و تکبر کی نشانی ہے اور تکبر اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں ہے!

(۴۶) آنحضرتؐ نے فرمایا ان لوگوں کو اللہ تعالیٰ، دشمن رکھتا ہے

بوڑھے، زانی کو!

ظالم، دولتمند کو!

اکڑ کر چلنے والے متکبر و مغرور، فقیر کو!

ایسے سائل (مانگنے والے) کو جو (لحاف کی طرح) چمٹ جائے! احسان کر کے

جتانے والے کے اجر کو اللہ ضائع کر دیتا ہے! بڑی شان والے، مغرور، بے شرم و جری، بہت زیادہ جھوٹ بولنے والے کو اللہ تعالیٰ، بہت زیادہ ناپسند کرتا ہے!

۴۷) جو اپنے آپ کو لوگوں کے سامنے جھوٹ موٹ فقیر ظاہر کرے گا، وہ سچ مچ فقیر ہی ہو جائے گا!

۴۸) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

"لوگوں کی خاطر مدارت کرنا نصف ایمان ہے! اور ان سے مہربانی کا سلوک، آدھی پُرعیش زندگی ہے!"

۴۹) اللہ تعالیٰ پر ایمان کے بعد سر چشمۂ عقل یہ ہے کہ لوگوں سے خاطر مدارت سے پیش آیا جائے بس اس حد تک کہ کسی حق کو ترک کرنے کی نوبت نہ آئے! اور مرد کے لئے سعادت و خوش بختی اس کی داڑھی کے ہلکے اور سبک ہونے میں ہے!

۵۰) آنحضورؐ نے فرمایا کہ:

"مجھے بت پرستی سے روکنے کے بعد کسی اور چیز سے اتنا نہیں روکا گیا جتنا لوگوں سے لڑنے جھگڑنے سے روکا گیا ہے!"

۵۱) آپؐ نے فرمایا کہ وہ ہم میں سے نہیں ہے

جو کسی مسلمان کو دھوکہ دے!

اسے ضرر و نقصان پہنچائے!

یا اس کے ساتھ چالبازی کرے!

۵۲) مسجد "خیف" میں آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (خطبہ کے لئے) کھڑے ہوئے اور فرمایا اللہ اس بندے کو سر سبز و شاداب رکھے جو میری بات سنے، یاد رکھے اور جس نے نہیں سنی اس تک پہنچا دیا اس لئے کہ کچھ لوگ فقہ کا علم اپنے سے زیادہ فقیہہ

لوگوں تک پہنچانے کے لئے اپنے پاس رکھتے ہیں کیونکہ۔ وہ خود غیر فقیہہ ہوتے ہیں!

اور تین باتوں کے لئے مسلمان اپنے دل میں کینہ نہیں رکھ سکتا!

❶ اللہ کی خاطر اپنے عمل کو خالص رکھنے اور

❷ مسلمانوں کے اماموں کے لئے خیر خواہی کا جذبہ رکھنے اور

❸ مسلمانوں کی جماعت میں پابندی سے رہنے کے لئے !اور تمام مومنین آپس میں بھائی بھائی ہیں ان کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں اور وہ دشمن کے مقابلے میں متحدہ قوت ہیں! جو اپنے چھوٹے اور کمتر بھائی کی ذمہ داریوں کو پورا کرنے کے لئے مل جل کر کوشش کرتے ہیں (اور یوں وہ اپنے کمزور شخص کو بھی معتبر سمجھتے ہیں)

۵۳) جب کوئی مسلمان کسی کافر ذمی سے خرید فروخت کرے تو کہے کہ بارِ الٰہا مجھے اس کے مقابلے میں خیر عطا فرما اور جب کسی مسلمان سے خرید و فروخت کرے تو کہے کہ مجھے اور اسے دونوں کو خیر عطا فرما!

۵۴) اللہ اس بندے پر رحم فرماتا ہے جو خیر کی بات بولتا ہے اور فائدہ حاصل کر لیتا ہے اور بری بات بولنے کے بجائے خاموش رہتا ہے تو (برائیوں سے) بچا رہتا ہے!

۵۵) تین خصلتیں جس میں ہوں اس کا ایمان مکمل ہو جاتا ہے۔

❶ جب کوئی شخص خوش اور راضی ہوتا ہے تو یہ خوشنودی اور حالتِ رضا اُسے باطل کی راہ پر نہیں لے جاتی!

❷ جب حالتِ غیض و غضب میں ہوتا ہے تو یہ حالت اسے راہ حق سے نہیں ہٹاتی!

❸ جب اسے طاقت و قوت حاصل ہو تو یہ شخص اس چیز کے لیے ہاتھ نہیں بڑھاتا جو اس کی نہیں ہے!

۵۶) جو شخص ناحق کی حد میں داخل ہوا وہ (حد سے) تجاوز کرنے والوں میں سے

ہوتا ہے!

۵۷) حالت نماز کے علاوہ قرآن پڑھنے سے حالت نماز میں قرآن پڑھنا افضل اور بہتر ہے! اور اللہ کا ذکر صدقے سے بہتر و افضل ہیاور صدقہ روزے سے افضل و برتر ہے اور روزہ رکھنا اچھا کام ہے!

پھر آپؑ نے فرمایا کسی ''قول'' کا عمل کے بغیر اور کسی ''قول و فعل'' کا نیت و ارادہ کے بغیر کوئی فائدہ نہیں! اور کسی ''قول و فعل اور نیت'' کی کوئی حیثیت ہے نہ فائدہ اگر وہ قانونِ شریعت و سنت کے مطابق نہ ہو!

۵۸) ''وقار'' اور دھیما پن اللہ کی جانب سے اور عجلت اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہوتی ہے!

۵۹) جو شخص علم اس لئے حاصل کرتا ہے کہ اس کے ذریعہ سے بے وقوفوں سے مناظرہ یا جھگڑا کرے یا اس لئے کہ اس کے ذریعے سے علماء سے مقابلے میں فخر و مباہات کرے یا اس لئے کہ اس کے ذریعے سے لوگوں کو اپنی جانب متوجہ کرے کہ وہ اس کی تعظیم کریں تو ایسے شخص کا ٹھکانہ جہنم ہے! کیونکہ ریاست اور سرداری تو اللہ تعالیٰ کے لئے زیبا ہے! یا ان کے لئے مناسب ہے جو اس کے اہل ہیں! اگر کوئی شخص اپنے آپ کو وہ مقام دے جو اسے اللہ نے نہ دیا ہو تو اللہ اس سے ناراض ہوتا ہے! اور جو شخص لوگوں کو اپنی طرف (دعوت دے کر) بلائے کہ میں تمہارا ''رئیس و سردار'' ہوں، جب کہ وہ ایسا ہے نہیں تو اللہ تعالیٰ اس پر (رحمت کی) نظر نہیں ڈالے گا جب تک کہ وہ شخص اپنی بات سے پلٹ نہ جائے اور اپنے دعوے سے دست بردار ہو کر اللہ تعالیٰ سے توبہ نہ کر لے!

۶۰) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

"حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے حواریوں سے کہا کہ اپنے آپ کو خدا کا دوست بناؤ اور اس کا تقرب حاصل کرو! حواریوں نے پوچھا یا روحؑ اللہ ہم کن چیزوں کے ذریعے سے اپنے آپ کو اللہ تعالیٰ کا دوست بنا سکتے ہیں اور اس کا تقرب کس طرح حاصل کر سکتے ہیں؟

تو حضرتِ عیسیٰ علیہ السلام نے فرمایا کہ گنہگاروں سے بغض کے ذریعے اور تم اللہ کی رضا، گناہ گاروں کو ناراض کر کے حاصل کرلو! حواریوں نے عرض کیا کہ اس صورت حال میں کن لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست رکھیں! تو حضرتِ عیسیٰؑ نے فرمایا کہ ان لوگوں کے ساتھ کہ جن کو دیکھنے سے خدا یاد آجائے! اور جن کی گفتگو تمہارے علم میں اضافہ کرے! اور جن کا کردار تمہیں آخرت کی جانب رغبت دلائے!"

(۶۱) آنحضورؐ نے فرمایا کہ

"مجھ سے مشابہت میں سب سے زیادہ دور وہ ہے جو حد سے زیادہ بخیل اور بد زبان ہو!"

(۶۲) آپؐ نے فرمایا: بداخلاقی نحوست ہے!

(۶۳) جب تمہیں کوئی ایسا شخص نظر آئے جسے اس بات کی پرواہ نہ ہو کہ اس نے کیا (اچھا یا برا) کہا یا اس کے بارے میں کیا کہا گیا؟ تو یقیناً وہ حرام زادہ ہے یا شیطان!

(۶۴) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ نے ہر بدزبان، بدتمیز، بے حیاء اور ایسے شخص پر جنت حرام قرار دے دی ہے جس کو نہ یہ پرواہ ہو کہ وہ خود کیا بک رہا ہے، نہ یہ پرواہ ہو کہ اس کے بارے میں لوگ کیا کہہ رہے ہیں تو تم اگر اس کے نسب کی چھان بین کرو گے تو یا وہ زنا زادہ ہوگا یا اس کے نطفے میں شیطان شریک ہوگا! آنحضورؐ سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ کیا

انسانوں میں بھی شیطان ہوتے ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا جی ہاں! کیا تم نے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان نہیں پڑھا ہے کہ

''وَ اسْتَفْزِزْ مَنِ اسْتَطَعْتَ مِنْهُمْ بِصَوْتِكَ وَ اَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَ رَجِلِكَ وَ شَارِكْهُمْ فِي الْاَمْوَالِ وَ الْاَوْلَادِ وَ عِدْهُمْ ؕ وَ مَا يَعِدُهُمُ الشَّيْطٰنُ اِلَّا غُرُوْرًا۝'' (سورۃ الاسراء آیت ۶۴)

''(اے شیطان) تو ان کے ساتھ اموال اور اولاد میں شریک ہو جا!''

(۶۵) آنحضورؐ نے فرمایا کہ:

''جسے تم فائدہ پہنچاؤ گے، وہ تمہیں فائدہ پہنچائے گا!

اور جو دنیا کی مشکلات پر صبر نہیں کرے گا وہ ناتواں اور عاجز ہو جائے گا!

جو لوگوں کو برا بھلا کہے گا تو لوگ اسے برا بھلا کہیں گے!

اور جو لوگوں کو چھوڑ بھی دے گا تو لوگ اسے نہیں چھوڑ دیں گے!

آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کسی نے دریافت کیا کہ (ان حالات میں) مجھے کیا کرنا چاہئے؟ آنحضرتؐ نے (جواب میں) فرمایا کہ تم ان لوگوں کو اپنے مال و متاع میں سے اپنی عزت و آبرو کی خاطر، اپنے فقر کے دن کے لئے اُدھار دے دو (یعنی آج، تم ان لوگوں کو، جو مستحق ہوں اپنے مال و اسباب میں سے بطور قرضہ حسنہ بخشش کرو تا کہ کل جب تمہارا ناداری وفقر کا دن یوم قیامت ہو اور تمہارا دامن خالی ہو تو یہ اُدھار تمہیں واپس مل جائے!)

(۶۶) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

''کیا میں دنیا و آخرت میں سب سے بہتر اخلاق کی جانب تمہاری رہنمائی نہ کردوں؟ یہ کہ تم اس سے رشتہ جوڑو جو تم سے توڑے! اور تم اسے عطا کرو جو تمہیں محروم

رکھے! اور اسے معاف کردو جس نے تم پر ظلم کیا ہو!''

۶۷) آپؐ ایک روز گھر سے باہر تشریف لائے جو کچھ لوگ ایک بڑے پتھر کو دھکیلنے (اور زور آزمائی کرنے) میں لگے ہوئے تھے! تو آپؐ نے فرمایا کہ تم میں سب سے زیادہ طاقتور وہ ہے جو غصے کی حالت میں اپنے پر قابو پالے!

اور سب سے زیادہ متحمل و بردبار وہ شخص ہے جو کسی پر قابو پانے کے بعد اُسے معاف کردے!

۶۸) آنحضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے!

''یہ دین (اسلام) وہ دین ہے جو میں نے اپنے لئے پسند کیا ہے اور اسلام کے شایانِ شان ''سخاوت'' اور خوش اخلاقی کے سوا کچھ اور نہیں ہے!''

۶۹) تم میں سے وہی شخص افضل و برتر مومن ہے جو اخلاق میں سب سے بہتر ہے۔

۷۰) خوش اخلاقی، اپنے مالک کو روزہ دار، شب زندہ دار کے مقام تک پہنچا دیتی ہے، کسی نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ بندے کو سب سے افضل چیز کیا عطا کی گئی ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا خوش اخلاقی!

❶ خوش اخلاقی، دوستی کو استوار کرتی ہے!

❷ کشادہ روئی و بشاشت، کینے کو ختم کرتی ہے!

❸ تم میں سے اچھے لوگ وہ ہیں، جن کے اخلاق سب سے بہتر ہوں جو دوسروں سے محبت کرتے ہیں اور دوسروں کی محبت پاتے بھی ہیں!

۷۴) ''ہاتھ'' تین قسم کے ہیں مانگنے والا، انفاق کرنے والا اور بند مٹھی والا ان میں سے بہترین ہاتھ انفاق (جائز خرچ کرنے) والا ہے!

۷۵) آنحضورؐ نے فرمایا حیاء دو طرح کی ہوتی ہے۔

حیاء عاقلانہ اور حیاء احمقانہ!

حیائے عاقلانہ علم کی نشانی ہے اور حیائے احمقانہ جہالت و نادانی کی علامت ہے۔

(۷۶) جس نے حیاء و شرم کی چادر اُتار پھینکی ہو اس کی غیبت غیبت شمار نہیں ہوتی!

(۷۷) جو اللہ تعالیٰ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے چاہئے کہ جب وعدہ کرے تو اسے پورا کرے!

(۷۸) ''امانت داری'' رزق (میں وسعت) لاتی ہے اور ''خیانت'' غربت کو بڑھاتی ہے!

(۷۹) بیٹے کا اپنے ماں باپ کو محبت سے دیکھنا، دونوں کے لئے ''عبادت'' شمار کیا جاتا ہے!

(۸۰) سخت مصیبت یہ ہے کہ کسی کے ہاتھ بندھے ہوں، اور اسے قتل کیا جائے، اور کسی ''اسیر'' کا دشمن کی قید میں ہونا! اور کسی شخص کے لئے، اپنی بیوی کے ساتھ، کسی غیر مرد کو ہم بستر پانا!

(۸۱) آپؐ نے فرمایا کہ

''علم'' مومن کا ''ساتھی'' ہے اور

''بردباری'' اس کا ''وزیر''

''عقل'' اس کی ''رہنما''

''ضمیر'' اس کی افواج کا کمانڈر،

''نرم مزاجی'' اس کا ''والد''

''نیکی'' اس کا ''بھائی'' ہے، اور

''نسب'' اس کا حضرتِ آدمؑ سے،

''حسب'' (شریف الاصل ہونا) اس کا ''تقویٰ'' میں!

اور ''مردانگی'' اس کی مال کو پاک اور صالح رکھنے میں ہے!

۸۲) آنحضورؐ کی خدمت میں ایک شخص دودھ اور شہد لے کر حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں مشروب ایسے ہیں کہ ایک ہی پینا کافی ہو جاتا ہے دوسرے کی ضرورت باقی نہیں رہتی! میں (ایک کے ساتھ) دوسرا مشروب کو (بہ یک وقت) نہ پیتا ہوں اور نہ پینا حرام قرار دیتا ہوں لیکن میں اللہ کے حضور تواضع (اور فروتنی کا اظہار) کرتا ہوں اور جو اللہ کی خاطر جھکتا ہے اللہ اُسے بلند کرتا ہے اور جو تکبر وغرور کرتا ہے اللہ اُسے گراتا ہے اور جو اپنی زندگی کے اخراجات میں میانہ روی اختیار کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے رزق (وسیع) دیتا ہے اور جو فضول خرچی کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُسے رزق (کی وسعت) سے محروم کر دیتا ہے اور جو کثرت سے ذکر الٰہی کرتا ہے اللہ اُسے (اُس کا) اَجر دیتا ہے!

۸۳) کل روزِ قیامت میرے نزدیک ترین مقام و مرتبہ پر وہ شخص فائز ہوگا جو تم میں سے بول چال میں سب سے زیادہ سچا، سب سے زیادہ امانتدار، سب سے زیادہ عہد پورا کرنے والا، سب سے زیادہ اچھے اخلاق والا اور لوگوں سے سب سے زیادہ نزدیک ہوگا!

۸۴) جب کسی فاسق کی مدح و ستائش کی جا رہی ہو تو عرشِ الٰہی لرزنے لگتا اور پروردگار غصّے میں آجاتا ہے!

۸۵) آنحضرتؐ سے کسی شخص نے پوچھا کہ ''حزم'' دُور اندیشی کیا ہے؟ تو آپؐ نے فرمایا کہ تمہارا کسی صاحب الرائے (اور صاحب نظر) سے مشورہ لینا اور اس مشورے پر عمل کرنا ''حزم'' دُور اندیشی ہے!

۸۶) آنحضورؐ نے ایک روز، اصحاب سے پوچھا کہ تمہاری نظر میں ''رقوب'' کیا

(اور کون) ہے؟

تو وہ کہنے لگے "رقوب" وہ ہے جو مر جائے اور اپنے پیچھے کوئی "بیٹا" نہ چھوڑے تو آپؐ نے فرمایا بلکہ "رقوب" حقیقتاً وہ ہے جس کے کتنے ہی بیٹے ہوں مگر جب وہ مرے تو کوئی ایسا بیٹا اپنے پیچھے نہ چھوڑے جو اللہ کی بارگاہ میں (ان لوگوں میں) شمار کیا جا سکے (جو اپنے والدین کے لئے ایصالِ ثواب کرتے ہیں)!

پھر آپؐ نے دریافت کیا کہ تم میں "صُعْلُوْك" کیا (اور کون) ہے؟ تو صحابہؓ نے عرض کیا کہ وہ شخص جس کے پاس مال نہ ہو "صُعْلُوْك" ہے. تو آنحضورؐ نے فرمایا بلکہ حقیقتاً "صُعْلُوْك" وہ شخص ہے جس نے (اپنی موت سے پہلے) کوئی ایسا مال اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں نہ پیش کیا ہو جس کو اللہ تعالیٰ مرنے والے کے حساب میں شمار کر سکے، چاہے مرنے والا اپنے پیچھے مال و منال کثرت سے ہی چھوڑ گیا ہو!

پھر آپؐ نے پوچھا تمہارے نزدیک "صُرعہ" کون ہے؟ لوگوں نے جواب دیا کہ وہ طاقتور پہلوان کہ جسے پشت کے بل چت نہ کیا جا سکے! تو آنحضورؐ نے فرمایا (نہیں!) بلکہ حقیقتاً پہلوان وہ شخص ہے۔ کہ جس کے دل پر شیطان گھونسا مارے تو وہ شدید غصے میں آجائے، اور منہ اس کا غصے سے سرخ ہو جائے مگر پھر بھی وہ بندۂ خدا اللہ کو یاد کرے اور اپنی "بردباری" کے ذریعے سے اپنے غصے کو پچھاڑ کر چت کر دے!

۸۷) جو شخص بغیر علم کے کوئی کام کرے گا تو دُرست کرنے کے بجائے اس کام کو مزید بگاڑ دے گا۔

۸۸) مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھے رہنا عبادت ہے جب تک کہ اس شخص سے کوئی "حدث" صادر نہ ہو!

آپؐ سے پوچھا گیا کہ یا رسولؐ اللہ "حدث" کیا ہے؟

آپؐ نے فرمایا کسی کی غیبت کرنا!

۸۹) روزہ دار عبادت میں (مصروف) ہوتا ہے چاہے وہ بستر پر سو رہا ہے! اور تاوقتیکہ کسی مسلمان کی غیبت نہ کرے!

۹۰) جو کسی کے گناہ کو فاش کرے تو گویا وہ خود اس گناہ کی ابتداء کرنے والا ہے! اور جو کسی "مومن" کو (اس کے) کسی عیب کی وجہ سے رُسوا کرے گا تو وہ مرنے سے پہلے خود بھی اس عیب میں ضرور گرفتار ہوگا!

۹۱) تین لوگ ایسے ہیں کہ چاہے تم ان پر ظلم نہ بھی کرو وہ تب بھی تم پر ظلم کریں گے۔

❶ سفلہ وکمینہ شخص!

❷ تمہاری بیوی!

❸ اور تمہارا نوکر!

۹۲) شقاوت وبدبختی کی چار نشانیاں ہیں!

❶ آنکھوں کا خشک ہو جانا!

❷ دل کا سخت ہو جانا!

❸ دنیا کی طلب میں شدید حرص کرنا!

❹ گناہ پر اصرار! (گناہوں پر ڈٹے رہنا)

۹۳) آنحضرتؐ سے کسی نے درخواست کی کہ مجھے نصیحت کیجئے! تو آپؐ نے فرمایا غصہ مت کرو! اس نے پھر عرض کی آپؐ نے پھر فرمایا غصہ مت کرو! اس نے پھر عرض کی آپؐ نے پھر فرمایا غصہ مت کرو! اس کے بعد آپؐ نے فرمایا پہلوان وہ نہیں، جو مدمقابل کو پچھاڑ دے بلکہ وہ ہے جو غصہ کے عالم میں اپنے نفس پر قابو پالے!

۹۴) اس میں کوئی شک نہیں کہ مومنین میں ازروئے ایمان، کامل ترین شخص وہ ہے

جوان سب سے بڑھ کر خوش اخلاق ہو۔

(۹۵) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا

''نرمی و ملائمت جس چیز میں بھی ہو اس کے لیے باعث زینت ہوتی ہے! اور سختی جس شئے میں بھی ہو اس کو عیب لگا دیتی ہے!''

(۹۶) اچھا پہناوا، دولت مندی کو ظاہر کرتا ہے! اور۔۔نوکر سے اچھا سلوک دشمنوں کی شکست کا سبب ہوتا ہے!

(۹۷) مجھے لوگوں سے خاطر مدارت کا حکم دیا گیا ہے جیسا کہ مجھے تبلیغ رسالت کا حکم دیا گیا ہے!

(۹۸) اپنے کاموں کو پوشیدہ رکھنے سے (حاسدوں کے خلاف) مدد حاصل کرو! اس لئے کہ ہر وہ شخص جسے اللہ تعالیٰ کی نعمتیں حاصل ہوں وہ دوسرے لوگوں کے حسد کا شکار ہو جاتا ہے!

(۹۹) ایمان کے دو نصف ہوتے ہیں، آدھا ایمان ''صبر'' میں، اور آدھا ''شکر'' میں ہوتا ہے!

(۱۰۰) عہد کو بخوبی نبھانا، ایمان کا جزء ہے!

(۱۰۱) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ:

''بازار میں کھانا پستی اور گراوٹ (کی علامت) ہے!''

(۱۰۲) تمام حاجات تہہ دل سے اللہ سے طلب کرنا چاہئیں اور اس کے اسباب بندوں کے ذریعے ہوتے ہیں! تم اپنی حاجات کا حل اللہ سے طلب کرو اور جب تمہاری حاجت پوری ہو جائے تو اسے صبر و شکر سے اللہ کی طرف سے سمجھو!

(۱۰۳) مومن کے لئے خوشنودی ہو! کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے لئے جو فیصلہ فرما

دیتا ہے وہ اس کے لئے خیر کا باعث ہوتا ہے! چاہے وہ (فیصلہ قضاوقدر) اس کے لئے باعث مسرت ہو یا اسے رنج پہنچائے اگر وہ کسی کو (مصائب ومشکلات میں) مبتلاء کرتا ہے تو وہ (ابتلاء) اس مومن کے گناہوں کا کفارہ قرار پاتا ہے! اور اگر اللہ تعالیٰ اس کو (اپنی) عطاو بخشش سے نوازتا ہے اور اس (کی عزت اور اس) کا احترام کرتا ہے تو یہ گویا اس کی عنایت ہے!

(۱۰۴) جو (بندہ) اس حال میں اپنے صبح وشام گزارتا ہے کہ اس کو سب سے زیادہ فکر سفر آخرت کی ہو! تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں بے نیازی ڈال دیتا ہے اور اس کے (پھیلے ہوئے) کام سمیٹ دیتا ہے اور وہ دنیا سے اُس وقت تک روانہ نہیں ہوتا جب تک کہ اپنا رزق (اس دنیا میں) مکمل حاصل نہ کر لے! اور جو شخص (اپنے) صبح وشام اس حال میں گزارتا ہے کہ اس کو سب سے زیادہ فکر ''دنیا'' کی ہو تو اللہ تعالیٰ فقر وغربت کو اس کی آنکھوں میں سما دیتا ہے اور اس کے کاموں کو (پراگندہ کر دیتا ہے یا) پھیلا دیتا ہے اور یوں دنیا سے وہ کچھ بھی تو حاصل نہیں کر پاتا سوائے اس کے جو اس کی قسمت کا لکھا ہے!

(۱۰۵) کسی نے آنحضرتؐ سے آپؐ کی اُمت کی تعداد کے بارے میں پوچھا تو فرمایا کہ میری اُمت کی جماعت ''اہل حق'' ہیں چاہے ان کی تعداد کم ہی کیوں نہ ہو!

(۱۰۶) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ

''اللہ تعالیٰ نے جب کسی کے عمل کا ثواب واجر دینے کا وعدہ کر لیا ہو تو وہ پورا کرتا ہے اور اگر کسی عمل کے لئے سزا وعقاب کی وعید (دھمکی) ہو تو وہ صاحب اختیار ہے (کہ سزا دے یا معاف کر دے!!)''

(۱۰۷) آنحضورؐ نے لوگوں سے پوچھا کیا میں تمہیں اس کے بارے میں بتاؤں جو تم

لوگوں سے اخلاق میں مجھ سے، سب سے زیادہ مشابہہ ہے؟

سب نے کہا جی ہاں! یا رسولؐ اللہ ضرور بتایئے! تو آپؐ نے فرمایا کہ تم میں جو سب سے زیادہ خوش اخلاق، سب سے زیادہ بردبار، اور رشتے داروں کے لئے سب سے زیادہ نیکی اور بھلائی کرنے والا اور ہر حالت میں، خوشی کی ہو یا غصہ کی انصاف کرنے والا ہو!

(۱۰۸) وہ اللہ کا شکر ادا کرنے والا جو کھانا کھا رہا ہو، اس روزے دار، خاموش سے برتر و افضل ہے (جو ناشکرا ہو)!

(۱۰۹) مومن کا مومن سے محبت کرنا ایمان کی سب سے بڑی شاخ ہے جس شخص نے اللہ کی خاطر دوستی کی اور اللہ کی خاطر دشمنی کی، اللہ کی خاطر سخاوت کی اور اللہ کی خاطر ہاتھ روک لیا تو ایسا شخص اللہ کے برگزیدہ لوگوں میں ہے!

(۱۱۰) اللہ کے نزدیک اپنے بندوں میں محبوب ترین وہ شخص ہے جو اس کے بندوں کو سب سے زیادہ فائدہ پہنچانے والا ہو اور اللہ کے نزدیک سب سے بڑھ کر اس کے حق کو قائم کرنے والا وہ شخص ہے جس کی نیکیاں اور کارِ خیر، لوگوں کو پسند ہوں!

(۱۱۱) جو تمہارے ساتھ نیکی کرے تو تم بھی اس کو برابر کا بدلہ دو! اگر نہیں دے سکتے تو اس کی تعریف ہی کر دو اس لئے کہ تعریف و ثناء یقیناً نیکی کا نعم البدل ہے!

(۱۱۲) جو ملائمت و نرم خوئی سے محروم ہوتا ہے تو وہ تمام کارہائے خیر سے محروم ہو جاتا ہے!

(۱۱۳) اپنے بھائی سے، نہ تو کج بحثی کرو اور نہ زیادہ ہنسی مذاق کرو اور نہ اس سے کوئی وعدہ کر کے وعدہ خلافی کرو!!

(۱۱۴) جن باتوں کی حرمت کا پاس کرنا اور ان پر ہمیشہ کاربند رہنا مومن پر لازم ہے!

❶ دین اسلام کی حرمت واحترام!

❷ ادب (وتہذیب) کی حرمت!

❸ کھانے کا احترام!

(۱۱۵ مومن، بذلہ سنج اور خوش مزاج ہوتا ہے! اور منافق، ترش رو اور غصیلا ہوتا ہے!

(۱۱۶ دولت وثروت اللہ کی جانب سے، تقویٰ وپارسائی کے لئے کتنی اچھی مدد ہے!

(۱۱۷ حد سے زیادہ ظلم کی بدترین سزا، جلد ہی مل جاتی ہے!!

(۱۱۸ تحفے تین طرح کے ہوتے ہیں!

❶ ایسا تحفہ، جو کسی تحفے کے بدلے میں ہو!

❷ ایسا تحفہ، جو کسی کو بطور رشوت دیا جائے!

❸ ایسا تحفہ، جو کسی کو اللہ کی خاطر دیا جائے!!

(۱۱۹ مبارک ہو اُسے! جو اپنی موجودہ خواہش اَن دیکھے وعدے (جنت) کی خاطر چھوڑ دے!

(۱۲۰ جس شخص نے آئندہ کل کو اپنی عمر کے حساب میں شمار کیا اس نے موت کے ساتھ بُرا سلوک کیا!

(۱۲۱ اس وقت تم کیسا محسوس کرو گے؟ جب تمہاری عورتیں بگڑ جائیں گی! اور تمہارے جوان فاسق ہو جائیں گے! اور نہ تم نیکی حکم دیا کرو گے اور نہ تم برائی سے منع کرو گے اور اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا؟ جب تم برائی کا حکم دیا کرو گے اور نیکی سے روکا کرو گے! تو آپؐ سے عرض کیا گیا، یا رسولؐ اللہ! کیا ایسا ہی ہوگا؟ تو آپؐ نے فرمایا ہاں، بلکہ اس سے بھی برا ہوگا جب تم برائی (منکر) کو نیکی (معروف) اور نیکی کو برائی سمجھنے لگو گے!

۱۲۲) جب کسی چیز سے براشگون لوتو (آگے) بڑھ جاؤ (اپنا کام جاری رکھو) اور صرف ظن وگمان کی بنیاد پر فیصلہ نہ دو! اور حسد میں مبتلا ہو بھی جاؤ تو حد سے آگے نہ بڑھو! (زیادتی نہ کرو)

۱۲۳) میری اُمت سے (نو باتوں کی بناء پر سزا وعقاب کو) ہٹالیا گیا ہے!

❶ بے ارادہ غلطی وخطا....!

❷ نسیان، بھول چوک....!

❸ جب کسی کام کو کرنے پر، مجبور کردیئے گئے ہوں....!

❹ جب کسی کام کو نادانستہ، لاعلمی میں کرگزریں....!

❺ جب کسی کام کو انجام دینے کی ان میں طاقت، ہی نہ ہو....!

❻ جب انہیں کوئی فعل حالتِ اضطرار میں انجام دینا پڑے....!

❼ حسد....!

❽ بدشگونی....! (''تفائل '' شگون یا فال لینا اور تَطَیُّر پرندوں کے ذریعہ سے فال یا شگون لینا)

❾ وہ اُفکار وخیالات جو کسی شخص کے دل و دِماغ میں، مخلوقِ خدا کے بارے میں وسوسوں سے پیدا ہوتے ہیں جب تک وہ لب پر نہ آئیں! (زبان سے ان کا اظہار نہ ہو!) (نوٹ: یہ روایت ''حدیثِ رفع'' کے نام سے مشہور ہے اور فقہاء نے اس حدیث کے بارے میں تفصیل سے گفتگو کی ہے)

۱۲۴) تم میں سے کوئی اس بات کا رنج نہ کرے کہ اُسے، ''خواب'' دکھائی نہیں دے رہے اس لئے کہ جب کوئی شخص علم میں راسخ ہو جاتا ہے تو اس کو خواب دکھانا بند کردیئے

جاتے ہیں!

(۱۲۵) آنحضورؐ نے فرمایا کہ دو قسم کے لوگ جب اچھے ہوں گے تو اُمت بھی اچھی ہوگی اور جب وہ بگڑ جائیں گے تو اُمت بھی بگڑ جائے گی تو آپؐ سے کسی نے دریافت کیا کہ یا رسولؐ اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ تو آپؐ نے فرمایا فقہاء اور حکام!

(۱۲۶) لوگوں میں کامل ترین عقل والا وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا خوف سب سے زیادہ رکھتا ہو! اور اللہ کی اطاعت سب سے زیادہ کرتا ہو اور ناقص ترین عقل کا مالک وہ شخص ہے جو بادشاہ یا سلطان سے سب سے زیادہ ڈرتا ہو اور اس کا سب سے بڑھ کر اطاعت گزار ہو!

(۱۲۷) تین قسم کے لوگوں کے ساتھ نشست و برخاست دل کو مردہ کر دیتی ہے۔

❶ خسیس، حقیر و کم اصل لوگوں کے ساتھ بیٹھنے سے!
❷ عورتوں سے باتوں میں لگے رہنے سے! اور
❸ بہت مالدار لوگوں کے ساتھ ہم نشینی سے!

(۱۲۸) آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ:

''جب اللہ تعالیٰ کسی اُمت پر غضبناک ہوتا ہے اور ان پر عذاب (بھی) نازل نہیں کرتا تو ان (کی چیزوں) کے بھاؤ مہنگے ہو جاتے ہیں، ان کی عمریں چھوٹی ہو جاتی ہیں، ان کے تاجروں کو منافع نہیں ہوتا، ان کے پھل بے سواد اور ناپسندیدہ ہو جاتے ہیں، ان کی نہریں پانی سے نہیں بھر پاتیں! ان سے بارشوں کو روک لیا جاتا ہے اور پر ان کے بدترین لوگ (حاکم بن کر) مسلط ہو جاتے ہیں!!

(۱۲۹) آنحضورؐ نے فرمایا:

"جب میرے بعد زنا کاری بڑھ جائے گی تو حادثاتی اموات کثرت سے ہوں گی!
جب ترازو میں ڈنڈی ماری جائے گی تو اللہ تعالیٰ انہیں قحط اور نقصانات سے دوچار کر دے گا
اور جب وہ زکوۃ روکنے لگیں گے تو "زمین" زراعت اور پھلوں سے اور معدنیات کی کانوں سے اپنی برکات کو اُٹھا لے گی
اور جب ان کے (قاضی) فیصلوں میں ظلم وجور کریں گے اور ظلم و زیادتی میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے اور جب وہ لوگ عہد و پیمان کو توڑنے لگیں گے تو اللہ تعالیٰ ان کے دشمنوں کو ان پر مسلط کر دے گا!
اور جب وہ لوگ اپنے رشتے داروں سے قطع تعلق کرنے لگیں گے تو ان کا مال و متاع، شریروں (مال برباد کرنے والوں) کے ہتھے چڑھ جائے گا!
اور جب وہ لوگوں کو نیکی کا حکم نہیں دیں گے اور ان کو بُرائی سے نہیں روکیں گے! اور میرے اہل بیتؑ کے نیکوں کی پیروی نہیں کریں گے! تو اللہ تعالیٰ، ان کے شریر و بد ترین لوگوں کو ان پر مسلط کر دے گا!
تو ایسے وقت میں ان کے نیکوکار لوگ دُعا مانگیں گے، مگر ان کی دُعا قبول و مستجاب نہیں ہوگی!"

۱۳۰) جب آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر یہ آیات نازل ہوئیں

لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ وَلَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ وَاخْفِضْ جَنَاحَكَ لِلْمُؤْمِنِينَ ﴿٨٨﴾ (سورۂ الحجر ۱۵ آیت ۸۸)

"اور ہم نے ان (کافروں) میں سے کئی قسم کے لوگوں کو (چند روزہ دنیاوی) نفع اُٹھانے کا سامان دے رکھا ہے تو اس کی طرف اپنی آنکھیں

نہ پھیلا اور ان (کی بے دینی) پر غم نہ کھا اور اپنے بازو مومنوں کے لئے
جھکائے رکھ!"
تو آپؐ نے فرمایا:
"جو شخص اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی تسلی سے اثر نہیں لیتا، اس کی جان اس دنیا سے
بڑی حسرت سے نکلتی ہے!
اور جو شخص لوگوں کے مال و دولت پر نظر رکھتا ہے اس کا رنج و غم طویل ہو جاتا ہے!
اور جو شخص اپنی اس روزی پر ناراض ہوتا ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس کے لئے لکھ دی
ہے! وہ اپنی زندگی مکدّر کر لیتا ہے!
اور جو شخص صرف کھانے پینے کی چیزوں کو ہی نعمت خداوندی سمجھتا ہے تو یقیناً وہ
نادان ہے اور اس نے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا کفران و انکار کیا ہے وہ کامیاب نہ ہوا اور
اس کا عذاب اس کے نزدیک ہو گیا!"

۱۳۱) آپؐ نے فرمایا:
"جنت" میں "مسلمان" کے علاوہ کوئی اور داخل نہیں ہو سکتا تو جناب ابوذر غفاریؓ
نے عرض کیا یا رسولؐ اللہ اسلام ہے کیا؟ تو آنحضورؐ نے فرمایا اسلام عریاں ہے اس کا
لباس تقویٰ ہے۔ اس کا "شعار" (وہ لباس جو بدن سے متصل ہو) ہدایت ہے اور اس کی
"دثار" (وہ چادر یا کپڑا جو سوتے وقت اُوڑھ لیا جائے) "حیاء" ہے! اس کا "سرمایہ"
پارسائی ہے! اور اس کا کمال "دیانت" ہے اس کا پھل، نیک عمل ہے اور ہر شئے کی ایک
"بنیاد" ہوتی ہے اور اسلام کی بنیاد و اساس ہم اہل بیتؑ سے محبت کرنا ہے!!"

۱۳۲) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:
"جو شخص خالق کائنات کو ناراض کر کے اس کی مخلوق کی خوشنودی تلاش کرتا ہے تو

اللہ عزوجل اس شخص پر اسی مخلوق کو مسلّط کردیتا ہے!"

۱۳۳) اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں سے کچھ بندوں کو لوگوں کی حوائج وضروریات (کو پورا کرنے) کے لئے پیدا کیا ہے جو نیک کام کرنے پر راغب ہیں اور سخاوت کو (وسیلہ) مجد و بزرگی سمجھتے ہیں! اور اللہ تعالیٰ اچھے اخلاق کو پسند کرتا ہے!

۱۳۴) اللہ کے کچھ بندے ایسے ہیں کہ جن کے پاس لوگ اپنی حاجات وضروریات کو پورا کرنے کے لئے ان کی پناہ حاصل کرتے ہیں! یہ (پناہ اور سہارا دینے والے) بندگانِ خدا ہی قیامت کے روز اللہ کے عذاب سے امان میں رہیں گے!

۱۳۵) یقیناً یہ "مومن" اللہ تعالیٰ سے تربیت پاتے ہیں، جب اللہ ان کو رزق (میں وسعت) عطا کرتا ہے تو یہ بھی ہاتھ کھلا رکھتے ہیں اور جب اللہ روکتا ہے تو یہ بھی روک لیتے ہیں!

۱۳۶) آنحضورؐ نے فرمایا:

لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ کسی شخص کو، اگر اُس کی دنیا محفوظ ہے تو...اُسے اس بات کی پرواہ نہیں ہوگی کہ اُس کے دین کا کتنا حصہ برباد ہوگیا ہے....!

۱۳۷) آنحضورؐ نے فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ نے لوگوں کے دلوں کی سرشت وجبلت (میں یہ بات شامل) کر دی ہے کہ جو اُن سے اچھا برتاؤ کرے، اس سے محبت کریں اور جو اُن سے برا سلوک کرے، اس سے دشمنی رکھیں!!"

۱۳۸) آنحضرتؐ نے فرمایا:

"میری اُمت ۱۵ خصلتیں اپنالے گی تو اس پر بلائیں نازل ہوں گی! تو آنحضورؐ سے پوچھا گیا کہ یارسولؐ اللہ وہ ہیں کیا؟ آپؐ نے فرمایا:

۱_جب اُن کی ''دولت'' اور کمائی چند ہاتھوں میں محدود ہو جائے گی اور

۲_وہ ''امانت'' کو مالِ غنیمت،

۳_''زکوٰۃ'' کو، خسارہ سمجھنے لگیں گے،

٤_''مرد'' اپنی ''زوجہ'' کی اطاعت کرنے لگے گا،

٥_''ماں'' سے نافرمانی کا سلوک،

٦_دوست سے تو نیکی کا برتاؤ،

۷_اور ''باپ'' پر ظلم کرنے لگے گا،

۸_''مساجد'' میں (غیر شرعی) آوازیں بلند ہوا کریں گی،

۹_لوگ کسی شخص کی عزت اس کی بدی کی وجہ سے کیا کریں گے،

۱۰_قوم کا سردار اُن میں کا پست ترین فرد ہوگا،

۱۱_جب ریشمی لباس عام طور پر پہنے جایا کریں گے (مرد و عورت کی تخصیص کے بغیر!)

۱۲_شراب عام طور پر پی جایا کرے گی،

۱۳_بناؤ سنگھار کنگھی چوٹی کرنے والی (بیوٹی پارلر والی) عورتوں،

١٤_اور گانے بجانے والی عورتوں سے خدمت لی جایا کرے گی اور

۱٥_اس اُمت کے بعد میں آنے والے لوگ اپنے سے پہلے آنے والے لوگوں کو برا بھلا کہیں گے اور ان پر لعنت کیا کریں گے،

(جب ایسا ہونے لگے) تو ان حالات کے پیدا ہونے کے بعد تمہیں تین چیزوں کے انتظار میں رہنا چاہیے،

❶ سرخ (آندھی) ہوا!

❷ لوگوں (کی شکلوں) کا مسخ ہو جانا! اور

❸ عام نظم و نسق کا بگڑ جانا!

(۱۳۹) آنحضرتؐ نے فرمایا:

''دنیا مومن کا قید خانہ اور کافر کی جنت ہے!''

(۱۴۰) آپؐ نے فرمایا کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ لوگ ''بھیڑیئے'' بن جائیں گے اور جو بھیڑیا نہیں بنے گا اُسے دوسرے بھیڑیئے کھا جائیں گے!

(۱۴۱) آخری زمانے میں جو چیز سب سے کم مل پائے گی وہ ہے ایسا بھائی جس پر اعتماد کیا جا سکے یا حلال کا پیسہ!!

(۱۴۲) اپنے آپ کو لوگوں کی بدگمانی سے بچا کر رکھو!

(۱۴۳) تمام اچھائیاں عقل کے ذریعے حاصل ہوتی ہیں تو جس کے پاس عقل نہیں اس کا کوئی دین نہیں!

(۱۴۴) آنحضورؐ کے سامنے لوگوں نے کسی شخص کی تعریف شروع کر دی یہاں تک کہ اس میں تمام اچھی خصلتیں بیان کر دیں! تب آنحضرتؐ نے پوچھا کہ اس شخص کی عقل کس معیار کی ہے؟ تو لوگوں نے کہا کہ ہم تو آپ کو اس شخص کی عبادت میں کوشش و محنت اور اس کے نیکی کے کاموں کی اصناف کے متعلق بتا رہے تھے اور آپؐ ہم سے عقل کے متعلق پوچھ رہے ہیں؟ تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ احمق اپنی حماقت کے باعث فاجر کے فجور سے بھی آگے بڑھ جاتا ہے اور (قیامت کے روز) لوگ، درجات میں بلندی اور پروردگار کی قربت، اپنی عقلوں کی مقدار کے برابر پائیں گے!

(۱۴۵) اللہ تعالیٰ نے عقل کی تقسیم تین حصوں میں کی ہے جس شخص میں وہ تینوں حصے ہوں گے اس کی عقل کامل و مکمل ہوگی اور جس کے پاس تینوں حصے نہ ہوں گے تو وہ عقل

سے بے بہرہ ہوگا۔

❶ اللہ تعالیٰ کی بخوبی معرفت!

❷ اللہ تعالیٰ کی بخوبی اطاعت!

❸ اللہ تعالیٰ کے حکم پر حُسن وخوبی صبر کے ساتھ عمل پیرا ہونا!

۱۴۶) اہلِ نجران کا ایک نصرانی مدینے میں آیا جو تقریر کی صلاحیت کے ساتھ ساتھ، رعب و دبدبہ اور پر وُقار شخصیت کا مالک بھی نظر آتا تھا! آنحضورؐ سے کسی نے کہا یا رسولؐ اللہ یہ نصرانی کتنا عقل مند ہے!! تو آپؐ نے یہ کہنے والے کو ڈانٹ دیا اور کہا چپ رہ! عقلمند بس وہی ہے جو اللہ کو ایک سمجھتا ہو۔ اور ہر کام میں اس کی اطاعت و فرمانبرداری کرے!

۱۴۷) آنحضرتؐ نے فرمایا:

''علم'' مومن کا ''مخلص'' دوست،

''عقل'' اس کی ''رہنما''

''عمل'' اس کا ''سرپرست''

''صبر'' اس کی ''افواج کا امیر''

''نرم خوئی'' اس کا ''والد''

''نیکوکاری'' اس کا ''بھائی''

''نسب'' و نسل اس کی ''حضرتِ آدمؑ'' سے،

''حسب'' و شرافت خاندانی اس کی ''تقویٰ'' و خوفِ خدا میں،

اور ''مردانگی'' اس کی اپنے مال کو پاک وحلال رکھنے میں ہے،

۱۴۸) آنحضورؐ نے فرمایا:

''اگر کسی کی جانب (نیکی کا) ہاتھ بڑھے تو اس پر لازم ہے کہ وہ برابری کا بدلہ دے! اور اگر وہ بدلہ نہ دے پائے تو اس کی مدح وثناء کرے! اور اگر اس شخص نے نیکی کے بدلے میں تعریف بھی نہ کی تو اس نے کفرانِ نعمت کیا!''

۱۴۹) ایک دوسرے سے مصافحہ کیا کرو کہ ایک دوسرے سے ہاتھ ملانا، آپس میں کینے (اور کدورت) کو ختم کر دیتا ہے!

۱۵۰) مومن کی ہر عادت پختہ ہوسکتی ہے سوائے جھوٹ اور خیانت کے

۱۵۱) یقیناً بعض ''شعر''، ''حکمتوں'' سے بھرپور ہوتے ہیں!

ایک اور روایت میں (واحد کا صیغہ) حکمۃ کا لفظ ہے یعنی بعض شعر ''حکمت'' والے ہوتے ہیں! اور بعض بیان (تقریر) تو سحر انگیز اثر رکھتے ہیں۔

۱۵۲) آنحضورؐ نے حضرت ابوذر غفاری سے دریافت فرمایا کہ کون سا رشتہ ایمان مضبوط ترین ہوتا ہے؟ ابوذر غفاریؓ نے عرض کیا اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں! تو آنحضرتؐ نے فرمایا کہ جب ''دوستی''، ''دشمنی'' اور بغض رکھنا صرف اللہ کی خاطر ہو!!

۱۵۳) آنحضرتؐ نے فرمایا:

''آدمؑ کے بیٹے کی سعادت وخوش بختی اللہ تعالیٰ سے خیر چاہنے اور اللہ تعالیٰ کی قضاء اور اس کے فیصلے پر راضی رہنے میں ہے! اور اس کی بدبختی وشقاوت اللہ تعالیٰ سے طلب خیر کو چھوڑنے اور قضائے الٰہی کو بُرا سمجھنے میں ہے!''

۱۵۴) ''ندامت'' وپشیمانی بھی ''توبہ'' ہے!

۱۵۵) وہ شخص جس نے ''قرآن'' کے حرام کو حلال سمجھا تو درحقیقت وہ قرآن پر ایمان لایا ہی نہیں!

۱۵۶) کسی نے آپؐ سے عرض کیا کہ مجھے نصیحت فرمائیے! تو آپؐ نے فرمایا اپنی

زبان کی حفاظت کرو! اس شخص نے پھر عرض کیا کہ یا رسولؐ اللہ مجھے مزید نصیحت فرمایئے! آپؐ نے دوبارہ وہی فرمایا کہ اپنی زبان کی نگرانی کرو! اس آدمی نے پھر عرض کیا رسولؐ اللہ کچھ اور نصیحت فرمایئے! تب آنحضورؐ نے فرمایا افسوس ہے تجھ پر! ان کی زبانوں کی کٹی ہوئی کھیتی کے سوا اور کیا چیز ہے جس کی وجہ سے لوگوں کو ان کی ناکوں کے بل جہنم میں دھکیل دیا گیا! (یعنی زبان کا غیبت، تہمت، افتراء وغیرہ میں ناروا اور ناجائز استعمال میں اکثر و بیشتر لوگوں کے جہنم رسید ہونے کا سبب بنتا ہے اس لئے زبان کو کنٹرول کرو!)

۱۵۷) آنحضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''نیک کام'' بُری موت سے بچاتے ہیں! اور ''چھپا کر دیا جانے والا صدقہ'' اللہ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور صلہ رحم (رشتہ داروں سے تعلق جوڑے رکھنا) ''عمر میں اضافے کا باعث بنتا ہے اور ہر نیکی کا کام، صدقہ ہے اور جو لوگ دنیا میں نیکوکار ہیں وہ آخرت میں بھی نیکی کے مستحق ہوں گے اور جو لوگ دنیا میں بدکار ہیں وہ آخرت میں بھی بدی کے لائق ہوں گے! جنت میں سب سے پہلے نیکوکار ہی داخل کئے جائیں گے!''

۱۵۸) جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو نعمتوں سے نوازتا ہے تو چاہتا ہے کہ نعمتوں کا اثر اس بندے پر نظر بھی آئے اور اللہ تعالیٰ کو (کسی بندے کا نعمتوں کے باوجود) شکل سے فقیر لگنا یا جان بوجھ کر مفلس نظر آنا سخت ناپسند ہے۔

۱۵۹) سوال کی خوبی، آدھا علم اور نرم رفتاری آدھا عیش ہے....!

۱۶۰) آدمؑ کا بیٹا تو بوڑھا ہو جاتا ہے مگر اس میں دو چیزیں جوان رہتی ہے! حرص اور آرزو!

۱۶۱) حیاء ایمان کی نشانی ہے!

۱۶۲) جب قیامت کا دن ہوگا تو کوئی شخص ایک قدم بھی آگے نہ ہل سکے گا جب تک کہ اس سے چار باتوں کے متعلق نہ پوچھ لیا جائے۔

❶ عمر کس کام میں گزاری؟

❷ جوانی کس چیز میں آزمائی؟

❸ کیا کمایا؟ کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کر دیا؟

❹ اور ہم اہلِ بیتؑ کی محبت کے متعلق بھی سوال کیا جائے گا؟

۱۶۳) ''جو شخص لوگوں سے لین دین کرے اور ان پر ظلم نہ کرے ان سے گفتگو کرے تو جھوٹ نہ بولے، اور ان سے وعدہ کرے تو وعدہ خلافی نہ کرے تو وہ شخص ایسے لوگوں میں سے ہے جو مردانگی میں کامل ہیں جن کی عدالت ظاہر، جن کا ''اجر'' ادا کرنا واجب اور جن کی غیبت حرام ہے۔''

۱۶۴) مومن کی ''آبرو'' اس کا ''مال'' اور ''خون'' سب محترم ہیں!

۱۶۵) اپنے رشتے داروں سے تعلق (برقرار) رکھو، چاہے ایک سلام ہی کے وسیلے سے ہو!

۱۶۶) ایمان کا مطلب، دل سے اعتقاد رکھنا زبان سے کہنا اور ارکانِ اسلام پر عمل کرنا ہے!!

۱۶۷) بے نیازی مال کی فراوانی کا نام نہیں ہے بلکہ حقیقی بے نیازی تو دل کی بے نیازی ہے!

۱۶۸) برائی کو چھوڑ دینا بھی صدقہ ہے!

۱۶۹) چار چیزیں میری اُمت، کے ہر زیرک و عقلمند شخص پر لازم ہیں!

کسی نے پوچھا وہ کیا ہیں، یا رسولؐ اللہ؟

تو آنحضرتؐ نے جواب دیا:

❶ علم کی باتوں کو غور سے سننا۔

❷ اس کا یاد کرنا۔

❸ اس کو پھیلانا (نشر و اشاعت) اور

❹ اس پر عمل کرنا!

۱۷۰) یقیناً بعض بیان جادو کا اثر رکھتے ہیں! اور بعض علم جہالت (کی مانند) ہوتے ہیں اور بعض قول (گفتگو) بے زبانی (کے برابر) ہوتے ہیں!

۱۷۱) سنت دو قسم کی ہوتی ہے!

❶ "سنتِ فریضہ" (واجبہ) جن پر میرے بعد عمل کرنا ہدایت کا اور چھوڑنا گمراہی کا سبب ہے۔۔!

❷ "سنتِ غیر فریضہ" (مستحبہ) جن پر میرے بعد عمل کرنا فضیلت (اور جنت میں درجات کی بلندی) کا سبب ہے، مگر اس کا چھوڑنا یا ترک کرنا گناہ نہیں ہے!

۱۷۲) جس شخص نے اللہ کو ناراض کر کے کسی سلطان (صاحبِ اقتدار) کو راضی کیا، تو وہ شخص اللہ کے دین سے خارج ہو گیا!

۱۷۳) خیر کی بخشش کرنے والا اس خیر سے بہتر اور برائی کرنے والا اس برائی سے بدتر ہے!

۱۷۴) آنحضورؐ نے فرمایا:

"جس شخص کو اللہ تعالیٰ نافرمانیوں کی ذلّت سے فرمان برداری کی عزت تک پہنچا دے تو اس کو بغیر مال و متاع کے بے نیاز کر دیتا ہے، اسے قبیلے کے سہارے کے بغیر عزت سے نوازتا ہے، اسے انیس و ہمدم کے بغیر سکون و آرام پہنچاتا ہے۔

اور جو شخص اللہ سے ڈرتا ہے تو اس سے ہر چیز ڈرتی ہے،
جو شخص اللہ سے نہیں ڈرتا تو اللہ اسے ہر شئے سے ڈراتا ہے،
جو شخص اللہ کی جانب سے تھوڑے رزق پر بھی خوش رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تھوڑے عمل سے بھی خوش ہو جاتا ہے۔
جو شخص، حلال کمائی میں شرم نہیں کرتا تو اس کے اخراجات بھی کم ہو جاتے ہیں، وہ آسودہ خاطر رہتا ہے اور اس کے اہل و عیال نعمت کا احساس کرتے ہیں!
اور جو شخص دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل میں حکمت کو ثابت و محکم کر دیتا ہے اور اس کی زبان کو حکمت کے ذریعے نطق و گویائی عطا کر دیتا ہے اور اس کو دنیا کے عیبوں پر بصیرت عطا کر دیتا ہے کہ وہ دنیا کے درد اور اس کے درمان و علاج کو سمجھ لیتا ہے اور (نتیجتاً) اس کو اس دنیا سے صحیح و سالم نکال کر دار القرار (ابدی سکون گاہ) کی طرف لے جاتا ہے!!"

۱۷۵) آنحضرتؐ نے فرمایا مصیبت میں گرفتار لوگوں کی لغزشوں سے درگزر کرو!

۱۷۶) دنیا میں زہد کا مطلب ہے اُمید چھوٹی رکھنا ہر نعمت کا شکر بجا لانا، اور ہر اس چیز سے پرہیز جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے!

۱۷۷) کوئی "عملِ خیر" دِکھاوے کے لئے نہ کرو اور شرم و حیاء کی وجہ سے اسے ترک نہ کرو!

۱۷۸) میں اپنی اُمت کے لئے تین چیزوں سے ڈرتا ہوں!

1. جب بخل (حرص آمیز) کی اطاعت کی جائے! اور
2. خواہش نفسانی کی پیروی کی جائے اور
3. کسی گمراہ کو اپنا رہنما (امام) سمجھا جائے۔

۱۷۹) جو شخص غم و غصہ زیادہ کرے گا اس کا بدن بیمار ہو جائے گا! اور جو بد اخلاق ہو گا اپنے آپ کو تکلیف پہنچائے گا! اور جو لوگوں سے (گالم گلوچ) اور جھگڑا کرے گا اس کی مردانگی اور احترام رخصت ہو جائے گا!

۱۸۰) میری اُمت کے سب سے بُرے لوگ وہ ہیں جن کے شر کے خوف سے لوگ ان کی عزت کرتے ہیں آگاہ ہو جاؤ! کہ جس شخص کی عزت و احترام، لوگوں نے اس کے شر سے بچنے کے لئے کی تو اس شخص کا ہم سے کوئی تعلق نہیں!!

۱۸۱) میری اُمت میں سے جو شخص اس حال میں صبح کرے کہ وہ اپنے لئے کسی غیر اللہ کا قصد و ارادہ کرے تو اس کا اللہ سے کوئی تعلق نہیں!

۱۸۲) آنحضرتؐ نے معاذ بن جبل کو ان کے بیٹے کا پرسہ دیتے ہوئے خط لکھا

"اللہ تعالیٰ کے رسول محمدؐ کی جانب سے معاذ بن جبل کے نام"! تم پر میرا اسلام ہو!

پس یقیناً میں اللہ کی حمد کرتا ہوں کہ اس کے سوا کوئی اور خدا نہیں!

اما بعد! مجھے تمہاری اپنے بیٹے کے، قضائے الٰہی سے فوت ہو جانے کے موقعہ پر بے قراری و بے تابی کی اطلاع ملی!

یقیناً تمہارا بیٹا اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ قیمتی تحفوں میں سے ہے اور اللہ تعالیٰ کی ان امانتوں میں سے ہے جو تمہارے پاس تھیں جس کے وجود سے اللہ نے تمہیں بہرہ مند فرمایا تھا، موت کے وقت تک کے لئے! اور اس نے وقت معلوم پر اس کی روح قبض کر لی تو ہم سب اسی کے ہیں اور اسی کی طرف پلٹنے والے ہیں۔

کہیں تمہاری بے قراری و بے تابی، تمہارے عمل کے اجر و ثواب کو ضائع نہ کر دے!

اگر تم اپنی مصیبت کے ثواب تک پہنچ جاؤ تو، تمہیں معلوم ہو گا کہ یہ مصیبت، اس ثواب عظیم کے مقابلے میں کتنی چھوٹی اور کم ہے جو اللہ تعالیٰ نے اہل تسلیم و صبر کے لئے

تیار کر رکھا ہے اور تمہیں جان لینا چاہئے کہ تمہاری بیتابی (رونا دھونا) مرنے والے کو واپس نہیں لاسکتی! اور قضاء وقدر الٰہی کو دھکیل کر نہیں ہٹا سکتی! پس، تم اپنے آپ کو اچھی طرح تسلی دو اور وعدۂ ثواب آخرت کو قبول کرلو! کہیں ایسا نہ ہو کہ تم اس ''امر'' (موت) پر افسوس کرنے لگو جو تمہارے اور تمام مخلوق کے لئے لازم ہے اور اللہ کی قضا وقدر کے مطابق نازل ہونے والا ہے!

والسلام علیك و رحمة الله و بر کاته

۱۸۳) قیامت کی نشانیوں میں سے ہے

''قاریانِ قرآن'' کی کثرت،

''فقہاءُ'' کی قلت،

اُمَر اء کی بہتات،

''امانتداروں'' کی کمیابی،

''بارشوں'' کی کثرت اور

''سبزہ زاروں'' کی کمی!!

۱۸۴) آنحضورؐ نے فرمایا کہ

''جو شخص، خود اپنی حاجت، مجھ تک نہ پہنچا سکے تو تم لوگ اس کی حاجت مجھ تک پہنچا دیا کرو!! پس جو شخص کسی سلطان یا حاکم کے پاس اس شخص کی حاجت پہنچا دے جو خود نہ پہنچا سکتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس (پہنچانے والے) شخص کو پل صراط پر ثابت قدم رکھے گا۔''

۱۸۵) دو عجیب وغریب چیزیں ہیں!

❶ کسی بے وقوف کے منہ سے حکمت ودانش کی بات سنو تو اُسے قبول کرلو!

❷ کسی حکیم ودانش ور کے منہ سے بے وقوفی کی بات سنو تو اُسے معاف کردو!

۱۸۶) سست و کاہل کی تین نشانیاں ہیں!

''وہ (جس کام میں سستی نہ کرنا چاہیے) اس کام میں سستی کرتا ہے، یہاں تک کہ کوتاہی ہوجائے! اور کوتاہی کرتا ہے یہاں تک کہ (وقت) ضائع ہوجائے! اور (وقت) ضائع کرتا ہے یہاں تک کہ گناہ گار ہو جائے! (جیسے نماز میں کاہلی و سستی کرنے والا کرتا ہے)''

۱۸۷) آنحضرتؐ نے فرمایا کہ:

''جو شخص حلال کمائی کرنے سے نہیں شرماتا وہ اپنے آپ کو فائدہ پہنچاتا ہے، اس کا خرچ کم ہوجاتا ہے، اس سے تکبر دور ہوجاتا ہے، وہ اللہ تعالیٰ کے عطا کردہ تھوڑے رزق پر بھی خوش رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ بھی، اس کے تھوڑے عمل کو قبول کر لیتا ہے!

اور جو شخص، دنیا کے عشق میں مبتلا ہو کر، اپنی آرزو دراز کر لیتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے دل کو دنیا سے اس کے عشق و رغبت کے مطابق اندھا کر دیتا ہے!

اور جو شخص دنیا سے بے رغبتی کرتا ہے اور دنیا میں اپنی آرزو کوتاہ رکھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اُسے تعلیم حاصل کیے بغیر ہی علم (لدُنّی) عطا کر دیتا ہے اور کسی اور کی رہنمائی کے بجائے، خود اس کی رہنمائی کرتا ہے اور اس کے دل کے اندھے پن کو دور کر کے اس کو چشم بصیرت عطا کر دیتا ہے!

خبردار رہو! کہ میرے بعد جو اقوام آئیں گی اُن کی حکومتیں صرف ''جبر'' اور ''قتل'' کے زور پر ہی قائم رہ سکیں گی اور اُن کی دولت و ثروت صرف بخل اور کنجوسی کے سہارے قائم رہ سکے گی اور وہ لوگوں میں اپنی مقبولیت و محبوبیت صرف خواہشات نفسانی و ہوس رانی اور دین کے اُمور میں لوگوں کے ساتھ نرمی اور سہل انگاری کے بل بوتے پر قائم رکھ سکیں گے! (بہ الفاظ دیگر دینی اُمور کے قیام میں سختی کے بجائے، نرمی کریں گے تو لوگ

حکومت کو اچھا سمجھنے لگیں گے)

خبردار رہو! اگر کوئی ایسی صورتِ حال کو پہنچے تو اُسے چاہیے کہ دولت کے حاصل ہوسکنے کے باوجود فقر و غربت پر اکتفاء اور صبر کرے اور عزت حاصل ہوسکنے کے باوجود گم نامی اور کم تر درجے کو اختیار کرے! اور عوام کی جانب سے مقبولیت و محبوبیت حاصل ہوسکنے کے باوجود اُن کی طرف سے بغض و دشمنی پر صبر کرے!

اور جو شخص اس راہ میں صرف اللہ کی وجہ سے، اُس کی رضا اور آخرت کے گھر کی خاطر ''صبر'' کرے گا تو اللہ تعالیٰ اُسے پچاس ''صدیقین'' (''صدیق'' ایسا سچا جو کچھ کہہ دے تو اُس کے مطابق واقعہ وقوع پذیر ہوجائے) کا ثواب عطا فرمائے گا''

(۱۸۸) منافقانہ فروتنی و انکسار سے بچو! اور وہ یہ ہے کہ جسم سے تو عاجزی و فروتنی کا اظہار ہو رہا ہو مگر دل سے عاجزی و فروتنی نہ ہو!

(۱۸۹) ایسا اچھے کام کرنے والا، جس کی مذمت و برائی کی جائے، قابلِ رحم ہوتا ہے!

(۱۹۰) کسی کے لطف و کرم کو قبول کرلیا کرو بہترین لطف و کرم ''عطر'' ہے کہ وزن میں بہت ہلکا اور خوشبو میں سب سے بڑھ کر ہوتا ہے!

(۱۹۱) آنحضورؐ نے فرمایا:

''نیکی کا برتاؤ، دین دار اور شریف الاصل لوگوں کے ساتھ کرنا چاہیے اور

''کمزوروں کا جہاد'' حج ہے۔

اور ''عورت کا جہاد'' اپنے شوہر کے ساتھ حسن سلوک سے زندگی بسر کرنا ہے اور

آپس میں ایک دوسرے سے محبت، نصف دین ہے۔

اور جو میانہ روی سے زندگی گزارتا ہے وہ کبھی محتاج نہیں ہوتا اور اللہ تعالیٰ نے اس بات کو ناپسند کیا ہے کہ وہ اپنے مومن بندوں کو رزق وہاں سے پہنچائے جہاں سے کہ وہ

رزق کا گمان و انتظار کررہے ہوں! (وہ تو بندوں کو رزق وہاں سے پہنچا دیتا ہے جہاں کا اُنھیں گمان بھی نہ ہو، اس لیے کہ مومن تو اللہ پر توکل اور اُس پر مکمل بھروسا کرتے ہیں، رزق کا انتظار و گمان عدم توکل کے مترادف ہے)

(۱۹۲) کوئی شخص ''متقین'' کے مقام تک نہیں پہنچ پاتا، جب تک کہ وہ مباح و جائز کام کو بھی ناجائز اور غیر مباح عمل کے خوف سے ترک نہ کردے!

چہاردہ معصومین علیہم السلام کے کرم اور اُن کے وسیلے سے ترجمۂ اقوال واحادیث آنحضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، اختتام کو پہنچا!

اللهم صل علیٰ محمد و آل محمد

۱۸ نومبر ۲۰۰۴ عیسوی

۵ شوال ۱۴۲۵ ہجری

جمعرات شب جمعہ بہ وقت 09:30 بجے